



صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
43	اور یہ کہ اور سورۃ النور کی تفسیر	17	الحول واللہ ہمارا ہمارا سید ہے محبوب
45	اس کی تفسیر اور اس کی تعلیمات	17	خیر اللہ ہے کہ یہاں پر ہے
46	وہ قصہ کہ جو زمانہ میں اس کی تفسیر	17	خیر اللہ ہے کہ یہاں پر ہے
48	اس کی تفسیر اور اس کی تعلیمات	18	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم
51	خیر اللہ ہے کہ یہاں پر ہے	19	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم
52	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم	19	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم
54	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم	21	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم
55	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم	22	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم
56	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم	25	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم
57	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم	27	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم
58	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم	27	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم
59	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم	28	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم
61	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم	29	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم
63	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم	29	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم
64	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم	30	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم
66	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم	31	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم
67	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم	32	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم
69	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم	33	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم
70	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم	34	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم
72	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم	37	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم
73	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم	37	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم
75	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم	39	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم
76	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم	39	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم
81	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم	39	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم
82	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم	40	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم
84	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم	40	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم
85	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم	42	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم
86	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم	42	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم
88	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم	42	یہ کہ اللہ ہی جس کی رحیم



صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
185	سفر اور برادری میں امن	155	جہاد کے سفر
185	سیرۃ مجاہدین	155	جہاد کا اہم ترین مقام ہے
186	معارف کا مجموعہ کیسی کتاب	155	جہاد کی اقسام
187	جہاد کی قسم	159	مسلم خوں کا خون مسلمانوں کی شہادت اختیار کر
188	آپ کا جہاد کا جہاد کا جہاد	160	جہاد کا جہاد کی قسم
189	جہاد کے لیے آپ کا جہاد کا جہاد		جہاد کا جہاد کی قسم
191	جہاد کا جہاد کا جہاد	163	جہاد کا جہاد کا جہاد
191	جہاد کا جہاد کا جہاد	164	جہاد کا جہاد کا جہاد
192	جہاد کا جہاد کا جہاد	165	جہاد کا جہاد کا جہاد
193	جہاد کا جہاد کا جہاد	167	جہاد کا جہاد کا جہاد
194	جہاد کا جہاد کا جہاد	168	جہاد کا جہاد کا جہاد
	جہاد کا جہاد کا جہاد	169	جہاد کا جہاد کا جہاد
195	جہاد کا جہاد کا جہاد	170	جہاد کا جہاد کا جہاد
197	جہاد کا جہاد کا جہاد	171	جہاد کا جہاد کا جہاد
197	جہاد کا جہاد کا جہاد	174	جہاد کا جہاد کا جہاد
198	جہاد کا جہاد کا جہاد	174	جہاد کا جہاد کا جہاد
199	جہاد کا جہاد کا جہاد	175	جہاد کا جہاد کا جہاد
201	جہاد کا جہاد کا جہاد	175	جہاد کا جہاد کا جہاد
	جہاد کا جہاد کا جہاد	177	جہاد کا جہاد کا جہاد
201	جہاد کا جہاد کا جہاد	177	جہاد کا جہاد کا جہاد
203	جہاد کا جہاد کا جہاد	179	جہاد کا جہاد کا جہاد
204	جہاد کا جہاد کا جہاد	179	جہاد کا جہاد کا جہاد
205	جہاد کا جہاد کا جہاد	179	جہاد کا جہاد کا جہاد
205	جہاد کا جہاد کا جہاد	180	جہاد کا جہاد کا جہاد
206	جہاد کا جہاد کا جہاد	181	جہاد کا جہاد کا جہاد
206	جہاد کا جہاد کا جہاد	182	جہاد کا جہاد کا جہاد
207	جہاد کا جہاد کا جہاد	183	جہاد کا جہاد کا جہاد
207	جہاد کا جہاد کا جہاد	184	جہاد کا جہاد کا جہاد



صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
227	تھامس کی تفسیر	208	میرزا کا نام ہے جامعہ علماء کی پرورش کردہ
227	مسند	209	مبلغوں پر پیش ہوا سخت گانا کر
228	مسند	210	انجیل میں دیکھا میرا اور خدا ہے
228	مسند	211	شیرانی زندگی
228	مسند	211	آزمائش شدت
228	مسند	212	معاذوں کو شک میں
229	دوسری تفسیر	212	مغیرت کے وقت کی تجویز نہ ہو
230	ایک حدیث	213	منا اور دوکانوں اور کلاط پر
232	نہایت روزگار کا غلط	214	طواف کے دوران
233	نئی تہری یہ ہوئی ۔		حق بات کو یہ بیان ہے اس کے طعنوں میں اگر وہ تو چاہے
233	روزوں کی تہری	215	آئینہ
234	انجیل بڑا عظیم عالم یا اس کے پانچ عالمی کیا کرے	216	ایک مضمون
235	قرآن کریم کا نزول رمضان المبارک میں	216	واقعہ اور چھوڑ دانی
235	پیدا اور سفر کرتے کے لئے	218	انسانوں کی ہستی بہت دور ہیں سے
236	مسند	219	زنی سال کھاؤ
236	روایت کے بارے میں چند تقریبی مسائل	220	گھر اعلیٰ اور جماعت
238	اعمال کے لئے آداب اور تجویز کی شدت	221	زنی سال اور روزہ کی ہے
240	رمضان المبارک میں کھانا پین اور صحت	221	مسند
241	کون والی اللہ کی اور اس کے مصلحت سے علی	222	مسند
242	مسند	223	پہر تری علماء حق چھوٹے والے
244	احکامات کے چند مسائل	223	تیسوں کھال کھانے والے
245	ایک اور مسئلے میں یہ کہا کہ جعفر حرام ہے	224	بھائی کی ہے
246	ماوراء عالم چاند کے زمین میں ہے	225	بحری صدف
247	جہاد کا حکم و رانگی شدت	225	زنی و تقریب
250	خرست و اس کے بیٹے اور بیت انصوان	226	بنائی
251	جہاد و امن کے واسطے میں مال خرچ کرے	226	مسئمتیں
252	حج اور عمرہ کا پورا کرنا یا ہے	226	ابن اسماعیل
	اور وہ والا ای کی یا اس کے چھوٹے پرانہ کر لیتے ہیں	226	رقاب
253	کرے	226	نہارا روز کو

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
289	مصری انعام اور ذلی تحصیل	256	حق التعلیم کے قانون سے اصلاح
291	اموالی مدت اور ذلی تحصیل	257	حق التعلیم کو تعلیم کی بجائے
292	طلاق کی مدت	258	مصر سے مصر میں ورنہ فرق کی تعلیم
293	قریب ذلی تحصیل	261	اپنے حق کے لئے اور ان کے لئے بھی کرنا چاہئے
294	میں بنی - ایک اور - یہ فرق	261	ایمان و بات عزائم میں اور ان میں کی تعلیم
295	طلاق کا مرقعہ اور ذلی	264	امان کوئے کی تعلیم
296	تعلیم سے مصر	264	ان کے لئے یہاں فرق
298	تعلیم کے لئے اور محرمات کی مدت تعلیم		اور ان کی تعلیم کے لئے یہاں فرق کا فرق ہے
298	تعلیم کے لئے اور محرمات کی مدت تعلیم	265	ان کے لئے
299	تعلیم کے لئے اور محرمات کی مدت تعلیم		ان کے لئے اور ان کے لئے اور ان کے لئے
299	تعلیم کے لئے اور محرمات کی مدت تعلیم	265	ان کے لئے اور ان کے لئے اور ان کے لئے
301	طلاق کی موقوفہ اور تعلیم کے لئے	266	ان کے لئے اور ان کے لئے اور ان کے لئے
303	تعلیم کے لئے اور محرمات کی مدت تعلیم	267	ان کے لئے اور ان کے لئے اور ان کے لئے
303	تعلیم کے لئے اور محرمات کی مدت تعلیم	268	ان کے لئے اور ان کے لئے اور ان کے لئے
305	تعلیم کے لئے اور محرمات کی مدت تعلیم	268	ان کے لئے اور ان کے لئے اور ان کے لئے
307	تعلیم کے لئے اور محرمات کی مدت تعلیم	270	ان کے لئے اور ان کے لئے اور ان کے لئے
308	تعلیم کے لئے اور محرمات کی مدت تعلیم	270	ان کے لئے اور ان کے لئے اور ان کے لئے
310	تعلیم کے لئے اور محرمات کی مدت تعلیم		ان کے لئے اور ان کے لئے اور ان کے لئے
311	تعلیم کے لئے اور محرمات کی مدت تعلیم	272	ان کے لئے اور ان کے لئے اور ان کے لئے
316	تعلیم کے لئے اور محرمات کی مدت تعلیم	273	ان کے لئے اور ان کے لئے اور ان کے لئے
318	تعلیم کے لئے اور محرمات کی مدت تعلیم	274	ان کے لئے اور ان کے لئے اور ان کے لئے
320	تعلیم کے لئے اور محرمات کی مدت تعلیم	275	ان کے لئے اور ان کے لئے اور ان کے لئے
321	تعلیم کے لئے اور محرمات کی مدت تعلیم	275	ان کے لئے اور ان کے لئے اور ان کے لئے
322	تعلیم کے لئے اور محرمات کی مدت تعلیم	277	ان کے لئے اور ان کے لئے اور ان کے لئے
323	تعلیم کے لئے اور محرمات کی مدت تعلیم	279	ان کے لئے اور ان کے لئے اور ان کے لئے
324	تعلیم کے لئے اور محرمات کی مدت تعلیم		ان کے لئے اور ان کے لئے اور ان کے لئے
324	تعلیم کے لئے اور محرمات کی مدت تعلیم	282	ان کے لئے اور ان کے لئے اور ان کے لئے
	تعلیم کے لئے اور محرمات کی مدت تعلیم	283	ان کے لئے اور ان کے لئے اور ان کے لئے
	تعلیم کے لئے اور محرمات کی مدت تعلیم	284	ان کے لئے اور ان کے لئے اور ان کے لئے

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
344	تشریحی نام اور حقیقت اللہ تعالیٰ کے عرش پر	325	انبیاء اور جہالت اور حضرت محمد ﷺ کی نصیحت
345	یہی امر حقیقت انسانی شکل سے عرش اور ان کو آگاہی	326	ایمانت کے مشرورہ تصور
346	ان کے لئے	327	توبہ کے لغوی معنی نصیحت
347	یہ تصور ایمان اور اس سے جملہ کفر	328	توبہ کے لغوی معنی کی رو سے
348	غیر پرانی حالت میں سے صحت کا پورا بخشنے	329	شیعہ کے اندر توبہ کے حکم سے توبہ
349	ان کے لئے نصیحت علیہ اللہ تعالیٰ اور اس کی طرف	330	اللہ تعالیٰ کا صفات اور اس کے اہل اور کیفیت جو ہے
350	اور ان کے لئے نصیحت	331	ایمان کا لغوی معنی
351	صاف کیا کہ اس پر اور اس کے اہل اور اس کے لئے نصیحت	332	ان کے اہل اور اس کے لئے نصیحت
352	ان کے لئے نصیحت	333	ایمان کے لئے نصیحت
353	ان کے لئے نصیحت	334	ایمان کے لئے نصیحت
354	ان کے لئے نصیحت	335	ایمان کے لئے نصیحت
355	ان کے لئے نصیحت	336	ایمان کے لئے نصیحت
356	ان کے لئے نصیحت	337	ایمان کے لئے نصیحت
357	ان کے لئے نصیحت	338	ایمان کے لئے نصیحت
358	ان کے لئے نصیحت	339	ایمان کے لئے نصیحت
359	ان کے لئے نصیحت	340	ایمان کے لئے نصیحت
360	ان کے لئے نصیحت	341	ایمان کے لئے نصیحت
361	ان کے لئے نصیحت	342	ایمان کے لئے نصیحت
362	ان کے لئے نصیحت	343	ایمان کے لئے نصیحت

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
383	بچے کی پیدائش پر نام رکھنا اور عقیدہ کرنا	360	سے تا پندرہ لکھا ہے ؟
384	حضرت صدیق کی کفالت اور یہ کہ خلیفہ کا مقام والدہ نے ہے	380	اول کے دوسوں کے واسطے سے لازم نہیں آتا کہ اس نے پھر تالیف بھی کی
384	حضرت مرثیہ اور دیگر دہلیاؤں کے کرامات	361	سورہ بقرہ کی آخری دو آیات کی تفہیم
387	حضرت مرثیہ خدیجہ عاقلہ اور آنسو زود فرعون کی تفہیم	362	آسمانی کتابوں کو بھی جانتے ہیں جو انبیاء کرام پر مبنی ہیں
387	حضرت مرثیہ قتیعیہ اور علامت نزاری	363	تفسیر سورہ العنکبوت
388	قرطاب حضرت ذکر ایسے نام	384	نہیں آیات میں اسما عظمیٰ ہے
389	حضرت عیسیٰ کی بعثت پیدائش	385	ماں سے پیدا نہیں ہوا یہ ماننے والا اللہ تعالیٰ ہے
390	حضرت عیسیٰ کے علم الہامان و انوار	386	عقائد اور عقائد بھارت کی وضاحت
391	حضرت عیسیٰ کے افساد اور حضرت محمد ﷺ کے افساد	388	اہل بدعت قتل بھارت سے یہ استدلال کرتے ہیں
393	حضرت عیسیٰ کا آسمانی پیغام و جاہ	388	غلام تامل و تفریق کی مذمت
395	عیسائیوں اور مسلمانوں کے اختلاف	389	کافروں کا اہل اسلام کو کچھ نہیں آئے گا
400	عیسائیوں اور مسلمانوں کے اختلاف	371	جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ کی قدر و نصرت
402	یہودیوں کی بد فعلیوں کا تذکرہ	372	ان کا حالہ اسباب مادی اور مافی ہے
403	اکثر یہودی خائن جبکہ بعض مخلص و نیک	374	عزری سندھ و سندھ کی تفہیم
406	عیسائیوں کی تالیف اور تفسیر	375	حضرت عیسیٰ اسامی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول ہے
408	یہودیوں کی کلام اللہ تعالیٰ میں تفریق	377	کافروں اور انبیاء کو کلمہ کرنے والوں کے احوال حضرت عیسیٰ
408	اللہ تعالیٰ کا کوئی کوئی فرشتہ الہی بندگی کی دعوت نہیں دے سکتا	378	یہودیوں کی کلمہ کے حوالے کا اہل ہیں
410	عیسائیوں کی کلمہ کے بعد والے نبی اور رسول پر ایمان لانے کا حکم	379	لازمت و ذلت اساتہ ان کا یہ کلمہ کی تفسیر اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے
411	زمین و آسمان کی برتری اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مشتمل ہے	380	کلمہ سے ترک ہو جاوے
413	آخر رسد آج کی تفسیر	381	اللہ تعالیٰ تمام چھٹی کلی باتوں کو چاہتا ہے
413	نور کی حالت میں توبہ قبول نہیں	382	اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنا
414	تیسرا پارہ اختتام ہوا	382	اللہ تعالیٰ کے برتر و دانا و کرام
		383	خدا و رسول اللہ تعالیٰ کے نام کی ہے

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
443	آتش کا رشتہ پر ایمان پر ہے کہ میرا	415	بندہ رات (اپنی پسندیدہ) میں سے انہی چیزوں میں سے
444	وقت انہی وقتوں میں	417	ہو جاتا ہے
445	وقت وقت میں	417	ہوئی کی ضرورت پائی اسٹ نہیں ہے
445	آتش کا رشتہ پر ایمان پر ہے کہ میرا	417	مذہبان کا پہلا گھر
446	آتشوں کی بات، سننے میں آتا ہے	418	انہی کی جگہ
447	جنگ کے وقت	419	انہی کی ضرورت
449	مصر کے مروجہ شہر	420	انہی کا گھر ہے
453	جنگ کے وقت	420	یہاں میں کارین مسام کی تعزیت سے انکار
455	ایمان والوں کو اوروں کا دکھانے کی گمانیت	420	انہی کی بات ہے
456	انہی کی گمانیت پر ایمان پر ہے کہ میرا	420	انہی کی بات ہے
456	مصر کا گھر ہے	421	انہی کی بات ہے
457	انہی کی گمانیت پر ایمان پر ہے کہ میرا	422	انہی کی بات ہے
457	انہی کی گمانیت پر ایمان پر ہے کہ میرا	424	انہی کی بات ہے
460	انہی کی گمانیت پر ایمان پر ہے کہ میرا	424	انہی کی بات ہے
460	انہی کی گمانیت پر ایمان پر ہے کہ میرا	424	انہی کی بات ہے
461	انہی کی گمانیت پر ایمان پر ہے کہ میرا	424	انہی کی بات ہے
463	انہی کی گمانیت پر ایمان پر ہے کہ میرا	424	انہی کی بات ہے
470	انہی کی گمانیت پر ایمان پر ہے کہ میرا	425	انہی کی بات ہے
471	انہی کی گمانیت پر ایمان پر ہے کہ میرا	426	انہی کی بات ہے
472	انہی کی گمانیت پر ایمان پر ہے کہ میرا	427	انہی کی بات ہے
473	انہی کی گمانیت پر ایمان پر ہے کہ میرا	429	انہی کی بات ہے
473	انہی کی گمانیت پر ایمان پر ہے کہ میرا	430	انہی کی بات ہے
474	انہی کی گمانیت پر ایمان پر ہے کہ میرا	431	انہی کی بات ہے
477	انہی کی گمانیت پر ایمان پر ہے کہ میرا	432	انہی کی بات ہے
482	انہی کی گمانیت پر ایمان پر ہے کہ میرا	433	انہی کی بات ہے
483	انہی کی گمانیت پر ایمان پر ہے کہ میرا	436	انہی کی بات ہے
484	انہی کی گمانیت پر ایمان پر ہے کہ میرا	438	انہی کی بات ہے
486	انہی کی گمانیت پر ایمان پر ہے کہ میرا	439	انہی کی بات ہے

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
522	مذمتی اور مذمتی کے معنی	489	تفسیر سورہ نساء
	گزارشات کے معنی	490	تفسیر نساء
523	کے کو	490	تفسیر نساء
526	اللہ تعالیٰ کے حکام میں کسی نہیں کیا اور ایمان کو رکھ	491	تفسیر نساء
529	خلاف شرع تجارت اور بیع	491	تفسیر نساء
531	مذمت کے معنی	492	تفسیر نساء
534	تفسیر نساء	495	تفسیر نساء
	تفسیر نساء	495	تفسیر نساء
537	تفسیر نساء	497	تفسیر نساء
	تفسیر نساء	500	تفسیر نساء
538	تفسیر نساء	502	تفسیر نساء
540	تفسیر نساء	503	تفسیر نساء
542	تفسیر نساء	504	تفسیر نساء
543	تفسیر نساء	504	تفسیر نساء
544	تفسیر نساء	505	تفسیر نساء
545	تفسیر نساء		تفسیر نساء
547	تفسیر نساء	506	تفسیر نساء
548	تفسیر نساء	508	تفسیر نساء
549	تفسیر نساء	509	تفسیر نساء
551	تفسیر نساء	510	تفسیر نساء
552	تفسیر نساء	513	تفسیر نساء
554	تفسیر نساء	513	تفسیر نساء
555	تفسیر نساء	515	تفسیر نساء
558	تفسیر نساء	520	تفسیر نساء
559	تفسیر نساء		تفسیر نساء
560	تفسیر نساء		تفسیر نساء
563	تفسیر نساء		تفسیر نساء
567	تفسیر نساء	521	تفسیر نساء
568	تفسیر نساء		تفسیر نساء

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
620	سورۃ یحییٰ کی تفسیر	569	دست فاشیہ اور اس کی انتہائی حالت
	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں		دست فاشیہ اور اس کی انتہائی حالت
622	ماریا	571	ماریا کے شہداء
624	ابوہیثمہ کی حالت — فخریہ اور اس کی حالت		آرامیہ اور اس کی حالت
626	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں	575	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں
629	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں	576	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں
630	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں	576	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں
633	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں		اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں
634	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں	581	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں
	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں	582	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں
535	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں	583	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں
535	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں	585	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں
536	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں		اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں
537	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں	588	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں
538	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں	589	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں
540	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں	590	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں
641	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں	591	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں
	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں	592	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں
	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں	594	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں
	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں	596	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں
643	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں	598	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں
	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں	604	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں
644	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں		اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں
	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں	605	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں
645	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں	607	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں
647	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں	608	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں
651	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں	611	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں
651	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں	615	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں
652	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں	616	اسد اللہ کی بیوہ کی من تعریفی لفظوں میں

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
143	مسئلہ	653	حضرت سید کا ذوال قریب قریب دست و پا ہو گا
144	اس کی کتاب انجیل کی پندرہ سو سویت	658	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
145	قرآن کے بعد پھر پھر پھر پھر	661	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
148	وہمکن اسلام سے روٹی کی کوئی	662	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
149	مرتا ایسا نقصان کرتا ہے	666	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
151	وہمکن ایسا نقصان کرتا ہے	667	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
153	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر	669	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
155	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر	670	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
	حضرت محمدؐ کے دست و پا ہوا۔ اللہ کے حکمت حق	671	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
157	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر	674	تفسیر سورۃ المائدہ
159	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر	680	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
160	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر	691	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
161	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر	695	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
162	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر	698	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
163	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر	707	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
165	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر	710	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
166	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر	712	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
	حکمت نصیر کا انتہاء ہوا	713	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
		714	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
		716	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
		722	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
		726	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
		732	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
		734	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
			پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
		737	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
		741	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
		742	پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ









سے لڑا کرتے تھے اور بہت سی آراء اس کی تباہی کرتے تھے۔ چنانچہ ملاقات کے مسئلہ میں (مجلس) نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر محمد بن علی کا بیٹا ہی سہا تھ تو دنیا میں تو وہ ایک خدا کی مانند ہے جس کا کوئی دوسرا خدا نہیں ہے جس کے بغیر ہم کو کچھ نہیں ہے۔ اور اس لئے کہ

وفات: آخر عمر میں بڑائی چلائی، اسی ختمی جہالت کے ان شعبان کی چھٹیس تاریخ ۱۷۷۷ء میں وفات پائی اور مقبرہ موصوفی میں اپنے محبوبہ مسیحہ بیگم کے پلوں میں دفن کئے گئے۔ آپ کی کئی شاگردوں نے آپ کی وفات پر روزِ وار انجیز مرثیہ لکھائے۔ جس کے دو شعر یہ ہیں:

﴿الَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى الْغُلُومِ يُلَاقُوا أَهْلَهُمْ بِمِثْلِ مَا دَعَوْا﴾

لَكِنَّ قَلِيلًا مِّنْكَ يَافِيئُكَ

میرا سے پیش کہ تمہنے ہی کو نہیں آ

﴿ وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ سَاحِلاً لَمَّا جَاءَهُمْ فَلَعَجِلْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ۝﴾

شائقین علوم نے اسے اٹھ جانے پر حیرت میں لایا اور ان کے ساتھ سے آواز جیادہ ہے ہیں کہ تھیں ہی کو کھینچ آتے اور انہوں  
کے ساتھ خون بھی طلب ہے جب بھی اسے لکھا کچر کھانے لے پہ نوزاد تھا پہرا کھنچ لیا اور وہ جیادہ سے جیادہ ہوئے ہیں ایک  
نور اللہ بن عبد الرحمن جن کی وفات ۹۲۰ھ میں ہوئی ہے اور دوسرے بدر اللہ بن جعفر بن محمد بن یزید بن ہاشم کے صاحبزادے ہیں انہوں نے  
۹۳۰ھ میں بمقامہ راءات لایا ان دونوں کا ذکر حافظ ابن قتیبہ نے اپنی اہل میں مسلسل وفات کیا ہے۔

تصفیات: آپ نے تعمیر، مدد، برکت اور برائی میں بڑی بلندی پر تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔ یہ آپ کے افلاک کا شرف و حسن نیست کی برکت تھی کہ بارگاہِ اقدس کی سے حق کو قبولِ عام اور شہرت و اہم عطا ہوئی اور ہمیں نے آپ کی تصانیف کی نگاہِ داری کی خوبت کا قدر خاص طور سے کیا ہے۔ ذہنی لکھتے ہیں کہ وہ تصانیف عقیدہ کا ان تجربے میں سند و امداد تصانیف کے فی الجہاد فی حقیقہ و قطع افلاک ہیں۔ بعد و قاعدہ کا ان کی ہی میں ان کی تصانیف شرف و جہان میں اور ان کی حالت کے بعد لوگوں سے قطع انداز ہوئے۔ یہ سارے لوگوں کی لکھتے ہیں کہ وہ قطع افلاک بعد و قاعدہ لاسلامہ الطہر کے لوگوں نے ان کی تصانیف فہم و تعمیر سے قطع افلاک آپ کی جن تصانیف پر ہمیں افلاک کی کج و حسن میں ہیں۔

۱۔ تفسیر القرآن الکریم: جس کے مطلق حلقہ سیر فی تفسیر نام کرتے ہیں کہ وہ لم یؤلف علی نکتہ مطہر جہاں طرز پر دوسری تفسیر نہیں لکھی گئی، اور محدث کوڑی دیتے ہیں۔

(۱) جو عن الہد کتاب التفسیر بالروایۃ (۲) تبصرہ ہارامیت شمس سب سے زیادہ مفید کتاب ہے۔

تفسیر ہفت روزہ فکر پر مبنی خصوصیت خاص شوقی کی تھی۔

[illegible]

۲۔ البدایہ والنہایہ: یہ مکتبہ چرنامہ میں کی پیش کیا تھیںف ہے ہر مہرے طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے اس میں ۱۰۰ جلدوں کا مجموعہ ہے لے

کراچی اور کثرتِ شیعہ رائج ہیں پہلے علماء فقہاء متقدمہ دین اسلام اور فقہ کائنات نے کجیہ پرست توہم کا بیان کیا ہے اور ان کے بعد غلوئے شیعہ اور  
بے بنیاد روایہ عہدِ تکذیبی نے جس طرح لاعلمی اور اذی وادی آخرت کا بیان کیا ہے ان پر بھی غور فرمائیے اور ان کے خلاف  
مذہب اور احادیث اور محدثین کے صاحبِ کتب نے کتبِ عقوبت لکھے ہیں جو اعتماد علی غلو علی الناس من الکتاب والنس فی وقائع الا  
قارب السالفہ وصریح الصحیح والسلف والنحر الاسرار علیہ وغیرہ مکتوبات بزرگوار ہمارے نے دکان میں کتاب احسن کی تھیں  
اعلائیات اور محکمہ مطبعہ اور سرانجامی کے ایلات وغیرہ موجود ہیں۔

[illegible][illegible]

ہمدرد انسانیت کی حمایت اور اتحاد انسانیت کی ترویج کے لیے اس کتاب نے ہر جامع انسانیت کے لیے ایک نیا جہان کھولا ہے۔ یہ صرف ایک کتاب نہیں ہے بلکہ ایک تحریک ہے۔ اس کتاب نے انسانیت کے لیے ایک نیا جہان کھولا ہے۔ یہ صرف ایک کتاب نہیں ہے بلکہ ایک تحریک ہے۔ اس کتاب نے انسانیت کے لیے ایک نیا جہان کھولا ہے۔ یہ صرف ایک کتاب نہیں ہے بلکہ ایک تحریک ہے۔

۵۔ حشرات الشانعیہ : اس میں قسبہ شانعیہ ذکر ہے اس کی قلمی مشق محمد بن مہدی ازرق مڑوے کے تحت تین جسامت کے نام دیکھا ہے جو کہ منظر میں محض شاد ہے۔ لیکن مجھے یہ کتاب معلوم نہیں میں صبح و شام پڑھتا ہوں۔

۱۔ مراقبہ الہی (یعنی: یادِ خدا) شافعی نے اس میں بے مسئلہ سے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابن عربی میں مذکور ہے کہ ذکر و مراقبہ الہی کا  
تعمیل نہ ہو بلکہ عبادت الہی کے ساتھ جو ہے۔ صاحب لطف العلوم نے اس پر مزید کلام کیا ہے۔ لکن فی مراقبہ الہی میں جو کچھ لکھا  
ہے۔

۷۔ تھوڑے اور بڑے دالہ بھننے پر۔

۸۔ تجوید کا حادیث : مختصر اے ابن حبیب اللہ نے ہر خانہ کے اوّلوں کے نام کے ساتھ ہر باب میں مختصراً بیان کیا ہے۔ ان دونوں کتابوں میں کتب عربیہ سے خرچ بھی لکھتے

۹۔ شرح صحیح تہذیبی: اس کی تصنیف محمدی شاد دہلوی تھی مگر، تھانوی جو کشف المہجرات میں نے اس صفحہ پر تہذیبی کی شرح سے استفادہ

نے اس کا ذکر اختصار علوم الہیہ میں کیا ہے

۱۱۔ الاحکام الکبیر: یہ کتاب بہت بڑے پیمانہ پر احادیث الکلام میں کھنڈی ٹرونی کی قیمتی تحریر کتابوں میں سے ایک ہے۔ کتب معتبرہ کے لئے مصنف نے اختصار علوم الہیہ میں اس کتاب کا بھی ذکر کیا ہے۔

۱۲۔ اختصار علوم الہیہ: خوب مدنی مسلمان نے کئی اہم مسائل احادیث رسول میں اس کا نام اپنا مکتبہ علیہ صریحاً طبع کیا ہے۔ علامہ ابن مکی (المتوفی ۳۲۳ھ) کی مشہور کتاب "علوم الہیہ" سے صرف یہ مقدمہ ابن الصلاح کا جو اصول حدیث میں ہے اختصار ہے مصنف نے اس میں چار ماہیہ مناسبت کی ہیں۔ مانتا ابن عمر مسلمان کی اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں: "وہ بہ فوائد کا اس کتاب میں مانتا ابن کثیر کے بہت سے افادات ہیں۔"

۱۳۔ مسند الشیخین: اس میں شیخین یعنی حضرت ابو عمرو رضی اللہ عنہما سے جو حدیثیں مروی ہیں ان کو جمع کیا گیا ہے۔ مصنف نے اختصار علوم الہیہ میں اپنی ایک تصنیف مسند عمر کا ذکر کیا ہے۔ یہ معلوم نہ ہو کہ قیادہ مستقل علیہ کتاب ہے یا نہی کا حصہ بنائی ہے۔

۱۴۔ المسیرۃ البیویہ: یہ سیرت پر بڑی طویل کتاب ہے

۱۵۔ المقبول فی اختصار سیرۃ المرسلین: یہ سیرت پر ایک مختصر کتاب ہے۔

مصنف نے اس کا ذکر اپنی تصنیف میں سیرۃ الخلفاء کے اندر طویل مدتی کے بیان میں کیا ہے اس کتاب کا بھی نسخہ موجود ہے۔ کتب خاندان اسلام میں موجود ہے۔ یہ کتاب مقبول فی سیرۃ رسول کے نام سے عربی دارالحدیث میں طبع ہو چکی ہے۔

۱۶۔ کتاب المقدمات: اس کا ذکر مصنف نے اختصار علوم الہیہ میں کیا ہے۔

۱۷۔ مختصر کتاب المدخل للشیعی: اس کا ذکر بھی اختصار علوم الہیہ کے مقدمہ میں کیا ہے

۱۸۔ الاجتہاد فی طلب الہدایہ: جب فرنگیوں نے قندھار کا محاصرہ کیا تو اس وقت آپ نے یہ رسالہ امیر خٹک کے لئے لکھا ہے۔ یہ رسالہ سیرتے چھپ کر شائع ہو چکا ہے

۱۹۔ رسالہ فی فضائل القرآن: یہ رسالہ بھی تحریر ابن کثیر کے ساتھ مطبع المدینہ مصر میں طبع ہو چکا ہے

۲۰۔ مسند امام احمد بن حنبل: کو بھی حروف پر مرتب کیا تھا اور اس کے ساتھ طبرانی کی معجم اور ابویعلیٰ کی مسند سے ذرا نہ بھی درج کئے تھے۔ امام ابن کثیر کی تمام تصانیف میں یہ خوبی نمایاں ہے کہ جو کچھ لکھتے ہیں نہایت تحقیق کے ساتھ لکھتے ہیں اور مفصل سمجھتے ہیں حدیث اسل اور حیران کن اور دلکش ہوتے ہیں۔

﴿وَمَا الْغُرُفَا وَلَا حَوَائِجُ الْفَنَنِ مَبْقُوعَا بِالْإِسْلَامِ وَلَا تَجْعَلْ قُلُوبَنَا غُلَا لَظَنِّ أَعْوَانِنَا أَلَا وَفَّ الرَّحِيمُ﴾













کے تین اعلا حضرت مہر اللہ میں سے تھی مغولی میں حضرت جوہا سے روایت ہے کہ اس نے **عقلمند** سے فرمایا کہ میں نے تم سے کچھ کہی ہے اس نے فقہ و آراء میں کچھ اور اور آراء کی اور تونی میں کچھ یہ حدیث موجود ہے۔ مہر اللہ نے اسے فرمایا کہ اس کے روی انیس پر مشتمل ہے اس کا نام بھی یہ ہے۔ اس حدیث میں یہ ظاہر بھی ہوئی ہے کہ جس نے اس پر — آقا میں کوئی تفسیر نہ کی ہو تو یہ بھی اس کا تفسیر ہے اس لئے کہ اس نے تین ہی کلمات میں اس کے طے کر دیا اس کو یہ سمجھ گیا ہے کہ اس نے حضرت قوچ میں آج اس سے مراد ہے فقہ و تفسیر کی آج بھی اس کا تفسیر اس لئے کہ یہ کوکاب ہے عریضہ ہے اس کا نام

ان لوگوں کی مثال ہے جیسے وہی شخص یہ کہہ کر اپنے گھر کے چھوٹے مائے۔ اسے چھوٹی کہہ کر مایوس ہو کر رہ جائے۔ اور وہ کہے۔ کہ میں تم سے  
 و شکم سے مراد وہ شخص ہے جو ہر والدہ اعظمہ کی جیسے اور ہر والدہ حق کے لئے توں میں صاحب خانہ  
 ہوا ہو گا کہ حقیقت میں وہ یہی ہے اور اس کی نسبت وہ ۱۹۵۰ء میں لکھا ہے کہ اچھی دانی کو کہیں نہ کہہ سکتے تھے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ یہاں  
 تمام دانیوں نے یہی ہی تو جہاد کبھی والدہ اعظمہ

[illegible][illegible]

ہو جاتے تھے نہ ہی تھیں حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں میں نے کعبہ کے باہر سے ایک تھیلوں کو دیکھا کہ قرآن کی تفسیر کرتے ہوئے  
 جھنجھکتے تھے مجھے حضرت سالم بن عبداللہؓ نے اس میں کوئی عیب نہ دیکھا اور یہ کہ حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں میں نے اپنے وہاں  
 وہ لوگوں کی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

عبداللہ بن عمرؓ سے قرآن کی ایک آیت کی تفسیر پوچھی جاتی ہے وہ فرماتے ہیں جو لوگ قرآن کی تفسیر کو جانتے تھے کہ اس  
 بارش میں رکھ دیں وہ اس کو اپنا توکان کر لیتے اب تم فکر نہ کرو۔ یہ سب سے سادہ ہے۔ حضرت مسلم بن یوسفؒ فرماتے ہیں جب قرآن  
 کتاب اللہ کی تفسیر میں کوئی کلمہ پڑے تو اس کے پیچھے کی بات توکان کی طرف نسبت کر کے کہتی ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں  
 ادرے سب قرآن کی تفسیر کو اپنا توکان بناتے تھے جو اس میں غلط ہو گیا کرتے تھے۔ فقہی فرماتے ہیں کوئی کلمہ قرآن نہ ملے  
 ایک تیس کا علم حاصل کر لیا اب تمام میں کہنے سے منع ہے۔ ان سے کہ یہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتی ہے حضرت مسروقؒ کا قول ہے  
 کہ تفسیر میں یہ اعتقاد کرنا کہ قرآن اللہ تعالیٰ سے روایت کرتی ہے۔ ان تمام روایتیں صحیحہ و آحاد صحیحہ کا جو اثر مفید سے متعلق ہیں یہ مطلب  
 ہے کہ یہ علم کرام ہر کوئی قرآن کو تفسیر کرنے کے قرآن سے متعلق مطلب میں سب غلطی نہیں کرتے تھے۔ ہر غلطی کے اسے باہر نکالتے کہ اسے ہر  
 تفسیر معصومہ میں اس کے پیچھے قرآن میں کوئی کلمہ نہیں تھا۔ اسی لئے خواص روزوں کے پیچھے کوافر قرآن کی ایک تفسیر میں کثرت مروی ہیں۔  
 کوئی کلمہ نہ کہ جب وہ لوگ اس میں غلطی کرتے ہوتے تھے ہر تفسیر میں ان میں فرماتے تھے کہ ان سے تفسیر متعلق کیوں ہے جواب اس کا  
 یہ ہے کہ آپ وہاں رہتے تھے جہاں میں جانتے تھے کہ اس جگہ جہاں کا معصومہ تفسیر ہے۔ ہر لوگ اس میں ہر ایک پر وہاں رہتا ہے۔  
 اسی کے وقت چہرہ ہر ایک کو ان کے قرآن فرماتے تھے **وَلَا تَكْفُرُوا بِاللَّهِ** یعنی اسے تو ان کے سامنے ان کرتے رہو  
 اور پھر انہیں۔

حدیث شریف میں ہے اسی سے کوئی مسئلہ پوچھا جاوے اور وہاں جواب دے کہ یہاں سے قسمت کے ان بات میں کیا کام  
 ہے حال ہی میں ہے۔ ان کے نزدیک حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ قرآن کی اپنی آیت کی تفسیر فرمایا کرتے تھے میں کی تفسیر پوچھ کر ان کے  
 السلام بجا جائی تھیں یہ حدیث غریبہ ہے۔ اس کے راوی حضورؐ کو نہ تو جلد میں نہ ہی اس میں کوئی کلمہ قرآن کے لئے ہے۔ اس کی  
 بات حضرت امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں کہ اس کی حدیث میں صحیحہ نہیں کی جاتی۔ مانع اس کو روایت فرماتے ہیں یہ غریب حدیث میں ہے۔  
 حدیث صحیحہ قرآن کا صحیح مطلب ہے۔ اس کے لئے وہ روایتیں ہیں جن سے قرآن اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ معصومہ میں دیکھتے  
 اسی آیت کے مطلب حضور ﷺ کو پوچھ کر ان کے جواب میں فرماتے تھے۔ وہاں ہر ایک کے لئے قرآن کی حدیث کے جو کلمے بیان  
 فرماتے ہیں اس کا حاصل بھی یہی ہے اور بھی صحیح ہے۔ اس لئے کہ قرآن میں ایک آیتیں بھی ہیں جن کا مطلب اللہ تعالیٰ ہی  
 کو ہے۔ اور ان کی آیتیں بھی ہیں جن کا مطلب خدا کو ہے۔ ہر ایک کی تفسیر ان کی ہیں کہ ان کے متعلق مطلب ان میں ان آیتیں۔ اسی کا کوئی غور واتی  
 نہ کہہ رہے۔

تفسیر کی اقسام: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں تفسیر کی چار قسمیں ہیں۔  
 ۱۔ کام عرب سے معصومہ جاتی ہے۔ عربی کے جہالت میں کوئی معذور نہیں۔ عرب نے ذی علم لوگ جان لیتے ہیں۔  
 جسے ان کے اس کوئی اور نہیں جانتے۔

ایک مرتبہ حدیث بھی ان کے پاس مروی ہے لیکن اس کی اسناد میں کام ہے۔ اس میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ  
 قرآن کا ہر چار طریق ہیں جو اب سالہ تمام کی آیت جس سے اُن کوئی ہر ایک زبانوں کی ہر ایک قسم کے دن کا ہر آیت جسے عرب  
 جان کر ہیں۔ جو ذی معجزانہ۔ ہر کتاب آیات جن کا عقلی معجزانہ ہر ایک قسم کے کسی اور کو حاصل نہیں ہو لوگ اس کے جاننے کا







## تفسیر سورہ فاتحہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۃ فاتحہ کے نام۔ اس سورت کا نام سورۃ فاتحہ ہے۔ فاتحہ کہتے ہیں شروع کرنے کو چونکہ قرآن کریم میں سب سے پہلے یہی سورت لکھی ہے اس لئے اسے سورۃ فاتحہ کہتے ہیں۔ اور اس لئے بھی کہ نو میں قرأت بھی اس سے شروع ہوتی ہے۔ اسی کا نام فتح نام الکتاب ہے بھی ہے۔ مجبور بھی کہتے ہیں حسن۔ اور اس میں قرآن کے قائل نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کا معنی کاہن کا نام "ام الکتاب" ہے اور "من" کا قول ہے کہ آیت کو "ام الکتاب" کہتے ہیں۔ قرآن کی ایک صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **لَا تَقْرَأُوا الْحَمْدَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ** بلکہ پوری سورت تک یہی سورت "ام القرآن" ہے "ام الکتاب" ہے۔ "صحیح بخاری" ہے اور "قرآن عظیم" ہے۔ اس سورۃ کا نام "سورۃ الحمد" اور "سورۃ العزۃ" بھی ہے۔ "غفران" فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے میں نے مخلوق کو (یعنی سورۃ فاتحہ) کہاجو۔ اپنے بندے کے درمیان آج میں آجھا تقسیم کر دیا ہے۔ پند کہاجو **لَا تَقْرَأُوا الْحَمْدَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ** بلکہ فاتحہ خالی فرمادے کہ یہ سورت سے ہر کی غریب کی پوری حدیث تک۔ کہ حدیث سے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ کا نام سورۃ العزۃ بھی ہے۔ اس کے کہ اس سورت کا قراءت میں چھ شرط ہے۔ اس سورت کا نام سورۃ العزۃ بھی ہے۔ ورنہ میں حضرت ابو سعیدؓ سے مراد روایت ہے کہ سورت فاتحہ یہ رب کی مختلف اور اس کا نام "سورۃ الفریقہ" بھی ہے۔

حضرت ابو سعیدؓ نے سب باب کے نام پڑے تھے اس میں سورۃ کو پڑھ کر دم کیا اور دعا ہو گیا تو حضور ﷺ نے اس سے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ یہ قیہ ہے چھ پڑھ کر پھر کہتے ہیں سورۃ ہے یعنی "اسما القرآن" کہتے تھے یعنی قرآن کی جزا اور اس سورت کی قیمت دو سہ لکھ الفرض (الرجس) ہے یعنی ان میں سے "قرآن" ہے اس کا نام "وقیہ" ہے یعنی ان میں سے پہلے ہیں کہ اس کا نام "کاف" بھی ہے اس لئے کہ یہ اپنے اسم سے کافیت کرتی ہے اور دوسری کوئی سورت اس سورت سے کفایت نہیں کرتی۔ بعض اصل حدیث میں بھی یہ سنوں آیا ہے کہ اسے سورۃ العزۃ اور سورۃ الفریقہ بھی کہا گیا ہے "بخاری" کی تفسیر شافعی لکھتے ہیں عباسؓ "قائد" اور ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ یہ سورت لکھی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ "مجاہد" عطاء بن یدلہؓ اور زبیرؓ فرماتے ہیں یہ سورت مدنی ہے۔ اور یہ بھی ایک قول ہے کہ یہ سورت دومر بن ربیعؓ کہی۔ ایک مرتبہ کہ میں ارد وادارہ میں تھیں۔ میں انہی میں زیادہ ٹھیک ہے اس لئے دوسری آیت میں ہے **وَلَا تُفْلِحُ الْغَافِلُونَ** یعنی غافل ہونے سے تمہیں سچ مٹانی سورت وہ بنی جائے اس میں فائدہ علم۔

ابو الیاس سرقنیؓ کا ایک قول آٹھویں آیت یہ بھی نقل کیا ہے کہ اس سورت کا نصف تک عکر میں بدلے اور آخری آدھ صدمہ یہ خود میں بدلے ہو لیکن یہ قول باطل فریب ہے۔ اس کی نسبت اشقی ہے کہ سات میں۔ لیکن غزوہ بنی مہدیہ نے آٹھ اور آٹھ میں آخری سورت بھی لکھی ہیں اور یہ وہ اس قول خلاف ہیں۔

زمخشریؓ میں اس سورت میں مستحق "تبت" ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے۔ قرآن کوئی تھری اور صحابہ و حضور اللہ علیہ وسلم اور ان میں سے ایک جماعت اور صحابہ بہت سورت پڑھتے تھے سورۃ فاتحہ کی ایک پوری اور مستحق آیت کہتے ہیں۔ بعض اسے "سورۃ الحمد" بھی کہتے ہیں۔ اس کے لئے کہ اس میں سات ہی نہیں۔ چھ کہ یہ اسے خارجوں اور تفسیر کے یہ نہیں کہ اس کی تفسیر انکارانہ وقت ہے۔







آواز سے کہ در میان آواز سے چہا کر اسی مہار کے اس کی تفسیر میں صحت سے مراد ہے کہ یہاں سورہ سے مراد آیت ہے۔  
 اسی طرح سورہ و بالہ بیت میں قرأت کو سمجھا جائے۔ اس سے نیز میں قرأت کی جو عظمت و اہمیت بتائی ہے اور جو اس سے  
 کہ قرأت نماز کا اہم ترین حصہ ہے اس سے کہ یہاں کو مطلقاً نام لیا اور اس کے ایک جزا میں قرأت کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ اس  
 سے بر خلاف یہ بھی ہوا ہے کہ قرأت کا اہم ترین حصہ ہے اور نماز کا اہم ترین حصہ ہے۔ یہ بھی ثابت ہے کہ قرآن پر  
 فرشتے حاضر کئے جاتے ہیں۔ یہاں سے قرأت سے نماز ہے۔ نماز و تسلیم کی حدیث میں ہے کہ قرأت کے لئے وقت دے دو اس  
 کے فرشتے جمع ہو جاتے ہیں اور ان قیامت و اہمیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں قرأت کا چھٹا ضروری ہے۔ اور علماء بھی اس پر  
 اتفاق ہے۔

(۳) اس میں اختلاف ہے کہ نماز میں سورہ کا قاف کا پڑھنا ہی ضروری ہے یا قرآن میں سے جو کو چاہے وہی کافی ہے۔ امام ابو حنیفہ  
 اور ان کے ساتھی وغیرہ کہتے ہیں کہ اسی کا چھٹا حصہ جس میں ملکہ قرآن میں سے جو کو چاہے پڑھنے کا کافی ہو گا۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ ظاہر  
 و اہمیت میں اختلاف ہے کہ یہ بھی قرآن میں سے جو انسان کو پڑھنا ہو۔ ظاہر و اہمیت میں سے کہ حضور ﷺ نے  
 ایک شخص کو نماز و جلوس جلوس پڑھنا پڑھا۔ یہاں سے نماز کے لئے قرآن کو پڑھنا تو بغیر کہ قرآن میں سے چھ حصہ نماز کے لئے  
 پڑھنا کہ جس کے حضور ﷺ اس شخص کو پڑھا اور سورہ قاف کی تفسیر کرتے ہوئے کہ جو کو قرآن پڑھنے کا کافی ہے۔ دوسرا قول  
 یہ ہے کہ سورہ کا پڑھنا ہی کا چھٹا ضروری ہے۔ اور اس کے پڑھنے سے نماز ہو گی۔ ان کے علاوہ اور کہا کہ کہ ہم کہیں قول ہے کہ امام مالک  
 امام شافعی امام احمد بن حنبل۔ یہاں سے سب کے سب آثار و غیرہ اور مجہود علماء کہ ہم کہیں قول ہے۔ ان کی دلیل یہ حدیث مبارکہ  
 ہے جو اللہ کے رسول ﷺ نے یہاں فرمائی ہے کہ جو شخص نماز پڑھے قرآن کوئی نماز ہو اور اس میں ہم اترا ان سے پڑھے قرآن نماز کا حصہ ہے  
 پوری نہیں۔ اسی طرح میں ہر کوں کہیے۔ یہی بھی ہے نماز کا ہی وہ مسئلہ میں حضرت عیسیٰ بن سمان سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
 نے فرمایا جو شخص سورہ کا پڑھ کر پڑھے اس کی نماز نہیں ہے۔ چنانچہ یہ قول ہے۔ چنانچہ انہوں میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ  
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز نہیں ہوئی جس میں ہم اترا ان سے پڑھی جائے۔ ان کے علاوہ اور کہ بہت سی احادیث ہیں جس میں یہاں پر  
 مفسرین پہلو اختیار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور بہت سی تفسیریں ہیں۔ ہم نے تو مفسرین ہر کوں کے دلائل بیان کئے ہیں۔ (الحکام اور  
 حدیث کے مطابق دوسرا قول ہی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب)۔

اب یہ بھی سن لیں کہ امام شافعی وغیرہ علماء کہ منیٰ تک بڑی جماعت کا قیام نہ ہے کہ سورہ قاف کا پڑھنا رکعت میں پڑھنا  
 واجب ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اکثر شخص میں پڑھنا واجب ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ نماز میں سے کسی ایک رکعت میں  
 اس کا پڑھنا واجب ہے۔ اس لئے کہ حدیث میں نماز کا ذکر صحت ہے۔ اور حدیث کے ساتھ قوری اور نماز والی کہتے ہیں کہ اس کا  
 پڑھنا مستحب ہی نہیں بلکہ اور بھی کو پڑھ لے گا۔ یہی ہے کہ قرآن میں ﴿وَالْمُتَشَبِّهِتُ﴾ کا حکم ہے وہ اہم نہیں لیکن یہ نہیں ہے کہ اس واجب  
 کی حدیث میں ہے کہ جو شخص قرآن وغیرہ نماز میں رکعت میں سورہ قاف اور سورہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔ البتہ اس حدیث کی صحت  
 میں فکر ہے۔ اور اس سب باتوں کی تکمیل اور اہمیت کی تائید میں موجود ہے۔ وہ خدا ظاہر (حکام اور حدیث کے مطابق دوسرا قول ہے۔ واللہ اعلم بالصواب)۔

(۳) مقتدی پر سورہ قاف کے واجب ہونے کے مسئلے میں علماء کے تین قول ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ سورہ قاف کا پڑھنا جس طرح  
 امام پر واجب ہے اسی طرح مقتدی پر بھی واجب ہے اس کی دلیل امام حدیث میں ہر ایک دوسرے کا حکم کے بیان میں گذر چکیں۔  
 دوسرا قول یہ ہے کہ سورہ مقتدی کے احکامات واجب ہی نہیں بلکہ سورہ کا پڑھنا جو قرآن میں نہ رہی نماز میں ان کی دلیل  
 امام احمد کی یہ حدیث ہے جس میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس کا نام ہو جو قرآن میں قرأت کی قرأت ہے اس کی روایت ضعیف

























حق تلفی کے سبب پہنچتی کہ اس کا نام بھی کوئی چانتے ہو؟ پان کی پال ہے جسکی یہ غور طلب ہے ورنہ اس پر  
بھلے لوگوں نے یہ بھی کہہ دیا کہ یہ لفظ عبرانی ہے لیکن لادنی فرماتے ہیں کہ گلکڑ کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ ہے معرفت الہی  
کے کہ سے پہنچتی ہے دوسرے اور اس سے غراہم ہیں جو معرفت کی نہ جبریل میں اور معرفت کی نہ خود و اول میں پائے گئے ہیں اور  
حق کو دیکھنے میں اور اس کی کثرت کو سمجھنے میں لیکن جو خاص معرفت پہنچتی ہے جو نہ معرفت کے وسیع احوال میں نہ غیر۔  
ہیں جو معرفت اور جان کی معرفت کا نہ ذکر ہے بلکہ یہ لیکن یہاں تک پہنچ کر پہنچتے ہوئے ہیں اور بار بار نہایت اور بار بار سے  
ذہن سے گزرتے ہیں۔

فرمان ماری خلقی اس کی ہر معرفت سے جائز اور سرکش و جبریل میں ہیں یہ ان معانی کی بنا پر اس کو کہ ذات کا نام ہا ہے  
ماری خلقی اس کی معرفت اس کے ساتھ پہنچنے والی اور اس کی تاش کرنے والا ہے۔ اس سہل میں اسے سمجھتے ہیں جیسا کہ فیصل کا قول  
ہے کہ سب عباد سے جیسا کہ فرمائی اور اس کے کولہ کہتے ہیں۔ سورج جب عروج پر ہوتا ہے تو کہتے ہیں چلا ہے ہفت پہنچے چو کہ  
ہر روز کا دن ہر لمحہ سب سے بلند ہوا ہے اس کو بھی اللہ کہتے ہیں اور اس کے معنی عبادت کرنے کے اور اللہ کے معنی عہد ہر دوری اور قربانی  
کرنے کے ہیں اور اللہ کے علم کی معرفت کی معانی ہے اور اس کے سب سے قربانیاں کی ہوتی ہیں اس لئے اسے اللہ کہتے ہیں۔ اس معانی کی تاش  
میں ہے طوطی و الفلک و الفلک ہے اس کی اس واسطے کہ اس کی جگہ پر جو عہد ہے وہ ہدف یا گیا بلکہ جس کو کام زمانہ لاہ  
سے جو توفیق کے لئے لیا گیا ہے اس سے لایا گیا اور ایک کو دوسرے میں اس واسطے کہ یہ توفیق لاہ مشہور کیا اور عقیدہ اللہ کہا یا یہ تو  
ہے لفظ اللہ کی تفسیر۔

اور ضمن الرحیم کی تفسیر: چنانچہ اس کے معنی یہ دونوں معرفت سے مشتق ہیں دونوں میں ہالہ ہے۔ معنی میں رحمت  
نوادہ ہا ہے۔ طائر ہر طرح کے قول سے تو معلوم ہو جائے کہ گویا اس پر حق ہے۔ بعض سلف کی تفسیر اس سے بھی یہ معلوم  
ہو تا ہے حضرت سید طہر السام کا قول بھی اسی معنی کا پہلے لکھا ہے کہ رحمت سے مراد نیا اور معرفت میں۔ ان کے لئے ملاحظہ ہو۔  
مراد آخرت میں۔ تم کرنے والا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ رحمت مشتق ہے اس طرح اس طرح جو تو سرور م کے ساتھ ملنا کہ  
قرآن میں ﴿الغفورین﴾ و جنتاً ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ رحمت ہر مل ہے معنی میں۔ اور اس معنی میں قرآن میں لکھا ہے  
جیسا کہ احمد بن حنبلہ کا قول ہے کہ رحمت عربی لفظ ہے اور رحمتی ہر مل ہے اور اس کا جمع رحمتی ہے۔ لیکن اس معنی میں کہ اس نور  
کی طرف دل نہ نہیں ہو۔ قرطبی اس لفظ کے مشتق ہونے کی یہ دلیل دیتے ہیں کہ قرآن کی صحیح حدیث میں ہے رحمت اللہ علیہ  
فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں رحمتی ہوں میں نے تو کو پیدا کیا اور اپنے کاموں میں سے ہی میں کام لیتا ہوں اس کے  
دینے والے کو میں دے گا اور اس کے تونے والے کو میں کات دوں گا۔

اب اس طرح حدیث کے لئے جوئے لافیت اور کاد کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ بلکہ اگر سب کاموں میں سے نکال کر باقی  
مصلحت کی چیز ہاں ایک ترجمہ قد قرطبی کہتے ہیں کہ رحمت ہر جہ کے ایک ہی معنی میں ہے لفظ تعالیٰ کا اور لفظ قدیم کا جو چیز  
کا بھی قول ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ لفظ تعالیٰ فعل کا ہے کہ رحمت نہیں۔ لفظ میں ہالہ خود ملی ہو تا ہے۔ جیسے لفظ رحمت کی تفسیر  
کہہ سکتے ہیں جو رحمت ہی مفہوم اور فعل صرف فاعل اور صرف مفعول کے لئے بھی آتا ہے جو موصوفے سے ملتا ہو تا ہے۔ اور اس قادی  
کہتے ہیں کہ رحمت عام سے ہے جو رحمتی اور رحمتی کو ملتا ہے اور صرف لفظ تعالیٰ کے ساتھ خصوص سے ہے اور یہ خاصہ رحمتوں سے  
ہے۔ فرماتا ہے ﴿وکان بالغفورین﴾ چنانچہ اس لفظ کے ساتھ رحمت ہے۔ ان معانی میں فرماتے ہیں یہ دونوں رحمت اور رحمت اور  
ہیں ایک میں اور سب سے زیادہ رحمت اور رحمت۔





اس کے تیار نہ ہونے کا حکم مقام ہجرت میں نہ کہ وطن میں کر سکتے ہیں آپ بھی ان کے بھی حکم پر عمل کر سکتے ہیں کہ ان کے خلاف امری  
وہم کہ ایک ذات و طریقی کی تردید ہو نہ ہو، شکر اللہ علیہ

فی الحفظ للہ یا یہ شکر کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی شام و شب کو اس کے اور ہی ممکن میں مقرر فرمایا ہے کہ یہ قرآن  
یا الحفظ للہ یا جس میں شکر کا ہے۔ فی الحفظ للہ یا کہ یہ شکر کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام کو اس کی جگہ پر، مشغول سے اس کی شکر  
ہے اور فی الشکر للہ یا کہ یہ شکر کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام کو اس کی جگہ پر، مشغول سے اس کی شکر  
عرب کو بابت دوسرے علماء کا حق ہے کہ ان کی جگہ پر شکر کا لفظ لے لیتے ہیں۔ بعض مفسرین اس کا اور معنی دیا ہے کہ اس میں  
یعنی فرماتے ہیں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ یہ شکر کرنے والے کا کلمہ فی الحفظ للہ یا ہے۔ قرآنی حقائق کو یہ قول  
کو سمجھنے والے کے لئے ہے۔ مگر بھی یہ قول اس کے لئے کہ ان کی جگہ فی الحفظ للہ یا کہ یہ شکر کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام کو اس کی جگہ پر، مشغول سے اس کی شکر  
وہی میں شکر کا ہے۔ ساتھ علماء میں مشہور ہے کہ یہ حقیقت ہے کہ ان کی جگہ فی الحفظ للہ یا کہ یہ شکر کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام کو اس کی جگہ پر، مشغول سے اس کی شکر  
مشغول سے اس کی جگہ فی الحفظ للہ یا کہ یہ شکر کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام کو اس کی جگہ پر، مشغول سے اس کی شکر  
کے شکر کا بھی یہ قول ہے۔

پھر اس میں اتفاق ہے کہ یہ کلمہ یا ہے یا شکر کا اور بھی بات ہے کہ ان میں عموم میں حقیقت سے خصوص ہے کہ شکر کا  
لفظ جس پر واقع ہوا ہے وہ ظاہر پر شکر کے معنی میں آتا ہے۔ اس لئے کہ وہ لازم اور معنی دونوں کو صاف کرتا ہے۔ تو روایت اور عام  
دووں میں جو اختلاف ہے کہ یہ شکر کا ہے یا شکر کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام کو اس کی جگہ پر، مشغول سے اس کی شکر  
یونہی ہے۔ اور قول اصل تیس تئوں پر لیا ہے کہ وہ صرف معنی پر لے جانے کے اعتبار سے شکر کا لفظ عام ہے۔ تو روایت پر  
شکر کا لفظ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ یہ شکر کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام کو اس کی جگہ پر، مشغول سے اس کی شکر

اور اگر اس میں کوئی چیز ہے کہ یہ شکر کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام کو اس کی جگہ پر، مشغول سے اس کی شکر  
فیہو حفظہ محفوظہ۔ قرآن میں اس کے معنی اور احاطہ ہے۔ جو شکر کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام کو اس کی جگہ پر، مشغول سے اس کی شکر  
اس کی شان سے کہ اس کی زبان میں جو شکر کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام کو اس کی جگہ پر، مشغول سے اس کی شکر  
ہے کہ ان کا معنی ہے کہ ان کے لئے ان کا نام اور ان کے لئے ان کا نام ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام کو اس کی جگہ پر، مشغول سے اس کی شکر  
اور پھر اس کی شان سے کہ اس کی زبان میں جو شکر کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام کو اس کی جگہ پر، مشغول سے اس کی شکر  
حکایت ہونا ان کے لئے ہے۔

حمد کی تفسیر میں علماء مطلق کے اقوال معترض کر کے ایک وجہ فرمادے کہ فی حفظہ اللہ یا۔ اور قول الا  
للہ یا اور بعض روایت میں ہے کہ فی اللہ شکر کا کو تو ہم جانتے ہیں لیکن یہ فی الحفظ للہ یا کا مطلب ہے حضرت علیؑ نے جواب  
دیا کہ ان کے لئے شکر کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام کو اس کی جگہ پر، مشغول سے اس کی شکر  
فرماتے ہیں کہ یہ شکر کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام کو اس کی جگہ پر، مشغول سے اس کی شکر  
اس کی تفسیر میں بعض علماء نے فرمایا ہے کہ یہ شکر کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام کو اس کی جگہ پر، مشغول سے اس کی شکر  
ان کی جگہ پر، مشغول سے اس کی شکر  
ہے کہ ان کے لئے شکر کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام کو اس کی جگہ پر، مشغول سے اس کی شکر  
ہے کہ ان کے لئے شکر کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام کو اس کی جگہ پر، مشغول سے اس کی شکر  
ہے کہ ان کے لئے شکر کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام کو اس کی جگہ پر، مشغول سے اس کی شکر  
ہے کہ ان کے لئے شکر کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام کو اس کی جگہ پر، مشغول سے اس کی شکر





اور نہ تو یہی اور عشق بھی کر سکتا ہے۔ رب کے لفظ میں اور آج ہے اور وہ نہیں اور نہ یہ کہ لفظ میں سب ہے۔ کچھ مسلم شہادت و بہت حضرت  
 قویہ بات کہنے کوں سے جنت میں جلیں اور اگر کافر نہ ہو تو کالی کی قبول اور نیکار کسوں کو پوری طرح میں لیتا تو بھی مایہ نہ ہو ۲

عَلَيْكَ يَوْمَ الدِّينِ ۝

ہر لے کے لون (یعنی تہمت) کا ایک

[illegible]

انسان عاقل کرہا ہے جس دن اس کی بارشاہت میں اس کے سوا کوئی نہ ہو گا جیسے کہ ریاضی عجاز آتے۔ ﴿یوم المحدثین﴾ سے مراد مہفوقین کے حساب کا کائنات کی قیامت کا دن ہے جس دن قرآن مجید بڑے اعلیٰ کا بدلہ دیا جائے گا یہی اُمر رب کی ہے اور مقرر کرنے تو یہ اس کا حق و رضوان اللہ علیہم اجمعین نامائیں اور صف صالحین و جمہور اللہ علیہم اجمعین سے بھی کیا مراد ہے بعض سے یہ بھی منقول ہے کہ کہ جس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے وقت تم کو تم کے پروردگار سے، امن چڑھنے اس قول کا ضعیف قرار دیا ہے لیکن بخاری بن دونوں اقوال میں کوئی اختلاف جھگڑہ ہر ایک قول کا قس دوسرے کے قول کی تفسیر کر سکتا ہے۔ اس میں تاویل مستطیع ہو





اللہ ایاہم فاقبضہ و یجذبہ یعنی مشرق مغرب کھرب وہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں خواہی کو اپنا ہزار کھرب بھی مضمون اس آیت کریمہ میں ہے اس سے پہلے کی آیات میں تو خطاب نہ تھا لیکن اس آیت میں اللہ تعالیٰ سے خطاب کیا گیا جو نہایت لطافت و درمیدار رکھتا ہے۔ اس لئے کہ جب اللہ نے اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان کی تو کمال قرب الہی میں حاضر ہو گیا اور ہر جہاں کے حضور میں پہنچ گیا اب اس بات کو خطاب کر کے اپنی ازلت اور استغنی کا اظہار کرنے لگا اور کہنے لگا کہ یا رب ہم تو تیرے ذیل غلام ہیں اور اپنے تمام کاموں میں تیرے ہی قیام میں ہیں آیت میں اس بات کی بجائے لکھا ہے کہ اس سے پہلے کے تمام مملوں میں غرضی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی بہترین صفات پر اپنی خاطر آپ کی قسم اور بندوں کو اپنی شان نبی اللہ کے ساتھ بیان کرنے کا اور فرمایا کہ اسی لئے اسی شخص کی نذر بھیجیں جو اس سورت کو پڑھا پڑھا اور پکارت پڑھے جیسے کہ بخاری و مسند میں حضرت عبد بن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں فرماؤں اس شخص کی جو سورت فاتحہ پڑھے صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمایا ہے کہ میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے دو مہمان آدھا آدھا عطا کیا ہے اس کا آدھا میرا ہے اور آدھا میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے وہ ہے جو وہ طلب کرے۔ جب بندہ اللہ تعالیٰ جللو ذبہ تعالیٰ کے کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد بیان کی۔

عبادت کسی کی اور دوسری سے: جب کہتا ہے ﴿اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَ الْفَقْرَیْنِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری ثنا کی جب وہ کہتا ہے ﴿مَنْ یُّطَلِّقْ یَوْمَ الْقَدِیْنِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد کی بیان کی جب وہ ﴿اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَ الْفَقْرَیْنِ﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لئے وہ ہے جو اسے پکارتا آخر سورت تک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے جو کچھ سے مانگے اس کے لئے ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں ﴿یَا لَیْلَہُ تَقُوْلُ﴾ کے معنی یہ ہیں کہ اے اللہ سے وہ تمام غامض شریعی توحید مانگتے ہیں اور توحید سے دور رہتے ہیں اور تیری عبادت سے امید رکھتے ہیں تیرے سوا کسی اور کی تو ہم عبادت کریں نہ تو یہ امید رکھیں اور ﴿یَا لَیْلَہُ تَقُوْلُ﴾ کے یہ سہرا ہے کہ ہم تیری تمام احکامات پر اور اس پر تمام کاموں میں تھوڑی سے مدد مانگتے ہیں۔ لہذا حضرت اللہ علیہ فرماتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اللہ جو کہ دعائی کا محکم ہے کہ سب اسی کی غامض عبادت کر دے اور اپنے تمام کاموں میں اسی سے مدد مانگے ﴿یَا لَیْلَہُ تَقُوْلُ﴾ کے پہلے لانا اس لئے ہے کہ اصل مقصود اللہ تعالیٰ کی عبادت ہی ہے اور مدد طلب کرنا یہ عبادت کا وسیلہ اور انجام اور اس پر پہنچنے کا اور یہ بخیر ہے کہ زیادہ امید اپنی چیز کہنے لیا جاتا ہے اور اس سے کم امید دلی کو اس کے جود دیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم

اگر یہ نہ مانے کہ یہیں حق کے عین کو لانے کی جتنی ہم کہنے کی کیا ضرورت ہے اگر یہ حق کے لئے ہے تو کہنے والا تو ایک ہے اور اگر عقیدہ کے لئے ہے تو اس مقام پر یہ نہایت نامناسب ہے کہ یہیں تو سب کچھ مانگا جائے گا اور اس کا جواب یہ ہے کہ کو ایک بندہ تمام بندوں کی طرف سے خرد دہا ہے بالخصوص جبکہ وہ عبادت میں کوڑا ہوا نام جاہل اور نہیں گیا اور اپنی اور اپنے سب ممکنہ بھائیوں کی طرف سے اقرار کر رہا ہے کہ وہ اس کے بندے ہیں اور اسی کی عبادت کے لئے یہ ایک گئے ہیں اور یہ اپنی طرف سے بھائی کے لئے آگے بڑھا رہا ہے۔ بھلے نے کہا ہے کہ یہ عقیدہ کے لئے ہے گو کہ یہ عبادت عبادت میں داخل ہو ہے تو اسی کو کہا جاتا ہے کہ خوش خیر ہے اور تیری عزت دے اور ہم بہت زیادہ ہے ﴿یَا لَیْلَہُ تَقُوْلُ﴾ کہ اپنے نہیں عزت سے پاک۔ ایا اگر عبادت سے ملگ ہو تو اس وقت ہم نہ کہ گزروں لاکھوں میں ہو کہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے مانج اور اس کے دربار کے فقیر ہیں۔ بھلے کا قول ہے کہ ﴿یَا لَیْلَہُ تَقُوْلُ﴾ کہ جس پر تو مانگا اور عاجز ہے وہ ﴿یَا لَیْلَہُ تَقُوْلُ﴾ میں نہیں اس لئے کہ اس میں اپنے نفس کی بڑائی اور اپنی عبادت کی اہمیت ملتی رہتی ہے۔ حالانکہ کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عبادت اور بھیجی جا رہے دیکھی شامنت



عظیمی خاتون میں سے ہوں۔ مگر سولہ سال میں طبعاً بھی ہو چاہے کہ سائل صرف قرین اور بزرگی پہن کر کے چپ ہو جائے۔ جیسے کہ شاعر کا قول ہے کہ بچے اپنی حاکمیت کے یوں کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ تیری سرپاؤں ہماری بخشش کچھ کہانی ہے۔ ہم جانتا ہوں کہ دو روز میں تیری پاک دھوئی میں داخل ہے۔ صرف تیری پاکیزگی یہ کہ تو دنیا جیڑی ہو دشا کر، جن بچے اہل عدالت چوڑی کرنے کے لئے کہانی ہے۔ جیت کے سنی یہاں ہر دشا اور خوشی کے ہیں۔

مگر تو جانتے تھے مصلیٰ سولی ہے جیسے یہاں ہے تو سنی ﴿الھینا ولفنا لزللہ﴾ اور ﴿افعلنا﴾ یعنی ہمیں معاف فرماتے ہوں گے۔ اور یکے کے ﴿وھدینا لھینا﴾ کے معنی ہم نے سے اولوں اسے دکھائیے بھولی اور بلی دونوں کے۔ اور مگر جانتے الی کے ساتھ شہری ہوتی ہے جیسے فریاد ﴿اخذنا وھدنا الی صراط مستقیم﴾ اور فریاد ﴿اھفونھم الی صراط المستقیم﴾ کہ یہاں جانتے اور شہر اور اللہ کے معنی میں ہے۔ تو طبعاً قرآن ہے ﴿وانت لظہدی﴾ یعنی تو اہل سیدھی ہو دیکھتا ہے۔ اور مگر بہت نام کے ساتھ شہری ہوتی ہے جیسے مثنوی کا قول قرآن کریم میں ہے ﴿والھد لھ طلیٰ خذنا لھدا﴾ یعنی تھ کا شہر ہے کہ اس نے ہمیں اس کی اور کھائی مٹی تو لگتی ہے اور جانتے ﴿الطایب﴾

مرزا مستقیم کے معنی تھے۔ اور امام جعفر بن جریرؒ فرماتے ہیں مرزا سے اسے دانا اور صاف راستہ ہے جو کہیں سے نہ جانے ہو۔ عرب کی لٹ میں اور مشرقیوں کے شعر میں یہ معنی صاف مکرر پائے جاتے ہیں اور یہ ہے شعر شاعر موجود ہیں۔ مرزا کا استعمال بطور استعارہ کے قول اور فعل ہے مگر آپا ہے اور پھر اس کا وصف حقائق اور تجرہ ہیں اسے ساتھ آتا ہے۔ مستند اور ظک شعریں سے اس کی بہت سی تفسیریں مکتوب ہیں اور ان میں کھانا صاف ایک ہے اور دانت و دوسرا مکتوب کی ہر وہی ہے۔ اور یہی ہے کہ ایک طرف شاعریت میں ہے کہ مرزا مستقیم کتاب اللہ ہے۔ انہی علی حام اور انہی جر سے بھی لکھا رہت کی ہے۔ نظری قرآن کے بارے میں پہلے حدیث گزرا چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیورہ سی مکتوبوں والا کر مرزا مستقیم کی حدیث کی کتاب قرآن کریم ہے (مسند احمد ترمذی) حضرت علیؓ کا قول بھی لکھی ہے اور مرزا مستقیم کا بھی موقوف ہو چکی ہے اور شاعر ہے دانت و علم۔ حدیث سے مرزا مستقیم کی حدیث روایت ہے۔

اسی مہاس کا قول ہے کہ ہر انش علیہ السلام نے کہ کہ اسے عمر (الطی) ﴿افعلنا الصراط المستقیم﴾ کہ کہی مٹی بیکر جانتے دانت راستہ کا اہام کر اور اس دین الہی کی کھوسے جس میں کوئی کمی نہیں۔ آپ سے یہ قول بھی مروی ہے کہ اس سے مراد امام ہے۔ اسی عباس امین سموں اور بیٹ سے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی یہی تفسیر مستعمل ہے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں مرزا مستقیم سے مراد امام ہے جو ہر اسی چیز سے جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے زیادہ دست و دانا ہے۔ دین انبیاءؑ فرماتے ہیں اسی سے مراد اللہ تعالیٰ کا اور یہی ہے جس کے سوا کوئی اور دینی قبول نہیں۔ عبد الرحمن بن زید بن اسلم کا قول ہے کہ مرزا مستقیم وہ امام ہے۔

مسند احمد کی ایک حدیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مثال یہاں کی مرزا مستقیم کی کہ اس کے دونوں طرف دو درہم ہیں جن میں بھی کسی کیلک کئے جاتے اور اسے ہیں اور ان درہم پر پورے ٹکڑے ہیں۔ مرزا مستقیم کے دروازے پر ایک پکارنے والا مقرر ہے جو کہتا ہے کہ اسے جو کوا غریب کے سپاہی سپرد کر دو پر پلے جانے کی نہ بھی تو مرزا مستقیم کی رہی پر نہ جانا ایک پکارنے والا اس سے کہتا ہے کہ لاپ ہے۔ جب کوئی شخص اس دروازہ میں سے کسی کو کوٹ چاہتا ہے تو کہتا ہے کہ خبردار اسے نہ کوٹو ورنہ کو کوا قاتل کر لوگ جائے گا اور مرزا مستقیم سے کہتا جاتے ہیں کہ مرزا مستقیم تو اسلام ہے اور دوا پر اللہ کی مدد میں ہیں جو کھلے ہوئے دروازے اللہ تعالیٰ کی قسم کہ وہی چیزیں ہیں۔ اور اس سے پر پکارنے والا قرآن کریم ہے اور روایت کے اور

سے پکارنے والا وہ نکلا ہے جو چاہیو۔ کے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخیر احاطہ کے ہوئے ہیں یہ حدیث میں اہل فہم اہل برہان  
نزدیکی اور قربانی میں بھی ہے اور انکی بات دامن سمجھ ہے ناخدا صم۔

جامد فرماتے ہیں اس سے مراد حق ہے۔ ان کا یہ قول سب سے زیادہ مقبول ہے اور میں سب اقوال میں کوئی مخالفت نہیں۔ اب  
العالیہ فرماتے ہیں اس سے مراد نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے دونوں خلفاء ہیں ابوالعالیہ اس قول کی تفسیر میں اور  
تفسیر کرتے ہیں۔ دراصل یہ سب اقوال صحیح ہیں اور ایک دوسرے کی تفسیر کرتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ اور آپ کے دونوں خلفاء موصوفہ و مرقوفہ کا چہرہ اربعی کا تالی ہے اور اربعی کا تالی اسلام کا دہ قرین کا مصلح  
ہے اور قرآن اللہ کی کتاب اس کی طرف کی مضبوطی اور اس کی سید مکرر ہے۔ بلکہ صراط مستقیم کی تفسیر میں یہ تمام اقوال صحیح ہیں اور  
ایک دوسرے کی تفسیر کرتے ہیں بالکل طبع۔

حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں صراط مستقیم وہ ہے جس پر ہمیں۔ مومن اللہ ﷺ نے چھوڑا۔ ابوالہام جعفر ان کے یہ کافضہ ہے  
کہ میرے نزدیک اس آیت کی سب سے بھاری تفسیر یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم تو نبی دے جائیں انہی نبی جو کی ہدایت حقانی کی  
مرضی کی چیز ہو اور جس پر سچے کی وجہ سے وہ بخلانی اپنے بندوں سے راضی ہو اور وہ ان پر انعام کیا کہ صراط مستقیم ہی ہے اس لئے کہ  
جو شخص اس چیز کی توفیق دیا گیا اس کی توفیق اللہ کے نیک بندوں کو تھی جن پر اللہ تعالیٰ کا خاصہ رحمت اور احسان ہوئی ﷺ اور موصوفہ مکرر شہید  
اور صراطِ نیک جسے وہ اسلام کی اور رسولوں کی تفسیر میں اور کتاب اللہ کو مضبوطی قائم رکھنے کی اور اللہ تعالیٰ کے حکام کو چلانے کی اور اس  
کے مصلح کے ہونے کا واسطہ سے رک جائے کی اور نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے چار۔ ان غلبوں اور تمام نیک بندوں کی روحانی توفیق یا ہم  
توفیق صراط مستقیم ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ مومن کو قرآن تعالیٰ کی طرف سے ہدایت حاصل ہو چکی ہے بلکہ انہوں نے غیر نزدیکی حاجت دہنے کی کہ  
ضرورت نہ تو ان کا جواب یہ ہے کہ ہر انسان سے ہدایت پر اجابت تھی اور رسول اور نبی کی اور اللہ کے لئے طلب ہے اس کے بندہ وہ  
ساعت اور ہر حالت میں اللہ جل جلالہ تعالیٰ کا حق ہے اور خود اپنی جان کے نفع نقصان کا فکر نہیں بلکہ ان راست اپنے اللہ تعالیٰ کی طرف  
مکمل ہے اس لئے اللہ نے اسے سکھایا کہ جو وقت اللہ تعالیٰ سے ہدایت طلب کرے وہ اجابت تھی اور توفیق پر ہدایت ہے۔ اچھا اور نیک  
بخت انسان وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے رسول کا ہنگامہ کی مالے اور اللہ تعالیٰ پر پکھنے والے کی پکھ کے قبول کرنے کا کفیل ہے بالخصوص یہ قرآن  
مکمل اور اس کی طرف اپنی حاجت دن رات پیش کرنے والے کی ہر پکھ کو قبول کرنے کا ہوش میں ہے اور جو قرآن کو کلمہ میں ہے  
﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ بَأْتِلَالُ الْآيَاتِ الَّتِي لَا يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ دُونَ أَنْ يَرْفَعَ رُوحَكُمْ أَوْ يَكُونُ لِآيَاتِهِ حَرْفٌ مِمَّنْ يَنْقُلُ الْآيَاتِ﴾  
طرف ہوں فرمائی اور جو کہ میں اس سے پہلے یاد ہو چکی سب پر ایمان رکھو۔

اس آیت میں ایمان والوں کو ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے جیسے یہاں ہدایت ایمان کو ہدایت کی طلب کا حکم دیا۔ اور  
دونوں جگہ ہدایت تھی اور اس میں وہ لایہ اللہ کی پہنچی کرنا جو جس شخص کے حاصل کرنے میں مدد پہنچا کر کہ نہ پہ پہ امر اخصی اور  
ہو بھی نہیں سکتا کہ یہ حاصل شدہ چیز کا حاصل کرے اور وہ اس طرح اور دیکھئے اللہ رب العزت نے اپنے نیک بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ  
کہیں ﴿وَمَا تَنْفَعُ الْفُلُوكَ مِنْ شَيْءٍ لَّا يَخْلِفُ عَنْهُ الْغُلَامُ﴾ ﴿وَمَا تَنْفَعُ الْفُلُوكَ مِنْ شَيْءٍ لَّا يَخْلِفُ عَنْهُ الْغُلَامُ﴾ ﴿وَمَا تَنْفَعُ الْفُلُوكَ مِنْ شَيْءٍ لَّا يَخْلِفُ عَنْهُ الْغُلَامُ﴾  
ہدایت کے بعد نیز جانے کہ اور ہمیں اپنے پاس کی رحمت طاعت اور تقویٰ پر ہدایت دیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ  
اہل کفر صدیق شریک تیری رکت میں سرور و نجات کے بعد اس آیت کو پڑھیں گے یہ پڑھ کر لے رہے ہیں ﴿إِنَّمَا لِلطَّيِّبِينَ الْغُلَامُ﴾



حضرت عمر بن خطابؓ سے ﴿عَنْهُ الْمُغْضُوبُ عَلَيْهِمْ وَهُمْ الضَّالِّينَ﴾ کے پڑھنا کی سنت ہے۔ مروی ہے۔ اور اسی قرآن  
حضرت علی بن کعبؓ سے بھی روایت ہے۔ اور یہ قول ہے اس پر کہ ان بزرگوں سے یہ امور خیر صادر ہوں تو جہاد قول کی تائید ہو۔  
کہ ناکمل کی تائید کے لئے لایا گیا ہے تاکہ یہ وہم نہ ہو کہ ﴿وَالْمَغْضُوبُ عَلَيْهِمْ﴾ کے یہ لفظ ہے اور اس لئے بھی کہ دونوں راہوں کا  
فرق معلوم ہو جائے تاکہ جو شخص ان دونوں میں سے چارہ ہے۔ انرا ایمان کا فوطینہ ہو کہ حق کا علم بھی ہو اور حق پر عمل بھی ہو۔  
یہودیوں کے پاس علم نہیں اور نصاریٰ کے پاس عمل نہیں۔ اسی لئے کہ باوجود عمل کے طرک کچھ زیادہ ہے غضب کا۔ گو ایک چیز کا قصہ تو  
کرتے ہیں لیکن اس کے بھی راستہ کو نہیں پا سکتے اس لئے کہ ان کا طریقہ کار غلط ہے اور اجر حق سے بچے ہوئے ہیں۔ اس تو غضب اور  
کمرایان دونوں میں ان کے حصہ میں ہے جس یہودی غضب کے حصہ میں خوش قرار ہیں۔ جبکہ قرآن کریم میں ہے ﴿وَمِنْ لَّدُنْهُ  
الْأَلْهَ وَغُصْبٌ عَلَيْهِمْ﴾ اور لعلی علامت میں ہے کہ میں قرآن الہی ہے ﴿وَلَوْ خَلَلْنَا أَرْضَنَا فَخَلَّهَا خُلُقُوهَا فَسُودَتْ﴾  
مشتبہ ہے۔ مگر یہ پہلے ہی سے گمراہ ہیں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کر بھی چکے ہیں اور سو گمراہے بھگتے ہوئے ہیں۔ اس کی تائید بھی  
بہت سی روایتیں اور روایات پیش کی جا سکتی ہیں۔

مسند احمد میں ہے حضرت ہدی بن عامرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے نظرنے میری برائیوں اور بدنامیوں کو گزرتی  
کر کے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں خوش آیا تو میری برائیوں کو لگا کر میری خبر گیری کرنے لگا۔ اور ہے اور میں عرض کیا وہ میری  
جو کسی خدمت سے لائق نہیں آپ کو پرامن دیکھ رہا ہے۔ اہل بیت علیہ السلام نے فرمایا کہ آپؐ نے بھی اعلان کر کے گا۔ حضورؐ نے دریافت کیا  
کہ میری خبر لینے والا کون ہے؟ اس نے کہا ہدی بن عامر۔ آپؐ نے فرمایا وہی رسولؐ ہے بھائی! پھر آپؐ نے اسے  
اتار لایا۔ جب لوگ کر آپؐ اسے تو آپؐ کے ساتھ ایک شخص تھے۔ اور مالک بن حضرت علیؓ تھے۔ انہوں نے فرمایا ان سے ساری  
بھگت میری برائیوں نے آپؐ سے درخواست کی جو حضورؐ کو ملی اور ساری حق کی اور میری سے آزاد ہو کر میرے پاس آئیں اور کہیں  
تکسیر کہ حضورؐ کی خدمت سے تو میرے باپ جاننے کی حالت کو بھی یاد کر رہا ہے آپؐ کے پاس جو آجاء و خال پانچواں نہیں جاتا۔ وہ سن  
کر میں بھی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ چھوٹے بچے اور جو سہا ہوتے ہیں آپؐ کی خدمت میں آتی جاتی ہیں اور  
آپؐ ان سے بھی بہ نکستی کے ساتھ کالتے چالتے ہیں اس بات نے مجھے تعجب دلایا کہ بغیر انگری کی طرف پانچواں اور اجابت کے  
طلب کرنے والے نہیں۔ آپ ﷺ نے مجھے دیکھا کہ فرمایا ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ کہنے سے کہیں مجھے جو؟ کیا نہ کہ سواہ کوئی  
عبادت کے کا حق ہے؟ ﴿وَاللَّهُ أَكْبَرُ﴾ کہنے سے کہیں نہ سوزتے ہو؟ کیا اللہ عزوجل سے بھی بڑا کوئی ہے؟ مجھ پر ان کلمات نے اور  
آپ ﷺ کی سلامتی کو بے تعلقی نے ایسا ڈرایا کہ میں فوراً کچھ کر مسلمان ہو گیا۔ میں سے آپ ﷺ بہت خوش ہوئے اور فرماتے  
تھے ﴿مُغْضُوبٌ عَلَيْهِمْ﴾ سے مراد یہ ہیں اور ﴿ضَّالِّينَ﴾ سے مراد یہ ہیں۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت ہدیؓ کے  
رسول پر حضور ﷺ نے یہ تعبیر فرمائی تھی۔ اس حدیث کی بہت سی سندیں ہیں اور تفصیل الفاظ سے مروی ہے۔ جو تین سے ایک  
شخص نے دینی اقراری میں حضور ﷺ سے کی۔ سوال کیا آپ ﷺ نے جواب میں کیا فرمایا۔ بعض روایات میں اس کا یہ جواب ہے کہ وہ  
ہے واللہ اعلم۔

اسناد مروی میں ابو ہریرہؓ سے بھی ملتی۔ روایت ہے حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت ابن مسعودؓ اور بہت سے صحابہ سے بھی  
یہ تعبیر منقول ہے۔ روایت ابن عباسؓ عبداللہ بن عباسؓ سے ہے کہ وہ بھی فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے فرماتے ہیں سہرین  
میں انباء سے میں اختلاف ہی شکہ ان انباء کی ان تعبیر کیا۔ لیکن ایک تو روایت ہے کہ پہلے قرآنی دوسری سورت کی دو آیت  
جس میں جنی اسرائیل کو خطاب کر کے کہا گیا ہے ﴿مُغْضُوبٌ عَلَيْكَ وَذُنُوبُهُ كَثُورٌ﴾ اس آیت میں ہے کہ وہ پر غضب ہے غضب کامل ہو اور

[illegible]

— 12 —

خاص اور خاص فرق: خدا اور غلے کی قرأت میں بہت باریک فرق ہے اور یہ فرق ہر ایک کے بس میں نہیں۔ اہل علم کے کہنا سمجھنا بہت ہے کہ یہ فرق معاف ہے۔ خدا کا کج طرح قویہ ہے کہ زبان کے عمل کے بارہا اس کے پاس کی دماغ میں اور غلے کا کج طرح زبان کا یہ فرق اور سمجھنے والے اور پکے کے کلمہ اور سہ ہے کہ یہ دونوں فرق مجبوراً اور خود اور مطلب ہیں۔ میں اس فرق کو سنتے اور لوں میں تیز کرنا مشکل ہو اسے معاف ہے کہ خدا کو غلے کی طرح پڑھ لے۔ کہ یہ میں ہے کہ خدا کو سب سے زیادہ سمجھنے والے ہیں اور اس لیے یہ حدیث بالکل بے اصل اور لاف ہے۔

[illegible]

میں ہر ایک کلمہ پر بھی غور کیجئے کہ انتہا میں اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے کئی اور فضیلتیں ہیں کہ انہما دو غلبہ کی انتہا نہیں  
 کی۔ یہاں غلبہ ظاہر کر دیا ہے کہ غلبہ ظاہر علیہم ہے کہ انہما میں سے ہر ایک کا غلبہ ظاہر علیہم ہے۔ اور اصل غلبہ  
 ظاہر اللہ تعالیٰ ہی ہے جسے ہر ایک کے لیے ہے کہ غلبہ ظاہر علیہم ہے اور اس طرح صداقت کی انتہا بھی ان کی طرف سے کئی جو کلمہ ہیں۔  
 ملائکہ اور جبر ہے کہ غلبہ ظاہر علیہم ظاہر ہے کہ انہما میں سے ہر ایک کا غلبہ ظاہر علیہم ہے اور اس طرح صداقت کی انتہا بھی ان کی طرف سے کئی جو کلمہ ہیں۔  
 مگر وہ کہتے ہیں کہ انہما میں سے ہر ایک کا غلبہ ظاہر علیہم ہے اور اس طرح صداقت کی انتہا بھی ان کی طرف سے کئی جو کلمہ ہیں۔

نہیں اور تو ان سرگئی میں کیے گئے ہیں۔ اسی طرح اور بھی آیات ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے گرد گھومتے ہیں اور صرف اللہ ہی ان کے ہنگامہ دہانی میں ہے۔

قرآن فرماتا ہے کہ اللہ جل جلالہ کی شان کا بیان کیا جائے کہ اللہ کے لئے خواہ مخواہ ہیں اور خواہ مخواہ کرتے ہیں یہ جملہ ہے۔ مریض اور صاف صاف آیات ہیں کہ وہ کسی کو جو وہیں نہیں بلکہ باطن پرست فرعون کا بھی تابع ہے کہ سراج کو چھوڑ کر قتل کرنے کے پیچھے آگئے ہیں۔ منجھوٹ میں ہے کہ جب تم ان کو گواہ کیجو جو کتاب آیات کے پیچھے گئے ہیں تو کہو کہ ان کو ان اللہ تعالیٰ نے دیا ہے تم ان کو چھوڑ دو حضور ﷺ کا اندھا بن فرمیں میں اس آیت مبارکہ کی طرف ہے ﴿لَقَدْ عَلِمْتُمْ لِيَوْمَئِذٍ أَنَّهُ مُطْعَمٌ بَلَدٌ كَثِيرٌ مِّنْ دُونِ مَدْيَنَ﴾ جس کی آیت میں بھی ہے کہ پیچھے گئے ہیں تم ان کو چھوڑ دے کہ ان کے لئے ہے قرآن کریم میں بھی دیکھو کہ ان کو ان ہی قرآن کریم کی وجہ سے اہل بیت و اہل بیت میں فرق کرنے کے لئے آیا ہے۔ اس میں تا قیام و احوال تک نہیں۔ تو یہ ختم امیر اللہ کا جہول کر دے۔

## فصل ۱۰

آئین کی فضیلت: سربراہان کو فخر کے آئین کو مستحب ہے۔ آئین مثل یا میں کے ہے۔ اور آئین بھی کہا جاتا ہے اور اس کے معنی ہیں کہ اسے اللہ تعالیٰ نے فخر کے سبب ہونے کی دلیل اور حدیث ہے جو سند جو ہوا وہ اور توفیق میں دیکھیں بن عمر سے مروی ہے کہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ ﷺ ﴿مَنْ شَاءَ أَنْ يَكُنْ مِثْلَ آئِينَ﴾ کہہ کر آئین کہتے تھے امام ترمذی اس حدیث کو حسن کہتے ہیں۔ حضرت علیؓ حضرت ابی سہلؓ حضرت ابو بکرؓ وغیرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی آئین جیسی صف دانے لوگ جو آپ ﷺ کے قریب ہوتے سن پتے۔ ہوا وہ اور ان میں ہوا میں یہ حدیث ہے۔ ان ماج میں یہ بھی ہے کہ میں کی تو اسے سمجھ گویا معنی تھی۔ اور نقل میں بھی یہ حدیث ہے اور دار قطنی است کہ بتاتے ہیں حضرت ہاشم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کہتے تھے مجھ سے پیسے آئین نہ کیا کیجئے (اور اللہ) میں ابھری اور حضرت صدیقؓ سے آئین کہنا مروا ہے پیسے کہ ﴿أَمْسِكِ الثَّيْلَ الْغَرَامَ﴾ آؤں کرنا میں ہے۔

دارے اصحاب وغیرہ کہتے ہیں جو تہذیبوں سے بھی آئین کہا جاتا ہے۔ اہل تہذیب میں ہوا اس پر تاکید زیادہ ہے۔ تہذیبی فوجا کمال ہو خود بخود تہذیبی ہو خود امام ہو ہر حالت میں آئین کیے۔ فارسی، مسلم میں حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام آئین کے فرمیں آئین کو جس کی آئین فرشتوں کی آئین سے مل جاتے ان کے تمام اگلے کوا صاف ہو جاتے ہیں۔ مسلم میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی غلامی میں آئین بنانا اور فرشتے آسمان میں آئین کہتے ہیں اور ایک کی آئین دوسرے کی آئین سے سوجھتا کہ وہ جاتی ہے تو اس کے تمام اگلے کوا صاف ہو جاتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اس کی آئین کا ہر فرشتوں کی آئین ہو کہ ایک ہی ہو جائے۔ سوجھتا کہ مراد انبیا میں مواضع ہر جگہ ہوا نظام میں۔ صحیح مسلم میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ جب امام ﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا﴾ کہتے تھے کہ آئین کو نہ توفیق توفیق فرماتے ہیں۔

ابن عباسؓ نے حضور ﷺ سے دریافت کیا آئین کے کیا معنی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ توفیق توفیق فرماتے ہیں اس نے آئین کہا جس کا معنی ہے اسی طرح ہوا توفیق کہتے ہیں اس کے معنی ہیں کہ توفیق توفیق فرماتے ہیں اس نے آئین کہا۔ اللہ تعالیٰ دعا فرماتے فرماتے ہیں۔ ہوا کہ حضرت صدیقؓ فرماتے ہیں کہ آئین اللہ تعالیٰ کے اسم میں سے ہے۔











ہو گا ان کی منہ متفتح ہے۔ ہونہ مسلم تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سورتوں کو ایک رخت میں بڑھا۔  
 سات بڑی سورتوں کی فضیلت۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میں سات لمبی سورتوں کو قورت کی سہری کہا ہوں اور انھیں  
 کی جگہ محمد کو اور ساتیات الی سورتوں کی پڑ اور زبور کے تمام مقام میں اس سے کم آیات ان سورتوں میں آگیا ہوں اور پھر مجھے نصیحت  
 میں خاص سورۃ فاتحہ کے کہ آخر تک کی سورتوں میں ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس کے کتبہ الی سبعون اہم فیہ میں کما کام  
 ہے۔ اور حدیثی کے اسے دوسری سند سے بھی وارد کی ہے۔ اللہ ہم ایک اور حدیث میں ہے جو فقہی ان سات سورتوں کو حاصل کر  
 لے۔ حدیث میں مذکور ہے کہ یہ روایت بھی غریب ہے سند احمد میں بھی یہ روایت ہے ایک مہاجر حضور ﷺ نے ایک انصاری صحابہ اور ان کا مہاجر  
 انھیں بیان نہیں سورۃ بقرہ اور اسی ہاگ ان میں سب سے پہلی عمر کے تھے۔ حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں انھیں سات مسافرت  
 انھیں میں کہ کہیں میں بھی فرماتے ہیں کہ ان سے ہر دو میں سات سورۃ بقرہ اور اسی قرآن سورۃ نساء اور سورۃ مائدہ اور سورۃ  
 اعراف اور سورۃ نساء حضرت جابرؓ انھیں میں بھی انھیں ہاگ ان میں اسی انھیں ان حدیث دوری سے بھی میں معلوم ہے۔  
**فصل:** مقام نزول اور مزید معلومات۔ سورۃ بقرہ ماری کی سورتی حدیث سورۃ میں مذکور ہوتی ہے اور قرآن شریف  
 میں پڑ سورۃ میں ذیل ہر میں سے ایک یہ بھی ہے البتہ اس کی ایک آیت ﴿وَأَطِيعُوا أَمْرًا مَعْلُومًا فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ﴾ اس سب سے  
 آخر میں پڑی ہوتی ہے۔ یعنی قرآن کریم میں سب سے آخری آیت مذکور ہوئی۔ انھیں ہے کہ ذیل سورۃ میں پڑی ہو گئی ہے اسی  
 میں سے اور اسی طرح سورۃ کی آیت بھی سب سے آخر میں پڑی ہوئی ہیں۔ حضرت خالد بن ولیدؓ ان سورۃ بقرہ کا قسط  
 تقریباً یعنی قرآن کا پندرہواں حصہ ہے کہ اس میں ایک جزیرہ نہیں ہیں اور ایک جزیرہ احکام ہیں اور ایک جزیرہ  
 کاموں سے نصرت ہے۔ اس کی آیت اور سورۃ میں اس کے کلمات چوبیس ہیں اس کے حرف ساٹھے ہیں چوبیس جزیرہ  
 ہیں اور ہر جزیرہ میں یہ سورت مکی ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ اور بہت سے ائمہ و  
 مفسرین سے بھی خلاف کیا کر دیتی ہے۔ ان میں ہر دو میں ایک حدیث میں ہے کہ سورۃ بقرہ اور اسی قرآن سورۃ شفاء اور سورۃ کہ کہ  
 سورۃ میں کہ کہ سورۃ میں پڑا کر ہے اور سورۃ میں اس میں قرآن کا بیان ہے اور اسی طرح قرآن کی تمام سورتوں کا بیان کر دے  
 میں یہ حدیث غریب ہے بلکہ اس کا قرآن رسول جو ہر کسی کا بیان اس کے وادی میں ان میں سورۃ خراف میں ضعیف ہیں ان کی روایت  
 سے منہ نہیں لی جاتی۔ اس کے خلاف بخاری و مسلم میں حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے بھی وادی سے شیطان  
 پر نگر مچھنے۔ بہت ان میں ان کی بھی جب ہمارا بھی انہی طرف اور قرآن الہی جگہ سے نگر مچھنے تھے رسول اللہ ﷺ نے میں یہ سورۃ  
 بقرہ اور اسی ہے۔ اس حدیث سے صاف ثابت ہو گئی کہ سورۃ بقرہ وغیرہ کہنا جائز ہے۔ لیکن مزید سننے میں ضروری ہے کہ یہ حدیث  
 آنحضرت ﷺ نے اپنے اصحاب میں کما سستی بھی ہاگ انھیں ﴿یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ سورۃ البقرہ ﴿کہ نہ پکارا نہ نہایت میں نہ سے  
 دن کا کہ یہ سب فقرہ کے تمام فقرہ میں سے حضور ﷺ سے خبر سے حضرت عباسؓ نے سے روایت اور ابی جعفرؓ سے روایت اور رضوان  
 کر کے اور ان سے سورۃ بقرہ اور اسی نہ پکارا تھا کہ ان میں غوثی اور زبیری پڑا۔ چنانچہ اس آواز سے نہ تو ہی صحابہ۔ رضوان علیہم السلام  
 انھیں ہر طرف سے منع ہو گئے۔ میرے میں نے نہایت کما ہر دو میں کیا تھا اس کے ساتھ میں نے اس کے ساتھ بھی یہ قید عذر کی وجہ  
 استیذان نے پڑی کہ پکارا نہ نہایت میں نے نہایت کما ہر دو میں کیا تھا اس کے ساتھ میں نے اس کے ساتھ بھی یہ قید عذر کی وجہ  
 پکارا۔ اور اس آواز پر سب کے سب منع ہو گئے اور ہم کہ نہایت میں نے نہایت کما ہر دو میں کیا تھا اس کے ساتھ میں نے اس کے ساتھ بھی یہ قید عذر کی وجہ  
 اپنے رسول ﷺ کے تمام صحابہ و رضوان اللہ علیہم اجمعین سے قرآن ہو۔



خوف ہو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ سورتوں کے نام بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نام بھی ہیں اور سورتوں کے شروع کے الفاظ بھی ہیں اور ان میں سے ہر حرف سے اللہ تعالیٰ کے ایک ایک نام کی طرف اشارہ بھی ہو اور انکی معنوں کی طرف بھی اور بات وغیرہ کی طرف بھی۔ ایک ایک فقرہ کی کو معانی میں آتا ہے جیسے لفظ ﴿وَاللَّهُ﴾ کہ ان کے ایک معنی ہیں وہی جیسے قرآن میں ہے ﴿وَاللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَاطِئَ لَهُ﴾ اسلئے یہی ہم نے اپنے باب ادا میں لیں پہلا۔ دوسرے معنی ہیں اللہ کا لاف گزاردنا جیسے ﴿فَلْيَاذِہِاں بَیْرَہِیْمَ کَلَامَہِ﴾ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے مطلع اور فرماؤ اور ادا اور قللیں نہ کہے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔ تیسرے معنی ہیں جماعت جیسے ﴿فَرِیْضًا وَجُنُودًا غَلِیْبًا﴾ اسلئے بھی ایک جماعت کو اس کوئی پرانی بات سے ہوئے ہیں اور یہ بات ہے جو لفظ بضا فی غلبۃ ﴿وَسُوْرًا﴾ یعنی ہم نے یہ جماعت میں رسول بھیجا۔ پورے معانی ہیں بات اور وہی قرآن ہے ﴿وَاللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَاطِئَ لَهُ﴾ یعنی ایک بات کے بعد سے یاد آئے۔ جس میں طرح طرح کی بات کے کو معانی ہوئے اسی طرح ممکن ہے کہ ان حرف خطبات کے بھی کو معانی ہوں۔

امام ابن جریرؒ کے اس فرمان پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو تفسیر کی ہے اس کا مطلب تو یہ ہے کہ یہ ایک فقرہ ایک ساتھ ایک ہی جگہ اس سب معانی میں ہے اور لفظ امت وغیرہ جو کئی کو معنی میں آتے ہیں جنہیں اصطلاح میں حقاہ مشرک کہتے ہیں ان کے معنی ہر جگہ جدا جدا اور متعدد ہوتے ہیں۔ لیکن ہر جگہ ایک ہی معنی ہوتے ہیں جو قدرت کے قریب سے معلوم ہو جاتے ہیں ایک ہی جگہ سب کے سب معنی مل کر آتے ہیں جو سب پر ایک جگہ محمول کرنے کے مسئلہ میں علماء اصول کا جدا اختلاف ہے اور ہمارے تفسیری موضوع سے اس کا بیان خارج ہے واللہ اعلم۔

دوسرے یہ کہ امت وغیرہ الفاظ کے جو معانی ہیں وہ بہت حد تک ہیں اور یہ الفاظ ایسے جتنے تھے۔ اور یہی الفاظ عام اور نشست الفاظ سے ایک معنی ملکتے جتے جاتے ہیں جن میں ایک حرف کی دولت ایک ایسے نام پر ممکن ہے کہ ۱۸۸۰۔ ایسے نام پر بھی دولت کہ ۱۸۸۰ اور ایک اگر دوسرے پر کوئی غلبہ نہ ہو تو قدر دانے سے ضمیر دینے سے نہ منع کے انہوں سے ہر حرف اعتبار سے تو انکی بات معنی طور پر نہیں بھی جاسکتی بلکہ اس متحمل ہو تو در بات ہے لیکن یہاں تو اختلاف ہے کہ اولیٰ تکبیر اس کے یہ فیہ قول غور ہے۔ اب بعض اشعار عرب کے جو اس بات کی دلیل میں پیش کئے جاتے ہیں کہ اگر کوئی ان کرنے کے لئے نہ سمجھتا ہو تو وہ حرف اول اس سے ہیں یہ ایک ہے لیکن میں شعر ان میں خود جہالت الکی ہوتی ہے جو اس حرف کی ہے۔ ایک حرف تہ ہوتے ہی یہ واقعہ کہو آجاتا ہے لیکن یہاں بھی شک نہ آئے۔

قرطبیؒ کہتے ہیں ایک حدیث میں ہے کہ جو مسلمان کے قتل پر آدمی گواہی دے گا اسے عذاب ہوگا کہ وہ کہے کہ ﴿وَاللَّهُ﴾ پورا کہے جگہ حرف لفظ کہے۔

لہذا کہتے ہیں کہ سورتوں کے شروع میں جو یہ حرف ہیں مطلقاً ﴿ہٰذَا اَتَمُّ عِلْمٍ﴾ وغیرہ سب حرف ہوتے ہیں۔ بعض عربیوں کہتے ہیں کہ یہ حرف ملک جو ان میں ہیں ان میں سے چند ذکر کر کے اپنی کو پہچان دیتا ہے جیسے کوئی کہے کہ یہ میرا بہت سے نکلتا ہے تو مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ تمام ان میں حرف نکلتے ہیں لیکن ابتدا کے چند حرف ذکر کر کے اپنی کو پہچان دیتا۔ سورتوں کے شروع میں اس طرح کی کئی چند حرف آئے ہیں۔ ﴿الْاٰمِصْرَ﴾ اور ﴿وَالْاٰمِصْرَ﴾ اور یہ سب کو اگر غالیہ جائے تو یہ حدیث بنتی ہے۔ ﴿وَاللَّهُ خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ لِّدَعْوٰیہِ﴾ لہذا سے جو حرف چودہ ہیں اور ہر حرف حرف جو کچھ ملتا ہے ان کے لئے یہ پورے تو مے ہوئے۔ جو حرف بیان کیے گئے یہ ان حرف سے جو نہیں لائے تھے وہ وہ غنیمت والے ہیں اور یہ منافع تعریف ہے۔ ایک حکمت اس میں یہ بھی ہے کہ جتنی قسم کے حرف تھے واقعی زمین باہتمام انکسرت کے ان میں آئیں۔ یعنی سورہہ انجیل وغیرہ جہاں اللہ اہر چیز میں اس مالک کی حکمت نظر آتی ہے۔ یہ بھی بات ہے کہ اللہ کا کلام جو سورہہ پیکار اور ہے معنی الفاظ سے پاک

















یعنی کہ وہ بڑے خیالی سے روشنی ہے۔ لیکن میں کا احاطے میں کسی جو ماضی زور و محنت اور زیادہ مشہور ہے والدہ المہم۔ اللہ کو کہی بحث لکھنا ہوا اور تمک آئے گی۔

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْآخِرَةُ لَهُمْ يُؤْمِنُونَ ۚ

اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں، ان پر جو تعزیری طرف کار آئیگا، ان پر جو تعزیر سے پہلے انکار و انکار، آخرت پر بھی یقین رکھنے ہیں۔

[illegible]

سردی نے ان اہل ایمان کو "سود اور بعض دیگر مہر پر رضوان اور بیہوشی میں غفلت کی وجہ سے نور ان پر" نے بھی ایسی کوڑھ کر کے اور اس کی عہدہ میں یہ "تے اے ہیں" وَاِنْ مِنْ اَعْمَالِ الْكَافِرِ لَنْ يُوَفَّوْا بِهَا شَيْءًا اَرْغَبُ مِنْ هٰذَا جہاں ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان دیتی ہو مگر ان سے پہلے تمہاری طرف جہنم کی تھی اور اس دنی پر ان کی طرف تھی ایمان مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہتے ہیں اور قیاد اور شاہ ہے ﴿فَالْحَقُّ يَحْكُمُ الْكَافِرَ مِنْ اَعْمَالِ﴾ کہ ان کی چیزیں جنہیں اس سے پہلے کتاب دہی تھی وہ اس کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں اور جہنم پر ایمان فرما کر ان کو مہر پر ایمان مانتے اور اس سے پہلے ایمان رکھنے والے کی طرف سے حق جہاں ہم تو اس سے پہلے ہی مسلمان تھے انھیں ان کے مہر پر ایمان مانتے کے بدلے بھلائی کرنے اور دھندلے مہر خدائی کرنے کی وجہ سے ایمان اور ملے گا۔

بھاری و سہم میں ہے۔ حول منہ مٹا کر فرماتے ہیں جن شخصوں کو دوسرا اور ملے گا۔ ایک ہل کر پتہ نہی پر ایمان نہی اور  
 بھجے بھی ایمان نہیں۔ دوسرا حکام جو اسے حقانی کا حق ہمارے اور اپنے ملک کا بھی۔ تیسرا وہ شخص جو اپنے لوگوں کو ایمان کا سکہ ملے  
 مگر اسے قہراً کرتے اس سے جان کرے۔ اس چیز کے اس فرق کی وجہ سے اس سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ اس صورت کے شروع  
 میں مسلمانوں اور کافروں کا یہ نہ تھا کہ جس عربی کفار کی یہ تہمتیں کہ کافر اور منافق اس طرح مسلمانوں کی بھی وہ تہمتیں کہیں عربی  
 مسلمانوں اور کفار کی مسلمانوں میں بہت زیادہ ظاہر ہے کہ کافروں کا یہ قول ٹھیک ہے کہ مسلمانوں کی چٹکی چار بات مسلمانوں کے اصرار کے  
 بارے میں ہیں۔ اور ان کے بعد کی یہ باتیں منافقوں کے حق میں ہیں عربی جو ان کی حقانی کو بغیر کتب ہر انسانوں میں سے ہر جنات  
 میں سے اس لئے کہ ان میں سے زیادہ دوسرے کو اسلام اور شرط ہے ایک نئے دوسرے کے ٹھیک ہو سکتا۔

فیصل آباد، قائد کا قہر، محکمہ تعلیم، جب تک کہ سوال اٹھ جائے گا، سبھی اچھے اور بڑے لوگ اس میں حصہ لیں گے۔

تینوں غیر مکمل نہیں کئے گئے تھیں اس سے ایمان اور اس کا فہم اس سے بڑھ جائیگا اللہ تعالیٰ استغفر اللہ عنہما بالذکر و ذنوبہما والیہما کہ ان کے کتب و تصانیف میں ان دو اہل بدعت پر اور اس کے رسول پر اور قرآن پر اور نبی پر قرآن ہے الیہ اور جو کتابیں ان سے پہلے لکھی ہیں ان پر ایمان نہ اور مکمل نہیں ہے ولا تعادلوا الفضل الکتاب و ان کی اپنی اس کتاب سے بٹھائے گئے ہیں ہر طرح اختیار کرنا نہ کہ کسی کو ہم ایمان نہ ہیں اس پر جو وہی طرف لڑائی کو محبوب ہو یہ تہذیب طرف ان کا پیچھا ہے۔ اور جو اور شرع ہے الیہ کتاب اور ہم نے ان سے اس پر ایمان نہ آیا ہے الیہ اس کو بھی نہ مانے اسے جو تمہارے پاس ہے۔ اور جو کہ قرآن الیہ کتاب فہم اس کی چیز پر نہیں جواب دہ کہ اگر اسے نہ لکھیں گے جو جو خبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اس کی جانب سے خدا کا پیچھا ہے فہم نے نہ دیکھا۔ ایک اور فہم ایمان رسول کی طرف سے خبر دیتے ہوئے قرآن ہے۔ الیہ قرآن الیہ اس الرسول ہذا فہم انہما الیہ الیہ رسول ایمان لانے اس پر جو ان کی طرف ان کے رسول کی طرف سے ہمارے۔ اور قرآن ایمان والے ان کے بھی ہر ایک ایمان لانے ایمان ایمان کے قریشیوں پر اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور رسولوں پر اور رسولوں میں اس کی اور جو ان کی نہیں کرتے۔ اس طرف نہ خود ہو جائے کہ جو کوئی اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے ہیں اور۔ رسولوں میں سے تو میں تو ان کی نہیں کرتے۔ اس مضمون کی اور۔ بھی بہت سی آیات ہیں جن میں تمام ایمان و رسول کو اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام رسولوں پر اور سب کتابوں و ایمان لانے کا ذکر کیا ہے۔

یہ وہ بات ہے کہ اہل کتاب نے ایمانداروں میں ایک خاص خصوصیت ہے کہ ان کا ایمان اپنے ان کی کتابوں پر تفصیل کے ساتھ ہو جیسے وہ ہر جہت حضور ﷺ کے ساتھ ہو اور اسلام قبول کرتے ہیں تو قرآن کریم پر بھی تفصیل کے ساتھ ایمان لاتے ہیں ان کے ایمان کو وہی اثر ملتا ہے۔ اور جس امت کے لوگ بھی ساتھ نہ لیں وہ ایمان لاتے ہیں لیکن ان کا ایمان ان کی خود پر ہوتا ہے جیسے مسیحی حدیث میں ہے کہ جب تم سے اہل کتاب کوئی پالی کریں تو تم ان سے کیا کہو اور نہ جھوٹ بلکہ کہو اگر کو کہہ دو تو جہم پر فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس جو کہ تم پر فرماتے ہیں یہ سب سچ ہے لیکن ایمان رکھنے پر یہ بعض مواقع پر ایسا بھی ہوتا ہے کہ جولوگ حضور ﷺ پر ایمان لاتے ہیں ان کا ایمان یہ نسبت اہل کتاب کے ایمان سے زیادہ اور زیادہ کامل ہوتا ہے اور زیادہ مضبوط ہوتا ہے اس کیفیت سے ممکن ہے کہ انہیں اہل کتاب سے بھی زیادہ برے نہ ہو کہ جب اپنے خلیفہ اور پیغمبر آخر زمان پر ایمان لائے کے دوسرا پر پائے ہوئے ہوں لیکن یہ لوگ سبب کامل ایمان اگر میں میں سے بھی نہ ہوتے ہیں واللہ اعلم۔

أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥٠﴾

ہیکٹی لاکھ چنڈ، جب کہ طرف سے جامع ہے ہیں اور انکی لاگت - لاچار ہے، کہا شپانے والے ہیں۔

[illegible]



[illegible]

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے سوال ہوا ہے کہ حضور قرآن کریم کی بعض آیات تو ہمیں احادیث و روای میں یاد رہی ہیں مگر بعض آیات تو یاد نہیں آتی۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں بتاتی اور تم ان کی پہچان صاف صاف یاد رکھو۔ پھر آپ نے اَللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ سے لے کر اِنّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّخْبِرٌ تک پڑھا دی تو بتاتی ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے خوش ہو کر فرمایا اللہ تعالیٰ ایسی امید ہے کہ ہم انہی میں سے ہوں۔ پھر اِنّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّخْبِرٌ سے لے کر عَظِیْمٌ سے لے کر اِنّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّخْبِرٌ تک پڑھا دی تو بتاتی ہیں۔ صحابہ نے کہا ہماری یہ نہیں آتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں (رسول اللہ حاضر)









نیکس کر سکتا۔ تو طبعی فراموشی میں گوارا میں تمام سال میں اعتدال سے لے کر اس سلسلہ میں سب کا نقشہ، تاکہ عائلی صرف اولی الی سطوات کی جگہ پر کسی کو قہر نہیں کر سکتا، یہ عائلی کے آپ اور جوہان کی ہے۔ تیب فراموشی کے حصول، عطا کا کام نہیں کر سکتا کرنے سے باز رہتے، کاسبان کا اپنے پسوں کو ہونی، بان سے ظاہر ہے، قہر کو اس کا مضمون ہے، تاکہ وہ اس کے خلاف ہیں۔ نہیں غامی حکم میں ایک بات کو بڑا کرتا تھا، کسی کو بڑا کر دیتی، اس کو فیروں یہ حدیث بھی پیش کرنا چاہتی ہے جس میں ہے کہ مجھے علم ہے کیا ہے کہ میں تو اس سے قہر میں نیک کر دو۔ لا لہ الا اللہ بلہ نکم، جب وہ اسے کہہ کر، اپنی قاضیوں سے بھی سے اپنی جہان اور اس کے جلال اور ان کا حساب لے کر اس پر سب سے مطلب ہے کہ اس کے کہہ کر، کچھ بھی غامی کے احکام اسلام میں جاری ہو جائیں گے، آپ قرآن کا مفید ہو گئی، اس سے مظاہر ہے، تو آخرت کے لئے، جو کہ کاسب کا کاروبار ہے، کہ بھی نہیں سوچ سکتا، لیکن وہ جانیں تو سطوات کے احکام میں پر جہان رہیں گے، گویا کہ وہ یہی سمجھنا نہیں میں اور ان کی طرف سے شکر نہیں لیکن آخرت میں میں نے مولا پر سے اور تو دیکھ جو نہیں گئے اور اندھیروں میں جو جہان میں ہیں، تاکہ وہ نہ پڑتے، مولا کے ساتھ ساتھ، کہ کس کے کیا نام تیار ہے، ساتھ ساتھ؟

نیکس ہیں۔ یہ جب طے کا کہنے تو کسی شکر کرنے میں جس پر کہے، اور غلام میں جس پر کہے، اور فی کمالی، تو انہوں کے پھر میں چمکے ہیں تاکہ کہ مراد الی آج ہیں۔

خوشی واد آخرت میں بھی مسلمانوں نے بچنے کی لپٹ لی۔ پھر کے لیکن بطاخر ان سے الگ کر کے جانیں تھے اور ان کی سیدوس پانی پکڑ جانے کا وہاں سے کہ مسلمانوں کے ساتھ نہ تھے نہ تو پانی لیکن جہود نہیں کر سکیں گے جیسے کہ حالہ میں ملایا جان آتا ہے۔ بعض شخصیتوں نے ان کے لکڑیاں لے جانے کی یہ وجہ سمجھا کہ اللہ کے رسول کی سوجو کی میں ان کی شرارتیں نہیں چلی سکتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اپنی بات کے اچانک کرنا نہیں دے گا۔ خود کو کہتا لیکن حضور کے بعد اگر اللہ نہ کرے ایسے وقت ہو کر کہ وہ خود ہی نہیں ہوتے۔ اس اعلان عربی معلوم کر میں تو چلتی آ رہے جاگیر تھے۔ امام ہاک کا کافی ہے کہ لفظی حضور ﷺ کے زمانے میں خاندان آج کی ذوالیہ میں ہے۔ یہ بھی یاد ہے کہ لفظی کے بارے میں بھی علماء اختلاف ہے کہ جب وہ فرما رہا ہے کہ اس کے حق سے پہلے اس پر تو یہ لکھ کر کیا جائے انہیں اور وہ لکھتی جو ان کی سمجھ میں کی فقیر ہو جاوے اور وہ تو یہی جو مسلمانوں کو اپنی کیا جائے۔ کیا نہیں؟ اور یہ تو وہی کی کہ جو یہ مسلمانوں کے علم سے اصل ایک مرتبہ ہونے پر بھی ان میں بھی اختلاف ہے کہ یہ معلوم رہا۔ یہ رجسٹر کرنا خود ان کی اپنی طرف سے ہو گیا تو یہ لکھنے کے بعد بھی نہیں سمجھے۔ اگر میں سب باتوں میں اختلاف سے لیکن ان سے یہ ان کی خیر اقامت کی باتیں ہیں کہ تھامیں۔

[illegible]

تکڑے کرو، مجھے چاہیے۔

من آیات سے معلوم ہوا کہ حضور کریم ﷺ وہاں مانتوں کا علم نہ تھا کہ کون کون ہیں؟ میں ان کی نہ مومن شخصیتیں جو جان بولی تھیں یہ جس طرح بیان حالی تھیں اس پر خلق صادق اس واقعہ سے اور جگہ ارشاد فرمایا: **وَلَوْ لَا نَفْسَانَا لَفُتِحَا لَكُمَا سَكَنِي** یعنی اگر ہم چاہیں تو ہم تمہیں اس کو گواہیں لیکن تمہیں کی شانیں ہوں، ان کے اندر انکسرتے ہی میں کو پیچھا لگے۔ ان مانتوں میں سب سے زیادہ مشہور موانہ بنی افی ہاں سولہ خاندانہ سے زید بن ارقم سے ان کی مانتاؤں حضرتوں پر حضور کریم ﷺ کے سامنے تو اسی مکی دی تھی۔ اور جو اس کے جب یہ مرتا ہے کہ حضور ﷺ ان کے جہانے کی نذر پڑھاتے ہیں، اس کے دلوں میں اسی مرتا شریعت کرتے ہیں جس مرتا اور سلطان صحابوں کے جہانوں شریعت کرتے تھے۔ یہ علم سے اس نے جب حضور کو آواز دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ لوگ چہ سبکبازی کریں کہ محمد (ﷺ) اپنے صحابیوں کو آواز دہانے ہیں۔ ایسا عجیب و غریب مرتا ہے کہ مجھے اختیار دیا گیا استفادہ کرنے نہ کرتے کہ آواز دہانے کے لیے آپ صحابیوں کو آواز دہانے ہیں۔ یہ آواز دہانے کرتے ہیں جس میں اس کی شخصیت جانتا تو بیشک اس سے زیادہ استفادہ کرتے۔

وَلَا إِقْبِيلَ لَهُمْ لَا تَعْبُدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصَلِّينَ ﴿٥٠﴾

الْأَنَّهُمْ هُمُ الْمُقِيدُونَ وَلَكِنْ لَا يَشْعُرُونَ ٥

ہیں لیکن شعور کچھ نہیں (ارے)

فساد کے پالی منافعین: حضرت ابن جریر، حضرت ابن مسعودؓ اور انی علیہ السلام کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ یہ جیسا بھی منافقوں کا کام ہے۔ ان کا فساد کفر اور عصیت الہی تھی۔ مطلب یہ ہے کہ زمین میں اللہ کی تائید کی گامیاب فرمائی کرنے کا حکم دیا اور زمین میں فساد نہ کرنا ہے اور زمین و انسان کی اصلاح و اطاعت الہی میں ہے۔ نوادہ فرماتے ہیں کہ انہیں جب اللہ تعالیٰ کی تائید فرمائی ہے۔ دکان سے تو کچھ ہیں کہ ہم تو احادیث اور اصحاب پر ہیں۔

حضرت سلیمان بادشاہی فرماتے ہیں اس خلعت کے ٹوٹ پھٹنے کا مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ کے ذمے ہیں جو یہ خلعت لوگ تھے جو کبھی ٹھیک رہا اب جو ٹھیک کے دو ان سے بھی بہتر ہو گئے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ وہی کہتے ہیں کہ اس وصف کا کوئی حضور ﷺ کے زمانے میں نہ تھا یہ نہیں۔ ان جو یہ فرماتے ہیں کہ یہ محافظوں کا لباس ہے یا کہ یہ خدا کا اللہ تعالیٰ کی طرف اشارہ کرتے تھے جس کا کہہ سکتے تھے خدای تعالیٰ کرتے تھے فرشتوں اسی صفائی کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے سچے دین میں خلعت دے کر تھے اس کی حقیقت اور صداقت پر یقین کامل نہیں۔ دیکھتے تھے وہ سوس کے پاس اگر ایسا خدا تعالیٰ کی ڈانگیں اپنے تھے ملائکہ الہی میں طرح طرح کے سوس ہو جاتے تھے صوفیہ یا کہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی نہ ہو اور ایمان کرتے تھے اور اللہ کے نیک بندوں کے نہ ہوں میں ان کی پاسداری کرتے تھے اور ہر دو اس مکاری اور مصلحت اندازوں کے لیے آپ کا مصلع اور مصلع قرار دیتے تھے۔

قرآن کریم نے کفار سے مولاۃ اور رومی دیکھنے کو بھی زمین میں لحد ہونے سے تعبیر کیا ہے۔ عرشاں ہونا ہے ﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ﴾ یعنی کفار میں سے ایک دو عرب کے دوست میں اگر تم نے ایسا کیا اللہ تعالیٰ ان کفار سے رومی کی تو زمین میں بھاری کھدواؤں پر خداوند جھیل جائے گا۔ ان آیت نے مسلمان عوام کفار سے دوستانہ تعلقات منقطع کر دیئے۔ اور ہر جگہ فرمایا







تھے وہ نے بھی ان کے ساتھ مل کر کیا کر دیا میں نہیں اس کے اندر میں کیوں بہت مست ہو گئے تھے عاتکہ یہ ماضی اس میں ہے قیامت اسے  
ان انہیں کوئی انسان نہیں یہاں کو ان کے دل اور دل کی چائیں کے ٹکڑے نہیں ان کے ہیں یہ اور وہ کہ جڑوں کا شکار نہیں کے دامن جڑوں  
نے ہی اسی قول کو ترجمہ دیا ہے اور اس کی بہت کچھ دیا ہے اس کے کچھ اور وہ حق کو خلاصہ یہاں سے اسی سے افسانہ کی داستان ہے اس  
انقلاب انقلاب اور بے گئے کے طور پر یہ افسانہ کی بہت کچھ میں کوئی غرض نہیں۔ انہیں عاتکہ کی فریاد ہے کہ یہ سب  
سب کو ان کی بڑا ہے۔ **ہا بے شہم** کے کعبہ و شہر و بازار و ملاحان کا کیا ہے فریاد **یَعْلَمُونَ لَعْنَةُ بَعْظُمُہُمْ** یہ کہ میں نے  
کیا یہ یوں کہ جیسے میں کہ ان سے ان کو لاؤ گا کیا وہ ان سے لے کر ان کی ہڈی ہے؟ میں نہیں سمجھتی میں سمجھتی نہیں ہے۔ اور  
فریاد **مَسْتَقِمْ جُہُومَ مَنَ حَرْکَ لَا یُطْفِقُونَ** کے من طرف ہم انہیں آہستہ آہستہ بکڑوں کے کہ انہیں یہ کچھ نہ چلے۔ تو مستطاب یہ جو  
کہ دھرم یہ کہہ کر لے جی، مہر دھرم نہیں یہاں وہی ہیں یہ تو اس سے جانتے ہیں ملاحان، اصل و اعذاب ہی ہے۔ قرآن کریم نے اور  
جب فرمایا **فَلَمَّا نَسُوا مَا یُکْرِؤْنَہَا قُلْنَا غُلَامُہُ اَنْتَ اَبِیْہِمْ سَکِیْ** جب ان لوگوں نے نصیحت بھلائی ہم نے ان پر قیام  
پہنچا ان کے دروازے کھول دیے یہاں تک کہ وہ اپنی چیزوں پر اترنے لگے تو ہم نے انہیں پانچ بکڑیاں بکھیر گئے خالوں کی بڑائی  
ہوئی اور وہ بڑا ہوا کہ کھریں وہاں ان کے لئے تھی۔ ان جڑوں کے لئے ہیں کہ انہیں بھلا کر اپنے اور اپنی اپنی مہر دھرم اور بھلائے  
میں رہنے کے لئے ان کو اپنی اپنی بول ہے جیسے ہر بکڑی کو **وَعَلَبَ اَفْعَلُہُمْ** کے کچھ بکڑیاں کے لئے ہیں کسی چیز میں نہیں جانتے  
کہ جیسے فرمایا **اِنَّا نَعْلَمُ مَا اَعْمَلُہُمْ** کے ان جڑوں کے لئے ہیں وہ اپنے کلمہ میں کچھ جانتے ہیں۔ کچھ غفہ کے لئے ہیں کہ اسی کو تو  
اپنی اس کا مطلب یہ ہر کوئی ملامت اور کفر میں یہ وہ ہے اور ان کے لئے ہے انہیں بکھیر کر اب یہ اپنی دلدلی میں مرنے جانتے ہیں اور وہی  
ہڈی میں پستے جانتے ہیں اور بھلا کے کہ قیام میں ان پر نہ ہوئی تھی۔ بھلائے دلدلی میں جڑوں اور ان کے اعصاب اور جو آواز اور آگے  
تحتاب سکتے۔ آگے کے لئے عربی میں کہ کاٹا آتا ہے در دل کے اندر کے لئے عر کا کچھ کچھ دل کے اندر کے  
لئے کی کاٹا آتا ہے جیسے قرآن میں ہے **وَالْکَلْبُ نَعْمُ الْکَلْبُ طَبِیْعُہُ الصُّلُوْۃُ** کی کچھ دل دوسرے ہوتے ہیں جو سینوں میں

أُولَئِكَ الَّذِينَ اسْتَرَوْا الظُّلُمَةَ بِالْهُدَىٰ قَبْلَ نُبُوحِ نُجَارٍ ثُمَّ كَانُوا مُهْتَدِينَ ۝

دواؤ گمہ میں جنموں سے گمراہی کو روایت نے دے کر مومنوں کیلئے نجات کی آہل فی کفایت نے ان کو دوا چھوڑ کر روایت دے دے

ہدایت کے بدن میں گر اکیلا: ایسی قوی "ایسی مسودہ" انجیل وغیرہ کا بار، رضوان اللہ علیہم سے مروی ہے کہ انہوں نے جدیت چھوڑ دی اور گر گئی۔ لی۔ حضرت عیسیٰؑ نے انہیں نے ایمان لانے کے لیے کئی قریبی یاد: حجاب" فرماتے ہیں ایلان۔ نے پھر کافر ہو گئے۔ انار۔ کرتا میں ہدایت پر گمراہی تو یہ پسند نہ کرتے ہیں جیسے خود کے بارے میں جو کہتا ہے: ﴿وَأَنطَلِقُوا فَيَهَيِّجُهُمْ فَلَا يَسْتَقِيمُوا﴾<sup>۱</sup> یعنی یا جو دیکھتے ہو کہ خود کو د۔ اور عیسیٰؑ کو یہ بھی انہوں نے ان۔ پہنچائی پر ان سے ہیں کہ یہ نہ ہیں۔ مصعب یہ کہ اگر مخالفین ہدایت سے بہت کر گمراہی پر آتے اور ہدایت کے بدلے گمراہی کے لیے گویا ہدایت کو کچھ کر گمراہی اور اب ایسا نہ لاکر پھر کافر ہوئے ہوں خود اس سے یہاں غی غیب نہ۔ اور جو میں ان لوگوں حم کے لوٹ تھے۔ پندہی قرآن کریم میں ہے ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَاعْلَمُوا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ﴾<sup>۲</sup> یہ ان سے ہے کہ یہ لوگ ایمان لاکر پھر کافر ہو گئے۔ جس میں کہ دونوں پر ہم کوئی ٹوک اور ایسے بھی ساقی تھے جیسے ایمان غیب میں نہ ہوا میں نہ تو انہیں اس صورت میں قائم ہو سکتا اور عیسیٰؑ ہدایت کے چسٹن سے نکل کر گمراہی کے خدا را میں اور حماقت کے "بہلا" قلم سے نکل کر گرفت سے نکل چلی نڈا میں اور ان کے ساتھ میں ان سے

نکس از خوف کی اندر میرا غوی میں اور منت کے ہاتھ کہیں سے نکس کر بہ مت کے سہیل چکل میں تھنے۔

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يَبْصُرُونَ ۖ صُمُّوا لَكُمْ عُنْيَٰ فَمَا لَا يَرْجِعُونَ ۖ

ان کی مثال اس شخص کی ہے جس نے شمع جلائی۔ میں ان پر نہ چڑیاں، نہ مٹی میں آگیاں نہیں نہ اللہ میں سے نور کو لے گیا اور ان میں اور چراغ میں پھر نہ چڑیاں نکس دیتے ہر گز نہ آتے ہیں۔ میں وہ ہیں جو گئے۔

من فی شرک و کفر کے نہ میرے میں مثال کو دینی میں مثل بھی کہتے ہیں۔ ان کی میں مثال آتی ہے جیسے قرآن میں ہے ﴿وَلَمَّا الْاَصْحٰنِ﴾ یعنی پہلی میں ہم دو گوں کے لئے یہاں کرتے ہیں جنہیں صرف عالم ہی سمجھتے ہیں۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ حقائق پر کھانسی کو ہریت لے جائے اور اندھے پر کو بھائی کے ہاتھ میں لے کر ان کی مثال اس شخص جیسی ہے جو اندھے سے بھی آگ جلائے اس سے اور کیا ہوگی کی چڑیاں سے کھڑے آتے نہیں ہڈی لے اور ہڈی کاغذ کے کیونکہ ہڈی کے ہر دفعہ جگہ کچھ ہائے اور ایک آیت اندھے جیسے جلائے نہ ہوگا کام کے نہ رہا نہ معلوم دے گئے۔ پھر اگر اس کے اور شخص جو ہر آواز کی ہی بات توں میں سکا ہو گا تو اس سے اور بات نہ نہ کہہ جو اندھا ہو اور ان کی سے کام نہ چلا سکا اور اب ہر جگہ کے کھیلکھائی میں یہ حقائق بھی ہیں کہ ہریت کو چھوڑ کر یہ کرنام کہہ دے اور بھائی کو چھوڑ کر یہ ان کو جانے گئے۔ ان میں سے چھوڑتے کہ ان دو گوں نے ان کوں کر کے نکس کر دیا جیسے قرآن کریم میں کی جگہ بصر اہل موجود ہے۔ نہ اس طرح ہر آدمی کے اپنی کھیر میں مولیٰ سے یہی نقل کیا ہے مگر کہہ کہ یہ تشبیہ بہت ہی درست اور صحیح ہے اس لئے کہ پہلے تو ان لوگوں کو نور میں حاصل ہوا اور ان کے حقائق کی وجہ سے دور رکھ گیا اور یہ حیرت میں پڑ گئے اور ان کی حیرت سے بڑی حیرت اور کی ہوگی۔

ان پر یہ قرآن ہے کہ میں کی یہ مثال بیان کی آیت انہیں بھی ایمان نصیب ہوا ہو گا کہ یہ پہلے فرماں داری عدلیٰ کر چکا ہے ﴿وَمَا ظَنُّوا بِمُحَمَّدٍ﴾ یعنی یہ کہ ان سے اللہ تعالیٰ پر اور قیامت ایمان لانے کی کہتے ہیں مگر حقیقتاً یہ ایمان نہ نہیں۔ لیکن عقیدہ بات ہے کہ ان آیت مبارکہ میں ان کے کفر و غفلت کے وقت کی خبر دی گئی ہے جس سے اس کا لہر نہیں ہو گا کہ اس حالت کفر و غفلت سے جیسے بھی ایمان ایمان نہ ملے ان میں ہوا ان میں ہے ایمان لانے میں ہر حال سے بہت گئے اور اب دلوں پر صبر نہ کی ہوں۔ دیکھئے اور کچھ قرآن کریم میں ہے ﴿وَالَّذِينَ يَدْعُوْنَ اِلٰهَ الْغُلُوْظِ﴾ پھر اس سے ہے کہ انہوں نے ایمان کے بعد کفر کیا مگر ان کے دلوں پر نہ کفر کی کتاب دیکھ کر نہیں سمجھتے۔ یہی وجہ ہے کہ ان مثال میں روشنی اور اندھے سے گاڑ کر ہے۔ یعنی کفر ایمان کے ظاہر کرنے کی وجہ سے۔ یا پھر کہ ان کو یہ نہیں سمجھنے کی وجہ سے پھر آخرت کے اندھے ہوں۔ نہ کھیر ہو۔

ایک دعا میں کی مثال حضور اقدس کے ذکر آتی ہے کہ قرآن کریم میں ہے ﴿وَرِجْلُهُمْ يَنْفَرُوْنَ اِلَيْكَ فَذُرُوْهُمْ غَضَبًا﴾ تو دیکھے گا کہ دینی طرف انہیں کھیر پھر ان میں طرف دیکھتے ہیں جس میں وہ غفلت جو کثرت صحت میں ہیں اور ان آیت کو بھی دیکھئے ﴿وَمَا حَافِلُكُمْ وَلَا مَخْلُصٌ﴾ الا کھیر واحد ہے کہ تم سب کا یہ اندھا اندھا رہا رہا لے کے بعد پھر زندہ کرانے ایسا ہے جیسے کہ جان کا وہ زندہ کرنا میری جگہ تو ان کو نہ کہہ کر عمل حقیر داس کے مطابق نہ کچھ دلوں کی مثال میں کہا گیا ہے ﴿وَمَا يَخْشَى الْجَحِيْمَ﴾ یعنی انصار ہے کہ میں کی مانند ہیں جو کاشاں ہے۔ سوئے ہے ہاں سے یہ صحت میں حیرت کی مثال ایک سے دی گئی ہے۔ اسی غرض مذکورہ آیت میں مسلمانوں کی جماعت کی مثال آیت نہیں ہے۔ ان کی غفلت کہتے ہیں نہ ہر گز ان سے ہے ﴿وَمَا يَخْشَى الْجَحِيْمَ﴾





[illegible][illegible]

ایسی طرح سورہ نور میں بھی اہل غیبی نے سورہ کن کی کو اس نے اہل غیبی کی مثال اس طرح اس نے دی ہے جو دانش فغان میں ہوا۔ خود غافل بھی چھپکے ہوئے۔ کہ کہ طرح ہو چکا ہے۔ اور کہانہ خود دل روشن دوسرے نام میں ہے بیت کی اس انداز میں درود شعی پر خود کو خود ہو جاتا ہے۔ اس طرح دوسری جگہ کہانہ اس کی مثال بھی بیان کی جو اپنے کو اپنی کی وجہ سے اپنے لیے خود کو



وہ اہل اور منہات سے ہاکن مشاب ہیں، اللہ اعلم، سورہ تور میں اوصاف کے کفار کی میں بیان کیے ہیں ایک کفر کی طرف جاتے ہوتے اور دوسرے منہات فرما رہے ہیں، وَالَّذِينَ يَخْتَفُونَ تَحْتَ الْاَشْجَارِ اَوْ فِي الْكَهْفِ اَوْ فِي الْمُدَارِ يُرِيدُونَ اَنْ يُخْفُوا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ فَيُنَظَّرُونَ حَتَّى يَأْتِيَ الْاَسْفَلَ نَزْلُ الْمَائِمِ ثُمَّ يُنْمِتُ الْمَوْتَى اُولَئِكَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ لِقَاءُ رَبِّهِمْ فَيَنْسَوْا وَهُمْ نَسُوا وَلَهُمْ اَسْوَاقُ خَالِفَةٌ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ اُولَئِكَ فِي لَذَّتِ الْحَيَاةِ مُتَمَدِّدُونَ اُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ  
تَتَّقُونَ ۝ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بَنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ  
مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ أَنْدَادًا أَنْتُمْ  
تَعْلَمُونَ

[illegible]

اللہ تعالیٰ کا تعارف : یہاں سے اللہ تعالیٰ کی توحید اور انکی الوہیت کا بیان شروع ہوتا ہے۔ پہلی ماہیت ہندوؤں کو ہم سے وجود میں  
نہایت ہی بے طرح طے کر چکی اور باطنی نفسیں عصارہ نامی حق نے زمین کا فرش چھوڑ کر آسمان میں مشیط طہیزوں کی بیٹھکنیں چھوڑ دیں اور آسمان  
کو چھت چھوڑ دیں دوسری آیت میں آیا کہ ﴿وَ خَلَقْنَا السَّمَاءَ مَغْفُوفَةً مَغْفُوفَةً﴾ یعنی آسمان کو محفوظ چھت چھوڑ دیا اور اس کے او  
پر آسمانوں سے منہ موز رہتے ہیں۔ پانی آسمان سے ابار کے واسطے پھول سے زراں فروزا ہے اس وقت جب کہ لوگ اس کے چہرہ پر حزن  
ہوں۔ پھر اس پانی سے طرح طرح کے پھل پھول پیدا کرتا ہے جس سے توک باغداد الخاکیں زمین کے چہرہ پر بھی۔ جیسے قرآن مجید میں جا  
ہداس کا بیان آیا ہے۔ ایک جگہ فرماتے ہیں ﴿وَاللَّهُ يَخْلُقُ لَكُمْ الْآزْوَاجَ﴾ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے زمین کو فرش اور  
آسمان کو چھت بنایا اور زمین پر رہنے والی صورتیں وہ زمین پر بنائیں گی اللہ سے جو ہر کھنڈ والہ اور تہہ عالم کو اپنے  
والا ہے۔ پس سب کا خالق سب کا رقیب سب کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے اور ای وجہ سے دوسرے ممکن ہے ہر قسم کے اہل اور شریک نہ کے  
جانے کا ہی لئے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر کہ نہ غیر از اہل انک قسم نہ ہو۔

جو اللہ اور رسول چاہے کہنا بھی شرک ہے: بخلاف اس حدیث ہے کہ ان مسعودی میں ہے: منصور خلیفہ مسد ہے  
 بخلاف کہ کوئی ہے: انہی اللہ خانی کے ساتھ جو خانی ہے شرک ہے: حضرت سواذ ان حدیث میں ہے کہ کیا کہنے کو اللہ خانی  
 بندوں پر کیا ہے: ایسے کی عبادت کریں اور کسی کو ان کی عبادت میں شریعت نہ کریں: دوسری حدیث میں ہے کہ تم میں سے کوئی نہ  
 کہے کہ جو اللہ چاہے اور فلاں ہے: بلکہ اس کے کہ جو اللہ کا کھانا ہے۔

میں نے حکم دیا کہ حضرت ماسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھ جائیں، فرماتے ہیں میں نے خواب میں چار یہودیوں کو دیکھا میں نے ان سے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم یہودی ہیں جس نے کہا انہیں تم نہیں پڑی غرضی ہے کہ تم حضرت عزیر علیہ السلام کو لے کر چلا گئے ہو۔ انہوں نے کہا تم جی اچھے لوگ ہو لیکن انہیں تم فرمائیے کہ وہ وہ ہے جو وہو (جنتی) ہے۔ پھر میں نصرانیوں کی جماعت کے پاس







برابر ایجاد ہے اور بڑی بڑی سوچوں کو خود بخود چھٹی چھوٹی چھوٹی جہاد کی گڑبگڑ جاتی ہے۔ طبرستان کی تہذیب پر طبرستان جانتے سمجھنے کی جگہ ملتی رہتی ہے اور نہ کوئی ملتا ہے نہ نہ تعلیم کو اس نے اپنے دماغ سے ہیرا پھریں کے کہا ہے کہ کوئی بات کرتے ہیں۔ کوئی اس بات کو کہہ سکتا ہے کہ کوئی بڑی بڑی کشتی اسے ساز و سامان دھم کے ساتھ تھلا دے گا۔ عہد میں آئے سائنس اور کوئی اس کا کچھ جانتے اور وہ آپ نے فرمایا ان لوگوں نے نہادانی مقصود پر ایلی کشتی کو طبرستان کے واسطے نہ تھی نہ نفعی نہ ساری دنیا اور انسان زمین کی سب چیزیں ٹھیک اپنے کام پر تھی۔ میں اور ان کا مخالف وہم فہم کوئی نہ تھا۔ وہ جب بھی آواز دھمکے اور حق معلوم کر کے مسلمان ہو گئے۔

[illegible]

الہام احمد بن حنبلؒ نے بھی ایک مرتبہ دعوتِ الہی تعالیٰ پر داخل ہو کر یہ کہانی ہے تو کہے کرتے ہیں "سنو یہاں ایک بھاریت  
میں وہ وقت ہے جس میں کوئی اور دعا نہیں آتی۔ یہ ایک سورج کی ایک ٹک نہیں ہے۔ یہ دنیا کی کسی طرح کی جگہ ہے اور نہ اس کے  
کئی طرف کے رہنے والے ہیں۔ یہ ایک پتھر کی جگہ ہے جو ایک طرف سے ایک طرف ہے۔ یہ ایک جگہ ہے جس کی ایک طرف ایک طرف  
ہے اور ایک طرف ایک طرف ہے۔ یہ ایک جگہ ہے جس کی ایک طرف ایک طرف ہے۔ یہ ایک جگہ ہے جس کی ایک طرف ایک طرف ہے۔  
اسے یہ کہنا کہ کوئی ہے جو نہیں ہے۔ یہ ایک جگہ ہے جس کی ایک طرف ایک طرف ہے۔ یہ ایک جگہ ہے جس کی ایک طرف ایک طرف ہے۔  
انہوں کو یہ کہنا کہ کوئی ہے جو نہیں ہے۔ یہ ایک جگہ ہے جس کی ایک طرف ایک طرف ہے۔ یہ ایک جگہ ہے جس کی ایک طرف ایک طرف ہے۔  
تو یہ کہنا کہ کوئی ہے جو نہیں ہے۔ یہ ایک جگہ ہے جس کی ایک طرف ایک طرف ہے۔ یہ ایک جگہ ہے جس کی ایک طرف ایک طرف ہے۔

الغرض یہ ہے کہ جو شخص بھی اس کتاب کو پڑھے وہ اس سے بہت فائدہ حاصل کرے گا۔ اس کی ایک کاپی بھی آپ کو بھیج دی جاوے گی۔

اور المعراج قریب ہے، اس میں نہ خود ہی پہنچا رہی اور کسی ذات کے چونے یا نہ تھی بلکہ یہ تیرا ہے جس میں خداوند ہر لمحہ اپنی بروری کی برکتی اور شام کی برکتی پہنچا رہا ہے۔

[illegible]





































میں سے ایسا کہ اگر میں جیتا ہوں تو یہ کہ وہ اور زیادہ بھی ایک وقت میں یا دو دفعہ میں جیتا ہو گا۔  
 اس کے علاوہ وہاں سے اس کے دل سے ہو گا۔ اور جانتے کہ وہ ایک وقت میں یا دو دفعہ میں جیتا ہو گا۔ یہ تو اس کا  
 چاروں طرف سے ہو گا۔ اور یہ کہ یہ ایک وقت میں یا دو دفعہ میں جیتا ہو گا۔ یہ تو اس کا  
 دوسرے کو کہ اگر وہ اس لئے کہ اس کے دل سے ہو گا۔ اور جانتے کہ وہ ایک وقت میں یا دو دفعہ میں  
 جیتا ہو گا۔ اور یہ کہ یہ ایک وقت میں یا دو دفعہ میں جیتا ہو گا۔ یہ تو اس کا  
 دوسرے کو کہ اگر وہ اس لئے کہ اس کے دل سے ہو گا۔ اور جانتے کہ وہ ایک وقت میں یا دو دفعہ میں  
 جیتا ہو گا۔ اور یہ کہ یہ ایک وقت میں یا دو دفعہ میں جیتا ہو گا۔ یہ تو اس کا

وَعَلَّمَ أَمْرَ الْأَسْمَاءِ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنِ امْزُقُوا بِأَسْمَاءَ  
 هَؤُلَاءِ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۖ قَالُوا سُبْحَنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ  
 الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۖ قَالَ يَادُمُ الرِّبِّهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَلَمَّا أُنْبِئَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ  
 أَلَمْ أَقُلْ لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ الْغَيْبِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنْتُمْ  
 تَكْتُمُونَ ۖ

اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔ اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔  
 اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔ اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔  
 اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔ اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔  
 اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔ اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔

فرشتوں پر ان کو علم سکھایا۔ اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔ اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔  
 اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔ اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔ اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔  
 اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔ اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔ اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔  
 اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔ اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔ اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔

انہوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔ اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔ اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔  
 اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔ اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔ اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔  
 اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔ اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔ اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔  
 اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔ اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔ اور انھوں نے ان کو وہ علم سکھایا جو ان کے پاس تھا۔

پیت نے لی ٹھکنے ہیں، انھیں دوسرے دل پر پہنچنے میں مدد ملے گی۔ اس پر چلنے والی جہاز کا خلائی کراؤ آواز کی رفتار سے سفر کرتا ہے۔

خداوند تبارک و تعالیٰ نے جو عرصہ عطا فرمایا ہے اس میں عبادتِ خداوندی اور خیراتِ انسانی کی تمام باتیں کرنا اور ان کی اصلاح کرنا ہے۔ یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے کہ تم کو کتنا عرصہ عطا کرے گا اور تم کو کتنا عرصہ عطا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے کہ تم کو کتنا عرصہ عطا کرے گا اور تم کو کتنا عرصہ عطا کرے گا۔

مجھے خدا کی کتاب الخبیہ میں اس آیت کی تفسیر میں ملنے سے افسوس ہوا کہ یہ سچا خدا کا کلام ہے جس میں نہ تو کوئی غلطی ہو سکتی ہے نہ کوئی غلط فہمی۔ کیا اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو خدا کا رسول کہے اور اس کے سامنے کوئی دلیل نہ ہو تو اسے سزا دی جائے گی؟ کیا اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو خدا کا رسول کہے اور اس کے سامنے کوئی دلیل نہ ہو تو اسے سزا دی جائے گی؟ کیا اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو خدا کا رسول کہے اور اس کے سامنے کوئی دلیل نہ ہو تو اسے سزا دی جائے گی؟

[illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible]







کی لیکن یہ اثر بھی فریبہ ہے اور اس کی اصلاح بھی تقریباً کچھ نہیں ہیں۔ اس میں ایک مولیٰ حکیم ہے اس وجہ سے یہ روایت قابلِ محبت نہیں  
 ہے۔ کمالیہ نے اسے سرورِ انوارؑ نے انہی کی ابتداء فرمائی ہے مگر وہ حدیث پر بھی کچھ دین فیکہ ضائع۔ بالکل بھرا ہوا اصلیت پر آمیزہ  
 جود کرنے کا حکم جلالہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور آرام علیہ السلام کا آرام تھا۔

بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ مجدد سلامؑ اور نزولت و اکرام تھا۔ جیسے کہ حضرت باسٹ نہایہ اسلام کے بارے میں فرما رہے ہیں کہ  
 انہوں نے اپنے باپ کو تخت پر بٹھایا اور وہاں سب کے سب عہدہ میں گزرتے اور حضرت باسٹ علیہ السلام نے فرمایا: ابھی میرے اس  
 خواب کی تعبیر ہے جسے میرے سب نے سچ کر دیکھا ہے۔ انہوں میں مجدد وہ تھا لیکن اس سے دین میں یہ منسوب ہو گیا۔ حضرت سلامؑ  
 فرماتے ہیں کہ میں نے شیعوں کو اپنے سرور مومن اور علمائے زمانے عہد کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ حضور ﷺ سے گزارش کی کہ  
 حضور ﷺ آپ ﷺ اس کے زیادہ حد رہیں کہ آپ کو عہد دیکھا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی انسان کو کسی انسان کے  
 سامنے عہد کرتے کی اہلیت دے دیا اور حق و حوروں کو تمہارا چاکہ ہو جائے خدا لوں کو عہد کریں جو خدا ان کا کلام بہت بڑا ہے۔ سلام  
 ورائی نے اس کی توجیہ کی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ عہد اللہ تعالیٰ ہی کے لئے تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام بطور قبلہ کے ساتھ تھے جیسے  
 قرآن کریم میں اور جگہ ہے ﴿وَأَقِمْ الصَّلَاةَ لِلَّهِ الْفَاطِمَةُ﴾ لیکن اس میں نظر ہے در پہلے قول کا یہ زیادہ ظاہر ہوتا ہے جہاں سلامؑ ہو تا ہے  
 یہ عہد حضرت آدم علیہ السلام کے آرام یا ان کی فراخ دام کے طور پر تھا۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ تھا کیونکہ اس کا حکم تھا  
 کہ کسی کو آدمی ضروری نہیں۔ آدم ورائی نے بھی اسی قول کو نقل کیا ہے اور اس کے ساتھ ان کا تفسیر فرما رہا ہے ایک دفعہ حضرت  
 آدم علیہ السلام کا بطور قبلہ کے ہو جانے میں کوئی بدوش ظاہر نہیں ہوا۔ دوسرے عہد سے مراد ہے کہ جو ہرگز نہ زمین پر تھا۔  
 کہ حقیقی عہد کریں لیکن یہ دونوں جود میں منصف ہیں۔

حضرت آدمؑ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلا آدمی عہد ہے۔ ہوا میں سے سر زار ہوں بھی حدیث میں ہے کہ جی کے دل  
 میں رانی کے دانے کے برابر کھیر ہو گا۔ جنت میں داخل نہ ہو گا۔ یہی عہد تھا کہ آدمی کے جسے میں طوقِ نعت چھوڑ دیت  
 ہے۔ یعنی ہو کر جنابِ باری تعالیٰ سے رجوع کیا۔ یہاں ﴿مَنْ كَانَ صَاحِبًا﴾ کے معنی میں بھی بتایا گیا ہے جیسے کہ ﴿مَنْ كَانَ مِنَ  
 الصَّالِحِينَ﴾ کے اور ﴿مَنْ كَانَ مِنَ الصَّالِحِينَ﴾ کے شاعروں کے شعروں میں بھی اس کا ثبوت ہے۔ جی ہونے کے وہ کافر ہو گیا۔ بن  
 نوک۔ کہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں کافروں میں سے تھا۔

قرطبیؒ نے یہی کوثر پہنچا ہے اور یہاں ایک مسئلہ پیش فرماتے ہیں کہ کسی شخص کے ساتھ سے ہو کر اس میں سر زار ہو جائے اس  
 کے دلی خدو ہونے کی دلیل نہیں کو بعض سوئی اور بعض ان کے خلاف بھی کہتے ہیں اس لئے کہ ہم کسی بات کا کسی کے لئے فیض نہیں  
 کر سکتے کہ وہ ایمان ہی کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملے گا۔ یہی شیطان کو بیکھنے والی مجوز کر فرشتہ یا ہوا تھا لیکن آخر سر وار کفر کفار ہو گیا۔  
 ان میں کسی خلافِ عادت و عقل یا حکم ہے۔ یہ نزولت و اکرام کے طور پر لوگوں کے انھوں میں سر زار ہونے میں ایک حائق ۶۶  
 شرک کافر سے بھی ظاہر ہو جاتی ہیں۔ رسول اللہؐ نے اپنے دل میں ﴿مَنْ كَانَ مِنَ الصَّالِحِينَ﴾ کے معنی میں بھی بتایا ہے کہ آیت پر مشہد  
 کہ جب ان صیاد کافر سے پوچھا کہ میں نے کیا عہد رکھا ہے تو ان سے کہا تھا وہ جس آیت میں ہے کہ عہد کے وقت اس کا جسم نکلا  
 ہوا ہے یا تھا کہ اس کے جسم سے قوم نہ رہے کہ یہ عہد حضرت عہد اللہ ہی کرنا ہے۔ ہمارا درجہ کی تو کسی بہت ہی باتیں احادیث  
 میں وارد ہیں مثلاً اس کا آئین سے پارٹی پر سنا۔ زمین سے یہ دلوں کا زمین کے خزانوں اس کے پیچھے تھا ایک نورانہ و عقل کے کہ ہر  
 زندہ کو دین و غیرہ حضرت علیؑ سے اور حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر تم کسی کو پہنچا رہے ہو تو اسے وہ لوگوں میں ملاتے ہوئے  
 دیکھو اسے دلی و کچھ بیضا ناب تک کہ اس کے تمام احوال و احوال قرآن و حدیث کے مطابق نہ پائے اس عہد کا حکم و احکام کے



نہیں۔ کوئی کہتا ہے اس وقت کا بھل کھا کر فرشتے بھیگی کی زندگی دے دے جاتے تھے۔ ایسا جڑی فرماتے ہیں کوئی ایک درخت تھا جس سے اللہ تعالیٰ نے روک دیا۔ قرآن سے یہی بات ہوتی ہے نہ کسی گھجے کا بیج سے اور حضرت میں اختلاف ہے اور اس کے معنوں میں لپٹنے سے کوئی کام لانا ہو نہ معلوم ہونے سے کوئی نقصان نہیں گندہ انہیں اس میں جنت کی نیا دیت ہے اللہ تعالیٰ ہی ان کا بھجہ طم ہے۔ باہر دینی دلیروں نے بھی کیا بھل کیا ہے اور تمکید بات بھی یہی معلوم ہوتی ہے کہ عینہا کی تفسیر کا مرجع بعض نے جنت کہا ہے اور بعض نے فحش و کفر کے قرائت کے الفاظ لکھا ہے۔ بھی ہے تو حق یہ ہوتے کہ میں جنت سے ان دونوں کو ایک سو اور الگ کر دیا اور دوسرے مصلیٰ ہونے کی راست کی وجہ سے شیطان نے انہیں بہلایا۔

اور جنتی زمین کی کا آغاز: اللہ میں سب سے مصلیٰ میں بھی آیا ہے کہ یوسف عتقہ کی بیوی، زانی کی اہلیہ سے جنتی باغ دیا گیا مکان وہ انہیں روزنی وغیرہ سب بچھن گئے ہو، وہاں مساجد دیئے گئے اور کہہ دیا گیا کہ اب تو زمین میں ہی تیرہ سے رزق وغیرہ میں قسمت تمکد میں ہے نہ وہ کہ اور یہاں کا قاعدہ حاصل کرتے ہو گئے۔ صاحب کا اور انہیں کا قاعدہ انہیں کس طرح جنت میں پہنچا کس طرح ان سو۔ ادا وغیرہ لیے جوڑے قلعے یہاں پر مقرر کیے گئے ہیں۔ لیکن وہ سب کی اس راہی روایات کا ذکر ہیں۔ تاہم ہم انہیں سورہ اعراف میں بیان کریں گے۔ کیونکہ اس واقعہ کا ذکر وہاں کی قدر تفسیر کے ساتھ ہے۔

انہی باغی حاکم کی ایک حدیث میں ہے کہ درخت بکھٹے ہی جنتی باغ اتر گیا اپنے آپ کو نکال دیکر کہ جو حرام روزے رکھ گئے ہیں جو قدر تو طویل تھا اور سر کے بال لیے تھے وہ ایک درخت میں انکے گئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آدم ایا کما ہے جانتے ہو؟ عرض کیا نہیں اسے اللہ ایش تو شرمندگی سے سر چھپاتے پھر ۴۰ برس۔ اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آدم اسے پانی سے چلے جاؤ گے میری کشت کی قسم میرے پاس میرے خرافوں میں رہتے تھے زمین بھر جائے ان کی طرف میں تم شک پیدا کروں اور پھر وہ میری طرف لڑی کریں تو جیتنا نہیں نہیں بھی ہزاروں کے گھر میں پہنچاؤں۔ و روایت غریب ہے اور ساتھ ہی اس میں اختلاف بلکہ اختلاف بھی ہے۔

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام عصر کے بعد سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک کی ایک ساعت ہی جنت میں رہے۔ حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ایک ساعت ایک ساتھی میں تھی۔ و بعضی نے کہا: فرماتے ہیں کہ لوہیہ و سوری ساعت میں حضرت آدم کا خراج وہاں کے ساتھ جنت کی ایک شاخ تھی جو جنت کے درخت کا ایک شاخ پر تھا۔ سوری کا قول ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام پہلی اترے آپ کے ساتھ خراسا تھا اور جنتی درخت کے پتے تھے جو ہند میں پھیلا دیئے وہاں سے خوشبو و درخت پتے اترے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ہند کے شجر و درخت اترے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ کہہ اور طائف کے درمیان اترے تھے حسن بصری فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام ہند میں اترے اور اہلی تاجد میں اترے اور انہیں امر سے چند میل کے فاصلہ پر دست جہان میں پہنچا کر دیا اور مناب مہمانی میں وہی امر کا قول ہے کہ حضرت آدم صفا اور حضرت حوا و پر اترے۔ اترنے کے وقت ہاتھ ٹھنڈی پر تھے اور سر جھکا ہوا تھا اور انہیں انہیں میں انگلیاں اترنے آسن کی طرف نکلیں جانتے اترے حضرت ابو سوری فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام طرح پر نکھار دیے اور پلوں کا قوس و پد ایک حدیث میں ہے کہ تمام دونوں میں بحر و دریا بہاؤں ہے۔ یہی ان حضرت آدم پہ اترے انہی ان دنوں جنت میں داخل کئے گئے اور اسی ان کا گئے کے لاکھ ہر کچھ مسلم اور نہائی۔

اہم روایتی فرماتے ہیں کہ اسی آیت میں لکھا ہے کہ اترے اور نہایت ہے ال تو یہ سوچنا چاہئے کہ زہری لفظی پر حضرت آدم علیہ السلام کو کس قدر سزا ہوئی تھی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ تم کو ہوں پر گناہ کئے جاتے عوار جنت کے طالب ہو کیا تم بھول گئے کہ



کرنا ہے۔ ای طرح یہاں بھی آدمی سے کہہ دیا کہ تم کو یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ اسے اور میرے درمیان ۱۱ ماہ۔ انہوں نے اسے یہ نہ بلف آخر میں سے کسی شخص کو نہ دیا۔ اور یہ کہ اسے اپنے انکار و تردید کو کہہ دینے سے عذر نہ لکھ کر نہ دے۔ اس کے بعد اس کی جہیز میں لکھ کر اس سے بچاؤ کی ہر قسم کی کوشش کی۔ اور اس سے بچاؤ کی ہر قسم کی کوشش کی۔ اور اس سے بچاؤ کی ہر قسم کی کوشش کی۔

قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا ۚ وَآذَيْنَا يُسُفٰلِي هٰذِي فَمَنْ تَبِعَ هٰذَا لَا يَغْنُوْا  
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يُعْزٰوْنَ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَوْ كَذَّبُوْا بِآيٰنَا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ  
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

ہم نے کہا تم سب یہاں سے اتر جاؤ۔ اس کے بعد ہم نے ان کی جہیز میں لکھ کر اس سے بچاؤ کی ہر قسم کی کوشش کی۔ اور اس سے بچاؤ کی ہر قسم کی کوشش کی۔ اور اس سے بچاؤ کی ہر قسم کی کوشش کی۔

انہوں نے یہی کہہ کر اس سے اسی جہیز میں لکھ کر اس سے بچاؤ کی ہر قسم کی کوشش کی۔ اور اس سے بچاؤ کی ہر قسم کی کوشش کی۔ اور اس سے بچاؤ کی ہر قسم کی کوشش کی۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اذْكُرُوْا نِعْمَتِيْ الَّتِيْ اَنْعَمْتُ عَلٰيْكُمْ وَاَوْفُوا بِعَهْدِيْ اَوْفٍ  
بِعَهْدِكُمْ وَتَاَمٰی فَاَرْهَبُوْنَ ۚ وَامْنُوْا بِمَا اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْا  
كَافِرًا ۝

اے ایمان والو! تم کو یاد رکھو کہ میں نے تم پر کیا نعمت کی اور میرے وعدے کو پورا کرو۔ اور میرے وعدے کو پورا کرو۔ اور میرے وعدے کو پورا کرو۔













والے متواضع طاعت کی طرف جھٹکے والے اور اچھے کو چاہنے والے ہی اس وصف سے سوسمٹ جاتے ہیں ایسے حدیث میں ایک  
ساکس کے سوال پر حضور ﷺ نے فرمایا یہی وہی چیز ہے لیکن جس پر اللہ کی مہربانی ہو آسمان سے وہی جہنم کے آیت کے معنی نرس  
ہوئے اسے بھی یہودیوں کے خطاب میں تھا۔ لیکن غبارِ اہمیت ہے کہ گویا عیاں میں ان کے ہے لیکن علم کے اعتبار سے مار ہے۔  
والہ علم آگے چل کر پہلے غائبین کی صفت ہے اس میں حق سنی میں یقین کے لئے کو حق خلاف کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے کہ  
سورۃ الاحزاب کے معنی میں بھی آتا ہے اور ان کے معنی میں بھی۔ اور حصارِ کھٹکے پر ہر حق اور فریبہ کن دونوں پر برا لگاتا ہے۔ اور  
ان طرف سے بہت سے نام ہیں جو انکی اور حقیقت چھوڑ کر پورے پاتے ہیں لیکن جیسے کہ حق میں عرب شہر کو کے شعروں میں بھی آیا  
ہے۔ اور قرآن کریم میں اور جگہ ہے ﴿وَرِزْقِ الْغُلَامِ الْفَتَا لَقَدْ فَطَنُوا الْفَقْمَ لَوْ اَفْتَوْهُمَا﴾ یعنی شہرِ کھٹکے ختم کو کچھ فریقین کر میں  
تھے کہ وہ عیاں میں جھوٹ اپنے جائیں گے یہاں بھی ان یقین کے معنی میں ہے بلکہ حضرت کاہن فرماتے ہیں کہ قرآن میں انکی  
شہر حق کو کھٹکے یقین اور حق کے معنی میں ہے۔ اور احوال بھی یہیں حق کے معنی یقین کے لئے ہیں۔ حضرت کاہن سعدی فرماتے ہیں  
انہی اور قوادہ انہی جہنم کا بھی یہی قول ہے۔ قرآن میں اور قید ﴿وَالْبَنِي طَائِفَتِ الْبَنِي مُلَاقِ حَسَابَةٍ﴾ یعنی مجھے یقین تھا کہ مجھے  
حساب سے دوچار ہوا ہے۔

ایک جگہ حدیث میں ہے کہ رحمت نے دن ایک گھنٹہ بعد سے اللہ تعالیٰ فرماتے گایا میں نے تجھے چھوٹی پانچے نہیں دینے  
تھے کہ تھوہ طرفین طرح کے انعامات نہیں کیے تھے البتہ میرے لئے کھڑے اور ہوائت مٹا نہیں دیے تھے کیا تجھے راحت اور ہوا کھٹا  
چاہیے نے نہیں دیا تھا؟ کہے گا ہاں۔ پھر وہ کہے گا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے گا۔ جانا یہ علم یقین اس بات پر ہے تھا کہ تجھ سے  
لئے والا ہے یہ کہے گا ہاں اللہ اسے نہیں دے گا تھا تو تعالیٰ فرماتے گا کہ میں تو جیسا کھٹکے ہوں کیا قیاسی آج میں تجھے ہلا دوں  
گا اس حدیث میں بھی اللہ حق کا ہے اور حق میں یقین کے ہے۔ اس کی حریہ تحقیق تفصیل اللہ تعالیٰ ﴿وَلَسَوْا اللہ فَالْغَنَمِ  
الْمُسْتَفْعِ﴾ (سورۃ اشرا) تحریر میں آئے ہیں۔

## يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تَعْمَلُوْا لِقٰى اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاٰتٰى فَصَلُّوْا عَلٰى الْعُلَمَآءِ

اے ایمان والے! تم میری نیت کو یاد کرو کہ میں نے تم پر انعام کیا اور میں نے تمہیں تمام بیادوں پر نصیحت دی۔

یہی اسرا اکل کے آیا و اجداد پر انعامات۔ یہی اسرا میں کے قیاد ہو اور کو نصیحت دی کہ تم میرے اس کا کر دو اور اس کے  
ان میں سے رسولانے ان پر کتابیں اتاریں اور ان کے لئے کے ہر لوگوں پر ان میں سر جہ دیا جسے فرمادہ ﴿وَالْقَدِ اَخْرَجْنٰهُمْ عَلٰی عِلْمِ  
عَلٰی الْعَمَلِ﴾ یعنی انہیں ان کے زمانہ کے اور لوگوں پر نام لے کر میں نصیحت دی اور تمہیں فرمایا ﴿وَاِذَا قَالُوا تُؤْمِنُوْا بِالْقُرْآنِ  
اِنْ كُنَّا بِغَضَبِ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَعَلْ فِیْكُمْ فِتْنًا وَّجَعَلْنٰكُمْ خُلُوْا فَاِذَا كُنْتُمْ خُلُوْا فَاِذَا كُنْتُمْ خُلُوْا فَاِذَا كُنْتُمْ خُلُوْا فَاِذَا كُنْتُمْ خُلُوْا﴾ یعنی موسیٰ علیہ  
السلام نے فرمایا یہ میری قوم اتم اللہ تعالیٰ کی اس نیت کو یاد کرو کہ تم پر انعام کی ہے تم میں اس نے قیاد کیا ہے تمہیں بلا شہد علیہ اور دیا  
جو تمہارے زمانہ کو نہیں دیا تمام لوگوں پر نصیحت لے کر ہے۔ ہر دن کے زمانہ کے زمانہ دوسرے لوگ ہیں اس لئے کہ امت محمدیہ ﷺ ان سے  
یقیناً افضل ہے۔ اس امت کی نسبت فرمایا ہے ﴿وَلَا تَحْزَنْ حِزْبُ اَنْفِیْ﴾ تم بہتر امت ہو جو لوگوں سے ہے۔ بانی گئی ہو تم ہمارے یوں کا قسم  
کرنے والے اور یہ انہوں سے روکے والے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔ اول کتاب میں بیان آئے ہیں ان کے لئے بہتر ہوتا ہے۔

مساجد اور سنی مساجد میں حضور ﷺ فرماتے ہیں تم ساری امت ہو اور سب سے بہتر اور جڑ سے اور اس قسم کی اور  
بہت ہی احادیث کا ذکر کرتے اور اللہ ﷻ محسنہ خیر اُفیعہ کی تحریر میں آئے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ تمام لوگوں پر ایک خاص قسم کی نصیحت ہو۔









عربی تفسیر میں ہے کہ انکار اللہ تعالیٰ سے بدعتی ہے۔ اسلام کا یہ قانون کہ اپنے خالق سے غلام اور سب سے بڑا آدمی ہے۔ اور وہ مگر غلام یا  
 ہو گا کہ جسکی بیعت اللہ تعالیٰ سے اور تم کو اپنے خالق اور رب سے کہہ کر کہ میں نے تمکی غلامی اختیار کر لی ہے  
 لوگوں نے چھڑا دیا تھا انھیں بخدا یاد رکھو کہ انہے کفر ہے۔ سب سے بڑی گناہوں میں ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بدعتی طور پر غلامی اختیار کر لیں۔  
 اور اگر چہ انھیں انکار کر دیا ہو۔ مگر انہے نے اپنے خالق کو بدعتی طور پر غلام کر لیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بدعتی طور پر غلام کر لیا۔

یہ آجہ سخت قربان وقت ان آدمیوں سے ہے۔ کیا اور ایسا اور نہیں ان کو یکساں تر فتح کیا جاسکتا ہے کہ رستہ آگے نہ آجائے۔  
 غرض وہ مونی علیہ السلام سے فرمایا کہ اب بس وہ انقتول کر حیدر کا جریہ قاتل کی اور وہ آئندہ وہ مقام کو گن کی قریہ قبول فرمایا اور نہیں  
 جہاد کا خواب مضاعف ہو۔ سوئی علیہ السلام وہ سفر سے ہوا وہی علیہ السلام نے جب اس قربان اپنی قوم کو قتل دیکھا تو عا کر ہشرون کی کہ وہ  
 اندر اب توئی اور بیکر مت جائیں جسے چنے اپنے انیسے معاف فرما دیا تھا اور پروا لگا۔ عالم نے فرمایا کہ یہ سورے وغیرہ اعتقاد و غیر  
 کہ وہ اور اسے پانی شہیدوں کے کورج میں چاہے اور اسے زندہ دیتا اور وہ بڑیاں دے رہے ہیں اب مونی علیہ السلام کو کہہ دینا کہ تو کہہ دینا  
 اور غور توں میں بھول کی کہ یہ ہزار کی سو قاتل کوئی کوئی بھڑے پھر وہ اور مجھ کوں آگے نہ لائیں۔ انہیں جس باب بڑا۔ جائے  
 یہاں سے جس قتل و خون و قوت اور اور یہ قاتل اور ہم سے ان کی قریہ قبول فرمائی۔

[illegible]

(فہم) مجھ پر تو اُن کے اصرارے اموی سے بے فائدہ رہا جب تک ہم اپنے اب کو مانتے نہ دیکھے، یہ تو خیر خدا کا ہی ہے (شرعی مسائل کی مراد میں) حق پر قبضہ نہ دیکھتے تھے اعلیٰ کرتی۔ نیز یہ کہ اُن کے قتل کو قتل کر دیا، موت کے بعد بھی ہم نے نصیب نہ کر سکا۔

[illegible][illegible]



ی کے اندر اندر حوالے کے قریب ہو گئے۔ جب کلام الہی شروع ہوا جب کہ عید السلام کی پہنچنی اور سے چمکنے لگی۔ اس طرح کی کوئی  
 اس طرف نظر اٹھانے کی: جب نہیں رکھ تھا پہل کی بات ہو گئی اور سب ٹوٹ کر ایک جگہ میں گزرتے اور حضرت سید عید السلام کی دعا  
 سے آپ کے ساتھ سننے والے بھی اپنے کاکار سننے لگے کہ انہیں عزم احکام ہو رہے ہیں۔ جب کلام الہی ختم ہوا تو ادبست کی اور سوسنی  
 عید السلام بن لوگوں کے پاس آئے تو یہ لوگ کہنے لگے کہ سوسنی اسم تو قرینہ نہ لائیں گے جب تک اپنے رب کو پہنچے مانتے نہ دیکھ  
 لیں۔ اس گفتاری کی وجہ سے ان پر ایک ڈر رہا کہ قیادہ سب کے سب ملا کر ہو گئے۔

اب سوئی حیدر اسلام نے غصہ میں آئی کے ساتھ داعی میں شرارتیں مچا دیں کہ ان سے قوی پہنچا تھا کہ ہم سب کی مت پہنچنے پر ہلاک ہو جائے۔ وہ قتل کے کاموں پر آمینوں کو کہہ کر لاکھ ان کے پیروں اور پیروں کو اپنے غصے میں غلامی اسرائیل کے پانی جانی گاؤں میں لایا اب اس کو لاکھ میری اس بات کا کچا کچھ گاؤں میں سے معدوم ہو کر پہنچا تھا کہ ان سے کہہ دے کہ ہم جلدی قوی سے قوی قوی فرما دو ہم پر فضل و کرم کر حضرت سوئی حیدر اسلام پر بھی فتور و غصہ سے دعا تھی کہ یہ سب تک کہ پروا کا۔ ان کی کہ بالبالوں فرما دو ان میں اس کو کہہ کر دیا۔ اب سب سے یہ زبان ہو کر تھی اس میں ان کی طرف سے قوی شرارتوں میں ان سے فریاد کی کہ جب تک وہ داعی بغاوت کو ہلاک نہ کریں اور ایک دوسرے کو قتل نہ کریں میں ان کی قوی قبول نہ کرناں گا۔ سوئی دیکھتے ہیں کہ یہ سب جلدی میں اس میں اس سے یہ بھی غصہ ہو گیا کہ یہ فعل اب آج ہے لیکن حقیقت میں اس سے مراد یہی اثر تھا تھا۔

دراستی نے اپنی تفسیر میں ان ستر قصصوں کے قصص میں کھسکے کہ انہوں نے اپنے پیچھے سے جھک کر انہی اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ ہمیں یہ عبادت آپ نے دیا کی اور وہ نول ہوئی لیکن یہ قول غریب ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں سوائے حضرت ہارون علیہ السلام کے اور ان کے بعد حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کے اور کی نبوت بہت ٹھیک۔ ان کتاب کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ ان لوگوں نے بڑی دانا کے مطابق اللہ کو اپنی آنکھوں سے اسی جگہ دیکھا یہ بھی غلط ہے اس نے کہ خود حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب ابراہیم بنی توفی کا سوال کیا تو انہیں منع کر دیا گیا پھر یہ ستر اشخاص وہ ابراہیم توفی کی جب کیسے لاتے اس آیت کی تفسیر میں کہ آپ اس قول میں کہ ہے کہ موسیٰ تو اذن سے نہ آئے بلکہ وہ کام کا مجھ سے توفی اور ان سے کہنا کہ یہ اللہ کی کتاب ہے اس پر میں کہہ اور انہوں نے ساتھ اس نے اپنے ساتھ لے لیا۔ کچھ کہ حضرت! میں کیا فرماؤں تو ان خود کہہ لیا کہ جو اس نے یہاں سے نہیں کہنا چاہا وہ ہے کہ وہ آپ سے اتنی کہہ لے اور ہم نے اسے جب تک ہم ان کو غور نہ دیکھیں کہ انہیں لے لیں گے۔ ان قولی ہوں گے اور یہ نصیب اسی خدای تعالیٰ ہوا اور ہلاک کر دینے میں نہ وہ دیکھ سکے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں کہا کہ اب تو ان خود ان کو غم نہ ہو انہوں نے یہ انکار کیا کہ آپ کی مرید فرشتے چلا اٹھا کر انے اور ان کے سروں کے اوپر مسکن کر دیا کہ انہوں نے ہاتھ تو یہ پناہ نہ دیا کہ جانتے کہ انہیں سب میں نہ جانے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مر کے بعد یہ جی ہمارے اور یہ بھی مقلد ہے جی ہمارے اس ان پر بھی جاری ہے۔

اور دینی نے کہا ہے ہمیں کوئی کیجئے کہ جب چاہنا ہے اسے تعالیٰ کی یہ ہر دست نکالی، کجیوں کرنے کے بعد نہ تو ہر تکلیف شرعی ان پر سے ہٹے گی۔ میں نے جواب دیا تو یہ بھڑکے تھے کہ سب جہنم میں خود ان پر یہ بدولت چڑھ آئی تب تعویذ کی ایسی سب اختیار اور جو کچھ دوسری یہ بدولت نہ تھی کہ نہ نہیں بلکہ جو دوسرے کے اور کام شرع کے تکلیف ہے تو ان کو ہر حال میں وقف ہے۔

قرص: کہتے ہیں ٹھیک توں ہی ہے۔ یہ امور ان پر قدرتی طور سے آئے تھے جو انہیں اپنی مرضی سے نہ لگتا تھا۔  
 نورانی اسرا اٹکلے بھی داد۔ باب: مخلوق کو دیکھ کر خدا ان کے ساتھ ایسے ایسے کام ہونے لگا جو ان کے خلاف قرص اور نور سے





















میں پہلے ہی سے جھینس کر رہے تھے اور وہ سر ہلاتے تھے یعنی ہنس۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں تمہاری موت میں اس سب جاکر آئے اور میں نے نہیں سنی تھی، اس سے بعد وہ اپنی سزا کا قیام دیا۔  
 زعمہ میں رہتی ہے سب بھی تھیں وہ میں ہی تھی، ایک رات کو تیرے مرنے کے اعلان پر اس نے سب سے قطعاً بولی، یہ تو ہمارے میں جو  
 اسی طرح بولے گئے تھے اللہ تعالیٰ جو چاہے اور میں طرح چاہے پورا کرے، اور مجھے جس طرح کا چاہے، یہ غایت اللہ تعالیٰ اپنے  
 غضب و شعہ سے اور اپنی بکراہت سے اور اپنے دشمنی اور خودی سے ان سے نہیں بچتا، (یعنی) جو غائبین ہیں وہ کمال پر  
 کثیر۔ ان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان میں کسی کو طہر کرنے جو یہاں کیا ہے، اور بھی ان کیلئے ان پر بعضی لڑتے اور بعض تو فرض کیا، میں یقین  
 انہوں نے جو کہ دن اور چند دن یا اور چند ماہوں تک ان کی عزت کے طور پر رکھا، یہاں پر وہ ان سے ہم کو کیا کہنا، وہ اللہ  
 کی آواز میں کی یہ وہ پرستار والے دن تمام چھاپیں اور اپنا کرتی تھیں اور اچھٹی کوئی اور حق نہیں ہوتی انوں میں کوئی نہ بھی نہیں آتی  
 تھی یہ سب کچھ کہہ کر وہ گھر واپس آئے، اور پھر ان سے کہہ رہے۔

اس نے بعد ان میں سے ایک شخص نے یہ جملہ نکالا کہ چند سالے دن پہلی کو کھڑا کیا اور پھر وہ میں چائیں اور وہی اور  
 نہایت پر کسی چیز سے چند دن اور وہی دن یا تیرے نکال کر دیکھا، لکھائی انوں نے فرمایا کہ اگرچہ میرا تو اس نے کہ میں نے تو ان کو  
 شاکر کیا ہے تو یہ روز نکالا اور انوں نے بھی اس میں مل کر چند دن اور اس طرح اس سب چھاپیں کا پھر ان سے گئے میرے بعض نے دیا  
 کے نہیں پا کر کہے کھولتے۔ چند سالے دن جب چھاپیں اس میں میرا نہیں تو اسے یہ کہہ دیا، اور اسے ان کے ہاتھ سے  
 ان میں ایک اور اس سے مسلمان تھے، ان میں اور دیکھ کر کہتے رہے، لیکن ان کا جواب بھی وہ تھا کہ ہم اللہ کو اللہ میں نہیں  
 ہم تو اللہ والے دن نکلتے ہیں ان میں اللہ نہیں دیکھتے وہ ان میں اللہ سے نکلتے انوں کے ساتھ ایک کمرہ میں اور ہر ایک ہر صلیبت وقت ہر  
 اے اور اللہ ان فریق کو راہی رکھے اسے تھے وہ تو ان کا پورا ساتھ دیتے وہ ان کو اللہ نصیب تھے ہر چاروں کو دیکھتے تھے بلکہ ان کے  
 دوسرے کہتے تھے کہ ان قوم کو کہہ دیا نہایت کرنے ہو جنہیں اللہ تعالیٰ دیکھ کر اسے کچھ خستہ دل نہ کہہ تو ہر طرف سے بھی دیا  
 کر کے ان میں سے کچھ سب نہیں اسنے تو اب وہیں چھوڑ دیا، اسے جواب دینے کہ ایک تو اللہ کے ہاں ہم اللہ ہو جائیں اس  
 نے اور اس سے اس لئے بھی کہ شاید ان میں تو کھلی اور کھلی نہیں تو ہر میں یہ وہی جائیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سے بھی جائیں۔

بہاؤ الدین علیؒ نے فرمایا کہ میں نے اپنے ہاں بائبل پڑھا، ان میں اس سے بائیں ملک ہو گئے تھے یعنی ان کے ہاں ایک دیوار  
 تھی اور ایک دیوار تھی، ان سے ہاتھ نہ کر کے کہہ دیا کہ یہ وہاں جیل ہوتا اور وہاں کے لئے اس میں بھی ایک مدت ای طرح کر کے کہ  
 ان جب یہ مسلمان ہو کر آئے ان میں چھاپیں اب اللہ ان کو اس نے پکارا، نہ نہیں کھانا کھاتا، نہ ان میں کوئی اور ان میں کوئی نہیں ہوئی  
 جہاں تھے کہ آج کیا بات ہے، آخر جب وہ وہاں کوئی تو ان کو اس نے پکارا کہ چارہ کو دینا تو وہاں میں منہ نظر آیا، بلکہ اس کے  
 لوگ جو تو ان کو ہر چھاپیں میں ان کے کچھ دیا تو ان کو نہ تھے اسی طرح نہ میں اور نہ وہ تمام انسان تھے، ان میں  
 میں میں جن کو دیکھ بھی آئی تھی۔ بچے جو تھے انہوں کی شکل میں اس سے نہ دیکھنے کی صورت میں جو نہیں دیکھنے کی دلی چاہ  
 اور ہر ایک کچھ کہہ رہے کہ یہ فلاں اس سے یہ فلاں جوتے، اور پھر وہ بھی پکارا، ہے کہ وہ یہ یہ وہ یہ تو نہ صرف وہی  
 ہمارے ہوئے جو اللہ کھیلنے تھے بلکہ ان کے ساتھ وہ بھی دیکھ دیکھتے تھے ان کو نہ تھے اور وہ اس میں سے ہوتے تھے اور  
 کل جوں تک کہ یہ تو صرف وہی تو ہوتی تھی جو پھر پھر کرتے رہے اور ان سے اللہ تھک کر گئے تھے یہ تو ان کو ان کی  
 ایک قوم اور وہاں میں کہ کچھ دیکھ رہے تھے کہ اس میں کوئی دلی نہیں تھیں کی بنا پر ان کے لئے تھے یہ کہ اس میں کچھ نہیں  
 ان کے دن بندہ ان میں سے ہو گئے مجھے چاہئے کہ ان کو کہہ دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں اور ان کے ہاں دیکھا اور انہوں نے







چونکہ اس دم اور اس عمر کی بھی انھیں کجرات نظر نہیں تو جنوں سے خدا ہوا کہ اللہ کے نبی انوں اور انھیں بھی پچھہ تاکہ علم  
مست جائے لہذا اللہ جب انھیں مسئلہ چاہے گا کہ آپ اللہ اللہ نہ کہتے تو انھیں قیامت میں پتہ نہ پتا، ان کے یہ سواست عزت کرتے تو  
حق تعالیٰ ان پر نہ ہوتی پتہ انھیں کس گائے کو ان کو دینے کا ریت ہو جاتی۔ یہ سمجھنا کہ ہم جنوں عدت میں بھی ہے جنھن کی اس سزا قریب  
ہے کج بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ یہ حضرت ابوہریرہؓ کا کلام ہے "واللہ اشد حب فی سرہ ان کے دوستوں کے لئے کہ انھوں  
میں انھیں جتنی پائی نہیں چھپا ان کے چوسے پر کوئی راجع نہیں" ایک دگر ہے "مدرسے دین میں تیس دوسرا کج نہیں" ان کے  
احمد پائی اگر اکل اعلیٰ اکل درست اور توفیق میں۔ انھیں کہتے ہیں کہ روگائے کام کرنے میں انھوں میں بھی کلام کرتی ہے جنھن پائی نہیں  
پائی۔ مگر یہ قول غلط ہے اس لئے کہ وہ خلوت کی کج فہم سے کہ وہ انھیں جو حق اور وہاں پائی ہے اس میں کوئی راجع  
ہے۔ اب اسی بڑی کہ روگائے کے بعد بول چال اور اس کی قرآنی کی طرف متوجہ ہونے کی لئے فریاد کیا کرتے تھے تو یہ سزا  
نورانہ کرنے کے لئے جہانے تو تھے تھے کہ ان کے تو کہ ہے اس لئے کہ انھیں اپنی ساری کاخیل تھا کہ نہ یہ نہیں کوں توفیق وہ جھٹلے جی  
اس کی قیمت میں کہ انھیں ان کے تھے جنھن میں اور ان میں ان کے کہ حق میں دیاروں کی قیمت کی تھی لیکن یہ نہیں دیکھو ان کے گائے کے  
وزن کے برابر ہونے والی دروغی و دغا میں۔ سرائیکی روایتیں ہیں۔ "تھیک ات تھیک ہے کہ ان کا اور جگہ توفیق ہم کا تھیک نہیں لیکن  
اب اس قدر وضاحت کے بعد اور قتل کا مقدمہ ہونے کی وجہ سے انھیں یہ ضمایا تو پڑا اللہ اعلم اس آیت سے اس مسئلہ پر بھی  
استدلال ہو سکتا ہے کہ جانوروں کو مارا کیجے اور ادا کیا جائے اس لئے کہ صفات کا مسخر کرنا ان کے وصف پر ہے جان کر دے گئے جیسے  
کہ حضرت امام مالکؒ امام ابو حنیفہؒ امام شافعیؒ امام مالکؒ اور مسعودیؒ کا مذہب ہے انھوں کا اور انھوں کا اور مالک امام مالکؒ  
و مسلم کی یہ حدیث بھی ہے کہ کوئی صورت کسی اور صورت کے اوصاف میں طرح سے ظاہر کے سامنے بیان نہ کرے کہ کوئی اور نہ کہ  
وہاں یہ حدیث میں بھی ہے کہ اللہ نے ایت کے ساتھ ہی اوصاف میں طرح سے ظاہر کے سامنے بیان نہ کرے کہ کوئی اور نہ کہ  
ہے۔ ہاں امام ابو حنیفہؒ اور مسعودیؒ کوئی اور امام ابو حنیفہؒ وغیرہ صحیح مسلم کے قائل نہیں ہوئے ہیں کہ یہ ان کے اوصاف و صفات پوری  
طریقہ میں ہو سکتے ہیں اس طرح ان مسعودیؒ بن علیؒ اور مسعودیؒ میں سرور وغیرہ بھی متحول ہے۔

وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَآذَرْتُمْ فِيهَا وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۝

فَتَلَكُمُ أَصْرُ يَوْمَ تَبْغُضُهَا كَذِبُ الْيَمِينِ ۚ وَاللَّهُ الْمَوْقُ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ

تَعْقِلُونَ ۝

جب نے آپ انھیں کو قتل کر دیا۔ پھر اس میں اختلاف کرنے لگے اور تہہ کی پوچھ کی کہ اللہ تعالیٰ عذر کرنے والا تھا۔ نہ کہاں گائے  
ایک تو متحول کے جسم پر گناہ (دوسری ایسی گناہ) اسی طرح اللہ تعالیٰ مراد ان کو نہ کر کے نہیں تہہ کی عقل کی کے لئے تہہ ظاہر لکھا ہے۔

کج بھاری میں جو (انوں) کے کے متنی نہیں، اختلاف کیا کے ہیں۔ مجاہد وغیرہ سے بھی کہا مراد ہے منیہ نہ رافعی  
کہتے ہیں کہ جو نفس ذات مکرہ میں چھپ کر بھی کوئی جگہ میں کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کو ظہر کرے گا اس طرح ان کوئی  
ذات مکرہ میں نہیں کر بھی کوئی برائی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ان کو ظہر کرے گا۔ مجاہد نے آیت ۱۵۲ کی اسی طرح و اللہ صریح صا  
کشم لکھو ان کے یہاں ہی اللہ تعالیٰ جیجی کا پتہ پور ہے جس نے باعث نہیں دیکھ گائے کا جسم ہر اقدار کیا جاتا ہے کہ اس کا کوئی



















وَلَا تَخْذَلْنَا مِنْكُمْ لَانْتِفَعُونَ بِمَا كُفَرْتُمْ وَلَا تَخْرُجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ تُكَذِّبُونَ ثُمَّ أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتَخْرُجُونَ فَرِيقًا مِنْكُمْ فِي دِيَارِهِمْ يَتَطَهَّرُونَ عَلَيْهِمُ الرِّيمُ وَالْعُدَّانِ وَإِنْ يَأْتِوكُمْ أُسْرَى تَقْتُلُوهُمْ وَهِيَ مَعْرُومَةٌ عَلَيْهِمْ إِخْرَاجُهُمْ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ لِآخِرَتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الرَّهْمَةِ يُرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللَّهُ بِعَاقِلٍ لَكُمْ الَّذِينَ اسْتَرَوْا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ فَلَا يَخَفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ













































تو اس پر انہاں آسانی چاہا جائے لیکن میں جنگ لے، اگر کسی دوسرے کو تو نہیں گوارہ کئے گا اس لئے کہ اس وقت خیال ہوتا ہے کہ اب گوارہ اب کرنا اور اس کی ضرورت کے باعث جتنی جلد زمین میں چل کر سنا تھا اتنی جگہ پر ایسے ار کے وقت نہیں چل سکتا۔ انھیں اور عیسویوں نے بھی موقوف (میں غصہ کو کہتے ہیں) کیا دی ہوا اور سرخیزوں کے دیکھنے سے روک دیا ہے اور سر کی دلوں کو زیادہ دشمنی والی اور خیر حسرت کرنے والی چیز جن کے دیکھنے سے منع کیا ہے اس سے خبر ہے کہ فوت و بد کا ایک خاص شریعت پر ہوتا ہے۔ عقلمند لوگوں کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ نضر لگتی ہے نتیجہ حد تک بھی کیا ہے کہ نضر کا اتفاق ہے اگر کوئی چیز تو پر بہت کرنے والی ہوتی تو نضر ہوتی اب اگر نفس قوی ہے تو ظاہری سپردوں اور ظاہری کاموں کی کوئی ضرورت نہیں ہو، اگر اتنا قوی نہیں تو پھر ان آلات کی بھی ضرورت پڑتی ہے جس قدر نفس کی قوت بڑھتی جاتی اور احاطات میں قوتی کرتا جائے گا اور تاثیر میں بڑھتا جائے گا اور نفس قدر یہ قوت کم ہوتی جائے گی اسی قدر یہ کم ہوتا چاہا جائے گا یہ کیفیت بخدا کی لوگوں کے عملی عمل کے ترکہ و غیرہ سے بھی ہو چاتی ہے یہی جو اسے عمل کرنے والوں نے کئے ہیں کہ کام نہ لیتے کہ حاجت اس سے لیتا ہے اس حال کو شریعت کی اصطلاح کو کرامت کہتے ہیں چاہے نہیں کہتے ہو، یہی اس حال سے باطل میں اور خلاف شرع کاموں میں رہتا ہے درہن سے دور ہو جاتا ہے ایسے لوگوں کے یہ خلاف شرع کاموں سے کسی کو دھوکا کھا کر انھیں دلی نہ کھولتا ہے یہ تو کفر شریعت بخلاف طے والا دلی ظہر نہیں ہو سکتا آپ دیکھتے نہیں کہ کتنی عبادت میں داخل ہے ہر سے میں کیا کچھ آیا ہے؟ دیکھتے کیسے خلاف عبادت کام نہ کرے دیکھتے؟ میں ان کی وجہ سے اعانہ کمال نہیں بلکہ وہ ملعون و مردود ہے۔

(۱۳) تیسری قسم کا جو عبادت کے ذریعہ رہنے والوں کی دوسرا سے اور دوسرا نہت طلب کرنے کا ہے۔ سحر اور غلا سحر اس کے قائل نہیں ہیں اور اس سے بعض مخصوص الفاظ، الامال سے اتفاق پھر کرتے ہیں اسے حیرا حیرا کہتے ہیں۔

(۱۴) جو جن جن خیالات کا بدل دینا آگھوں پر اندھیرا الی وغیرہ شیعہ و باری کرتا ہے جس سے حقیقت کے خلاف کچھ کا کچھ دکھائی دینے لگتا ہے تم نے دیکھ ہر گز شیعہ و باری پہلے ایک کام شروع کرتا ہے جب لوگ دلچسپی کے ساتھ اس طرف نظر نہیں بدلتے ہیں اور اس کی طرف توجہ ہو کر ہر جن اس میں مصروف ہو جاتے ہیں تو وہ بھرتی سے انہی دوسرا کام کرتا ہے جو لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہتا ہے اور اسے دیکھ کر وہ حیران رہ جاتے ہیں۔ بعض مغربین کا قول ہے کہ فرعون کے بعد لوگوں کا بدلا دینا ایسی حیرت کھاسی لئے قرآن میں ہے ﴿مَنْعَرُوا أَفْئِسَ النَّاسِ مِنْهُمْ خَوْفُهُمْ﴾ جو لوگوں کی آنکھوں پر بدلا کر دیا اور ان کے دلوں میں ڈر بٹھایا۔ اور بعد ہے ﴿فَيَعْمَلُونَ لِمَا لَا يَنْفَعُهُمْ﴾ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خیال میں وہ سب نظریاں اور جاسا سب میں کی رو دیتی ہوئی نظر آئے لیکن غلامانہ اور حقیقت یہ نہ تھا وہ اٹل المہم۔

(۱۵) جن چیزوں کی ترکیب دے کر کوئی عجب کام اس سے لیتا تھا انھوں نے کی عقل بخاری میں پر ایک سزا عا کر بخدا واس کے انھوں میں ان میں سے جہاں ایک سامع گھڑی ہوا ان میں سے آدم علی و لک کوئی اسے نہیں سمجھتا۔ اسی طرح انسانی صورت اس کا کی گئی سے بتائی کہ مبرا علی انسان نہیں بہت یاد رہا ہے۔ فرعون کے بعد لوگوں کا بدلا دینا بھی اسی قسم میں سے تھا کہ وہ بتائے ہوئے رہا۔ وہ خبر وہ جن کے وقت زندہ و حرکت کرنے والے احوال دیتے تھے گھڑی اور کھنڈے اور پھرتی چھوٹی چیزیں جن سے جی بڑی دلی چیزیں سمجھی آتی ہیں سب اسی قسم میں داخل ہیں حقیقت میں اسے بدلا دینا کہنا چاہئے تو کہ یہ تو ایک ترکیب اور کار گھڑی ہے جس کے اسباب بالکل غائب ہیں جو انھیں جانتا ہوا ان لوگوں سے یہ کام لے سکتا ہے اسی غرض کا وہ جیل بھی ہے کہ جو بیت المقدس کے سرکاری کرتے تھے کہ ہر اس طرح سے کہے کہ نہ نہیں جانتے ہو اسے کہنے کی کرامت مشہور کر دی اور لوگوں کو اپنے دین کی طرف مبرا رہیں بعض کرامتیں موقوف کا بھی خیال ہے کہ اگر ترکیب و ترکیب کی حد میں مغربی جائیں اور لوگوں کو عبادت کی طرف راہ لیا جائے تو













[illegible]

حضرت خواجہ غلام فرید نے انہیں بھی جانتے ہی نہیں تھے کہ ان کا یہ سوا بھائی تھا۔ خواجہ غلام فرید نے ان کی تعلیم کے لیے ان کے لیے ایک مدرسہ بنوایا تھا۔ خواجہ غلام فرید نے ان کی تعلیم کے لیے ان کے لیے ایک مدرسہ بنوایا تھا۔ خواجہ غلام فرید نے ان کی تعلیم کے لیے ان کے لیے ایک مدرسہ بنوایا تھا۔

عالم کوئی جواب میں غلطی انکس میں نہ جانتے ہیں وہ یہ بھی کہ ان سے اس بات ممکن ہو جاتی ہو جسے وہ اس  
 لیے "فلسفۂ حقیقت" کی بناء پر ماننے لگے۔ اس بات سے آپ حقیقت کی جائیداد میں فخر بھی نہ لیتے تھے یہ بھی معصوموں کا آپ  
 کی شریعت کے معنی جو جس سے ہوا ان کو مل سکتا ہے اس بات سے کہ کوئی نہ مانجی نہ خائش نہ نہ آپ حقیقت سے کہ غلطی بھی  
 اس سے یہ شریعت ان کی کتاب میں کہتے ہو ان سے کہ ہر صورت میں منقول حقیقت کی تائید میں نہ ہر کوئی پادشاہوں کے ر  
 آپ اپنے انگریزوں کے کہتے ہیں۔ اسی میں نے ان کو کہ میں جس میں کہنے کے جوڑ کو ان میں ہر اس معصوم  
 کو یہاں لکھا ہے۔

[illegible]

أَمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَسْأَلُوا رَسُولَكُمْ كَمَا سَأَلَ مُوسَى مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَتَّبِعِ  
الْكُفْرَ يَأْتِ بِإِيمَانٍ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ





















وہ خود اپنے چار بیٹوں کو اس دکان میں بیٹھ کر کر دیتے تھے۔ اور ان کے پاس ایک کتا بھی تھا جس کا نام "بلیو" تھا۔ یہ کتا بھی اپنے چار بیٹوں کے ساتھ رہتا تھا۔ وہ بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کے کام میں مدد کرتا تھا۔

یہ کہ حدیث میں ہے کہ: "یہاں تہی قہاں ہے توت واظہر ہے ایا ماہ اہل بیت ہے حسن و جمال، ایا حج نہیں  
میں ہے نہ بی بی کا، نہ کسی کا، نہ کوئی حدت"۔ اہل بیت کہہ بھی مر جوامہ روئی ہے سخن پورا فرما دیتے۔ یہ عظیم ہونے میں  
اگر سے عکس ہیں تہ ذلک اظہر۔

[illegible]

قَالَ لَهُ كَيْفَ فَرَأَيْتَهُ فَبُكَرْتُ ۝

[illegible]















[illegible]

وَرَدُّ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَابِلِ إِِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى

میں نے اسے کابل میں لے گیا۔ وہاں سے اگلے دن دوبارہ افغانستان کی طرف چلا گیا۔ یہ خطبہ اسلام آباد کے قریب ایک مقام پر ہوا۔

[illegible][illegible]

حضرت عمرؓ کی فضیلت: صحیح بخاری میں ہے کہ عمرؓ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ہے جس نے اللہ کی راہ میں جان قربان کر دی ہو، اس کی فضیلت میری جیسا کہ ہے۔



وَالَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَلَمْ يَمَسُّهُمُ الْكُفْرُ الْكَفَرُ الْكَبِيرُ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَى عَذَابِ النَّارِ وَهِيَ السَّعِيرُ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

اور جو لوگوں نے ایمان لیا اور ان کے ایمان پر کفر کا کبیرہ نہ آیا اور جب کہ فرمایا کہ اے ابراہیم! یہاں کو ایک امن والا ملک بنا دے اور اس کے رہنے والوں کو اس کے پھل سے روزی دے۔ اور جو ان میں سے اللہ اور آخرت کے دن کو ایمان لائے۔ فرمایا کہ میں ان کو کچھ عرصہ تک اس ملک میں رہنے دے گا۔ پھر ان کو آگ کی آگ میں ڈال دے گا۔ اور اس کے پھل سے روزی دے گا۔ اور ابراہیم اور اسماعیل نے کہا کہ اے ہمارے رب! ہماری دعا قبول فرما۔ تو ہی سنا دینے والا اور جاننے والا ہے۔ ہمارے رب! ہمیں مسلمان بنا دے۔ اور ہمارے بچوں میں سے ایک قوم کو مسلمان بنا دے۔ اور ہمیں اپنی مہمانی کے لیے دکھا دے۔ اور ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ تو ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

اور کعبہ بیت اللہ اور مساجد میں جو لوگوں نے ایمان لیا اور ان کے ایمان پر کفر کا کبیرہ نہ آیا اور جب کہ فرمایا کہ اے ابراہیم! یہاں کو ایک امن والا ملک بنا دے اور اس کے رہنے والوں کو اس کے پھل سے روزی دے۔ اور جو ان میں سے اللہ اور آخرت کے دن کو ایمان لائے۔ فرمایا کہ میں ان کو کچھ عرصہ تک اس ملک میں رہنے دے گا۔ پھر ان کو آگ کی آگ میں ڈال دے گا۔ اور اس کے پھل سے روزی دے گا۔ اور ابراہیم اور اسماعیل نے کہا کہ اے ہمارے رب! ہماری دعا قبول فرما۔ تو ہی سنا دینے والا اور جاننے والا ہے۔ ہمارے رب! ہمیں مسلمان بنا دے۔ اور ہمارے بچوں میں سے ایک قوم کو مسلمان بنا دے۔ اور ہمیں اپنی مہمانی کے لیے دکھا دے۔ اور ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ تو ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

اور کعبہ بیت اللہ اور مساجد میں جو لوگوں نے ایمان لیا اور ان کے ایمان پر کفر کا کبیرہ نہ آیا اور جب کہ فرمایا کہ اے ابراہیم! یہاں کو ایک امن والا ملک بنا دے اور اس کے رہنے والوں کو اس کے پھل سے روزی دے۔ اور جو ان میں سے اللہ اور آخرت کے دن کو ایمان لائے۔ فرمایا کہ میں ان کو کچھ عرصہ تک اس ملک میں رہنے دے گا۔ پھر ان کو آگ کی آگ میں ڈال دے گا۔ اور اس کے پھل سے روزی دے گا۔ اور ابراہیم اور اسماعیل نے کہا کہ اے ہمارے رب! ہماری دعا قبول فرما۔ تو ہی سنا دینے والا اور جاننے والا ہے۔ ہمارے رب! ہمیں مسلمان بنا دے۔ اور ہمارے بچوں میں سے ایک قوم کو مسلمان بنا دے۔ اور ہمیں اپنی مہمانی کے لیے دکھا دے۔ اور ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ تو ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔







































































کہ مجھے نکال دیا گیا سو اس میں قسمیں ایک فرمائی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے فرمایا ہے کہ اللہ ملک الموت سے دریافت فرماتا ہے کہ تو نے یہ کس وجہ سے بدھ کی تمکون کی خلاف ورزی کی ہے اور اس کے بعد کہ تو نے میں نے کیا تھا اللہ الموت کہتے ہیں کہ میں نے تم کی تعریف کی اور اللہ چاہتا ہے کہ اس کے لئے جنت میں ایک کمرہ بنادیں اور اس کا بیت نامہ ہو۔

إِنَّ الصَّفَا وَالرِّقَّةَ مِنَ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ

صفاء و رِقَّة خواتم کی دو چیزیں ہیں جن سے اللہ کا شرف و حرور کرنے والے پر حق کا صاف کر لینے میں کمی کوئی نہ ہو کہ میں اور اہل غنیمت۔ جلالی اور کمالی دونوں پر ان سے اور ان میں کوہ پہلے لایا۔

صفاء و مردہ کا طواف اور اس کا طریقہ: حضرت عائشہ سے حضرت عمرؓ دریافت کرتے ہیں کہ اس آیت سے تو کیا معلوم ہو گا ہے کہ طواف نہ کرنے میں کسی کوئی عرق نہیں۔ آپ نے فرمایا صحیح تم صحیح نہیں کہے۔ کہ یہ بیان نہ نکھر ہو تا جو اذیلا بکثرت دھکا ہے جو کہ سنہ آیت ہر کہ کاشان زون ہے کہ مشکل کے پانی حلاوت قضا اسلام سے پہلے اصفاء ہے جتنے تھے اور جو ان کے نام پر ایک پکارا جاتا مقام اس کے طواف میں عرق نہیں تھا کہ اب بعد از اسلام میں لوگوں نے حضور ﷺ سے صفاء مردہ کے صحت کے حقیقت سے اس میں سوال کیا تو یہ آیت اتری کہ اس میں کوئی عرق نہیں پھر حضور ﷺ نے صفاء مردہ کا طواف یہاں لے مسنون ہوا اور کمی کوہمت نہ ہوئی کہ اسے ترک کر دے۔ (بخاری و مسلم) اور محمد بن عبد اللہ بن عمرؓ نے جب یہ روایت سنی تو وہ کہتے تھے کہ یہ طواف یہ بھی بات ہے جس نے قوس سے پہلے یہ سنی یہ تھی۔ بعض اہل علم فرما کرتے تھے کہ اللہ نے کیا تھا کہ میں نے جنت کے طواف کا حکم ہے صفاء مردہ کے طواف کا بھیجیں اس پر یہ آیت اتری۔ جس نے اپنے شان زون یہ دونوں دونوں حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ہم صفاء مردہ کے طواف کو جاہلیت کا کام جانتے تھے پھر اسلام کی حالت میں اس سے بچتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔

ان جہان سے مروی ہے کہ ان دونوں پہاڑوں کے درمیان بہت سے بہت تھے اور شیخ عیسیٰ راجع لکھیں کہ درمیان کھوئے رہتے تھے۔ اسلام کے بعد لوگوں نے حضور ﷺ سے یہاں کے طواف کی بات مسئلہ دریافت کیا جس پر یہ آیت اتری۔ اس وقت صفاء قضا و تاہم مردہ پر مشرک لوگ انہیں چھوئے اور چمکتے تھے۔ اس واسطے بعد طواف اس سے تمکون ہوئے لیکن یہ آیت اتری جس سے یہاں کا طواف ثابت ہو گیا میرت محمد بن اعلیٰ میں ہے کہ اس وقت اور ان کے درمیان عورت تھیں۔ ان کے کہ اس نے کب میں ذرا کیا اللہ نے انہیں پھر مہارہ قریش نے انہیں عقب کے باہر رکھا تا کہ عورت وہاں نہیں جواز لے کے بعد ان کی عبادت شران ہو گئی اور صفاء مردہ کا کر نصب کر دینے تھے اور ان کا طواف شروع ہو گیا۔

مذہب مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ اس حضرت ﷺ جب بیت اللہ کا طواف کر چکے تو رکھی وچ نہا بیت اصفاء سے نکلا۔ یہ آیت تلاوت فرمادے تھے۔ پھر فرمایا میں بھی شراب کر دینا گاں سے جس سے اللہ تعالیٰ نے شراب کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہم شراب کا اس سے جس سے اللہ نے شراب کیا۔ یعنی صفاء میں زمرہ وہاں حضرت جبریلؑ سے آواز فرمائی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ صفاء کا طواف کر رہے تھے۔ تو کہ آپ کے آگے آئے تھے اور آپ ان کے پیچھے تھے۔ آپ اندر سے آواز دے رہے تھے اور اس کی وجہ سے آپ کا قبضہ آپ کے گھٹنوں کے درمیان دو دو ہو رہا تھا اور وہاں ہمارے آیت جاتے تھے اور وہاں نہ جلاوا اللہ تعالیٰ نے تم پر تم کو دیا ہے (مسند احمد) اسی کی ہم سنی آیت اور روایت میں ہے۔ یہ حدیث دلیل ہے ان





























۱۔ اپنی قوم کے لیے، حق پر چلنے والے انسانوں کے ساتھ مل کر، اپنے کام کی طرف سے۔

۲۔ اپنی قوم کے لیے، حق پر چلنے والے انسانوں کے ساتھ مل کر، اپنے کام کی طرف سے۔

۳۔ اپنی قوم کے لیے، حق پر چلنے والے انسانوں کے ساتھ مل کر، اپنے کام کی طرف سے۔

۴۔ اپنی قوم کے لیے، حق پر چلنے والے انسانوں کے ساتھ مل کر، اپنے کام کی طرف سے۔

۵۔ اپنی قوم کے لیے، حق پر چلنے والے انسانوں کے ساتھ مل کر، اپنے کام کی طرف سے۔

۶۔ اپنی قوم کے لیے، حق پر چلنے والے انسانوں کے ساتھ مل کر، اپنے کام کی طرف سے۔

۷۔ اپنی قوم کے لیے، حق پر چلنے والے انسانوں کے ساتھ مل کر، اپنے کام کی طرف سے۔















دور و گھوڑے۔ یہاں سے نورا اور مجھ کو ان اعلیٰ انسانی کمپوز انی، عقائد و اصولوں کی بات چیت چلی۔

ٹماڑ کی حدود کی تعین حاکمیں اس سلسلہ میں اپنے اختراع کے مطابق زمین کو انوار سے لے کر انوار کے لیے زمین کی تعین حاکمیں کی ہیں۔

پہلی تجربی یہ ثابت کی کہ : سوانح و مہمیں غریبوں میں نہ صرف تعلیم کے لیے بلکہ ان کے مالی بوجھ کو بھی اُٹھانے کے لیے بہت کمال فرما آئے ہیں۔

ہر وقت دلچسپی رکھنے والے ایک اعلیٰ درجے کے تاجر و محقق۔ نئی جہت کے کھنڈے۔ ایک انٹر نیشنل سٹار

ایک اندرونی طور پر مہذب انسان کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر قسم کے تعلقات کی بنیاد پرستی میں ہے اور اس پرستی کی بنیاد پرستی میں ہے۔

دیکھی لیکن وہ خواہش گہرا پیدا ہوئی کہ اس وقت میں تو اس کے ایک شخص کا شکم کا حامل بنے۔ یہ ہے کہ اس لیے اس نے فوجی طور پر اس کے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

یہ اس شریف قد قامت فیضیہ کی بھی دوسری جہت ہے۔ اس کی وجہ سے اس کی تعلیم و تربیت کے لیے جو کچھ سب سے پہلے

حضرت بابائے اسی عہد اور مکتبہ کی بنیاد پر ان حضرات کے فیاضی و قربانیاں، جو ان کے بچے کے لیے

ہجرت کے بعد

[illegible]

۱۰۸

میں نے ان کے بارے میں سب سے پہلے تو اس وقت سنا تھا جب کہ وہ اپنے آپ کو "پاکستان کی آواز" قرار دیتے تھے۔

”میں نے اپنے لئے کلمہ لے لیا۔“

یہ جو بھی لکھ کر اپنے قلمی دوستوں کو دکھائے وہ کہیں نہ کہیں اس کی توجہ لیا جائے۔

بہارِ اعلیٰ تیرا ہے، جیسے تیرے ہی چمکناؤں میں، میں نے سنا ہے کہ تو ہر لمحہ میرا نہیں دھرتی ہے۔ کتنے تیرے ناموں پر شہر ہے، غاروں،

اگر تھے تو پھر اندھ نول نہ ہو محمد علیؑ صہبہؑ یا لائلؑ فریدؑ انھان کے راز کے آگے نہ آتے۔

یومرنی تجہی! تہذیب صحیحہ کا جو پروردگار ہے، اس کا یہ نام ہے۔

شہد شکر اشہر فیضاً جاوید میں سے جو کچھ دشمن کے گھیرنے میں آیا اس کا جواب دینے کو دور دراز ملکوں کی طرف سے

[illegible]

ان حالات میں حکماء کے فکر و بصیرت کی کمی

کے لئے یہ سب سے زیادہ مناسب ہے۔

[illegible]

اور ان کے لئے جو کچھ کہیں گے، اس کی تعمیل ہوگی۔ ان کے لئے جو کچھ کہیں گے، اس کی تعمیل ہوگی۔ ان کے لئے جو کچھ کہیں گے، اس کی تعمیل ہوگی۔

۱۰۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے مال سے دین کے لئے خرچ کرے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار سالہ عبادت کی اجر دے گا۔

انہوں نے ساتھ ہی یہ قصور و اقصر بھی تحریر کیا ہے کہ:

انصارِ نعیم الی اہل بیت علیہم السلام کہ وہ سچے جہاد کے اور سچے مبارک کے طلوعِ نبی کے گہرے خیال کے نور میں گہرے

1.  $\frac{1}{2}$  2.  $\frac{1}{2}$





































[illegible]

الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَتُ قِصَاصٌ فَمَنِ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ  
فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ

المُتَّقِينَ (٦)

[illegible][illegible][illegible]

ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو بہت دور میں آئی ہیں مسطور میں فوق فوق کوکبہ میں نے قہر نہ کیا کا شمع قہر ہے یہ آیت مبارکہ میں بارہ کے غصے سے مٹوئی ہوئی ٹھیکری میں نے اس بات کی تردید کی ہے کہ وہ آیت مبارکہ میں ہے جو وہاں کے بعد ان کی مولیٰ ہے۔ یہ کہہ کر کہ ان کو قبول بھی ہو سکتا ہے۔ یہاں پر یہ بات بھی غلط ہے کہ اس آیت میں کچھ ایسی باتیں ہیں جو ان کو قبول بھی ہو سکتی ہیں۔











ہم کی تیار داری میں رہے ایک مرتبہ اس نے حج کے لیے چھوٹا حال ہے جناب حسینؑ نے اپنے مرنے پر اللہ و اللہ آپ نے علم کی سرسبز اور پھولوں سے مقرر کرتے کہ یہاں وہ اس وقت کا قیام کر رہا تھا اسے طاری ہونے کے ساتھ تو اپنے اور اور یہ غریب کے لئے غماز کہہ کر کہہ کے باہر یہ قربانی دہاں۔

حج تمتع کرنے والوں کیلئے احکام یہ ہیں کہ وہ اپنے حج کو جمع کرنے والا شخص بھی قربانی کرے۔ خود حج و عمرہ کا بند ساتھ اور اپنے حج و عمرہ کو اپنے حج و عمرہ کے ساتھ اور اس سے لہذا جو حج کا احکام ہندہ لہا ہو۔ اصل تمتع میں ہے اور فقہاء کے کہہ میں مشہور بھی یہی ہے۔ ہمارے تفسیر میں اس قسم کی باتیں ہیں کہ میں حج کو عید و عید کرتی ہیں۔ بعض راوی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خود حج تمتع کو بعد اہل بیت کے یہاں سے ہوا یہ بات تمام راوی کہتے ہیں کہ قربانی سے جاؤ آپ کے ساتھ تھے۔ اس آیت میں یہ شرط ہے کہ حج کرنے والوں میں ان میں سے جو کہ لہذا اس کا ذکر ہے کہ ایک راوی کہتا ہے کہ گناہ کی قربانی بھی کر سکتا ہے چنانچہ حضور ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گناہ کی قربانی کی تھی جو سب کی سب تھیں (اس میں راوی)۔ اس سے بات ہو کہ حج بھی مشروط ہے۔

قرآن میں یہ ہے کہ حج تمتع میں قربانی کی آیت بھی قرآن میں ملتی ہو چکی ہے اور میرے خود آنحضرت ﷺ کے ساتھ حج کیا ہمارے خود قرآن میں اس کی گواہی ملتی ہوئی ہے حضور ﷺ نے اس سے روکا لیکن لوگوں نے اپنی دانستہ سے اس کو ترک کر دیا۔ ہمارے حج تمتع میں اس سے مراد انما باحکام ہے۔ حضرت ام المومنین کی یہ بات باطل صحیح ہے۔ حضرت عمرؓ سے سنتوں ہے کہ ان لوگوں کو اس سے روکے تھے کہ انہیں کتاب نہ کوئی قرآن میں بھی حج و عمرہ کے بارگاہ کا حکم موجود ہے خود و اقبلوا للبعث و القبر و اللہ کے حکم پر ہے۔ یہ گناہ حضرت عمرؓ کی ہوا چرا کہنے کے۔ یہی جگہ اس لئے تھی کہ لوگ عبادت بیت اللہ کا قصد حج و عمرہ کے ارادے سے کریں جیسے کہ کہتے ہیں میری ہوتی ہے۔

ہمارے حج تمتع میں جو شخص اپنے انہی دنوں میں حج کرتا ہے اور سات روز سے اس وقت تک کہ اسے حج کے ارادے سے نہ رہے۔ اس میں ہر چاہیے کہ اپنی قربانی کی طاقت نہ ہو کہ وہ اسے رکھے نہ ہی قیام کرے اور باقی سات بعد میں حج کرنا نہیں ہے کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ اسے پہلے پہل اپنی حاجت کے دنوں میں رکھے۔ حضرت علامہ کا قول یہی ہے یا حرم ہا ہ یعنی۔ کہے حضرت ابن عباسؓ و دیگر کا قول یہی ہے کہ اگر کسی نے اپنی طاقت ہے حضرت علامہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں شامل میں بھی یہ روزے ہر روز ہیں۔ حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ ان روزوں کو اگر عرفہ کے دن کا روزہ مانتا تو اسے خوش فہم سمجھتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے یہ بھی حصول ہے کہ اگر عرفہ پہلے روزوں میں روزہ رکھے اور غیر عرفہ کے دن ہو تو بھی جائز ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں یہ روزہ روز دوم عرفہ سے پہلے ایک ہر ایک روزہ کا ایک روزہ کہ حضرت علیؓ کا فرمان بھی یہی ہے کہ کسی شخص سے یہ نہیں روزہ نہ لایک روزہ چھتے ہوں اور یام قرآن میں بغیر عید کے نہیں ان آجائیں تو حضرت عائشہؓ کا فرمان ہے کہ وہ ان دنوں میں بھی یہ روزہ رکھ سکتا ہے (بخاری) اور عائشہؓ کا بھی قول یہی ہے۔ حضرت علیؓ حضرت عمرؓ سے بھی یہی فرماتے ہیں کہ ان دنوں میں یہ روزہ رکھنا جائز نہیں کہ کسی شخص میں حدیث ہے کہ یام کہ میں کھانے پینے اور نہ ان دنوں کے دن ہیں ہر سات روزہ ہوتے وقت اس سے مراد وہ ہے کہ جب لوگ قربانی قیام کر رہے ہوں تو چاہئے کہ میں ہوں وقت اس میں یہ سات روزہ رکھ سکتا ہے۔ یہ وہ روزہ ہے جسے میں نے فرمایا ہے۔ یہ ان دنوں میں فرماتے ہیں۔ یہی بات سے یامین کا بھی ذکر ہے بلکہ ان دنوں میں ان دنوں میں۔



مجی جڑی کی ایک معلول حد بعد میں ہے کہ حضور ﷺ نے بہت افراد میں عروہ کاغ کے ساتھ شمع کیا اور قرآنی اور ذوالخلفہ سے آپ نے قرآنی ساتھ لے لی تھی عروہ کی بھج کی فصل کی۔ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ شمع کیا بعض لوگوں نے تو قرآنی ساتھ رکھی تھی بعض کے ساتھ قرآنی کے باوجود تھے۔ کہ تحریر بھی کہ آپ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ قرآنی ہے واجب فہم ہونے تک احرام میں رہے اور اس کے ساتھ قرآنی نہیں وہ بیت منہ کا حواف ترکے بعد ورم ہوگی سنی کر کے احرام قبول دالے نہ کر کے ہل منہ دالے یا کھڑا لے لے بھج کا اور احرام دے۔ اگر قرآنی کی طاقت نہ ہو تو نیک ماہرے تو جی میں رکھ لے اور سات روز سے سب اسچھٹ میں پہنچے کہ نہ لے لے انکار و مسلم اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سات روزے دھن میں جانے کے بعد ہیں۔

پھر فرمایا پورے دس دن۔ پورا دن کا پندرہ لپٹے پر جیسے عروہ میں کجا پا ہے جس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا انوں سے سنا ہاتھ سے ٹھنڈا اور قرآن میں بھی ہے جو دلا طاقت بظہر پہنچا خلیہ یا نہ کوئی پر نہ جو اپنے دونوں ہوں سے ۱۲۰۰ اور جھ ہے جو دلا لکھنا بیہوشی کے خواہے انہی ہاتھ سے لکھنا نہیں۔ اور جگہ سے ہم نے سوئی تو نہیں راتوں کا دھو دھوا حریہ دن کے ساتھ پورا کر اور اس نے رب کا وقت حضور وچائیں راتوں کو پورا ہوا۔ پس جیسے ان سب چیزوں میں صرف تاکید ہے ایسے ہی یہ جملہ بھی تاکید کے لئے ہے۔ اور یہی کہ کیا ہے کہ یہ قسم ہے تمام کو مل لے کہ جو کھجیہ کا مطلب یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ قرآنی کے لئے کافی ہیں۔

حج شمع کا حکم کن کیلئے ہے: اس حد بعد فرمایا ہے یہ قسم ہاں تو گناہ سے ہے جن کے گھر والے مسجد حرام کے رہنے والے نہ ہوں۔ اس پر تو کوئی کہے کہ ہم والے شمع نہیں کر سکتے۔ ان عباس فرماتے ہیں بلکہ آپ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ احرام شمع نہیں کر سکتے شیعہ باطنی کے لئے ہے تم کو زاری اور چاہا ہے تو زار ماقولے کیا پھر عروہ کا احرام باندھ لیا طائز کی قسم بھی سنی ہے لیکن مقلد مانتے ہیں کہ جہالت بھی جو لوگ احرام باندھنے کے مشقات سے نرا یک ہوں وہ بھی یہی قسم میں ہیں کہ ان کے لئے بھی شمع کرنا چاہئے نہ نہیں۔ کھول بھی سنی فرماتے ہیں۔ تو عفت خواہ غرض دور بھیجے رہے دھن کیلئے بھی سنی حکم ہے۔

زہری فرماتے ہیں کہ سے ایک دن ان کے ہوتے فاصل پر ہوا یا ان کے قریب وہ شمع کر سکتے۔ عروہ کو نہیں کر سکتے۔ طائز دونوں بھی فرماتے ہیں۔ عام شیعہ کا مذہب یہ ہے کہ لی حرم اور جو اسے لاسط پر ہوں کہ وہاں سنی لوگوں کے لئے لازم ضرر کرنا جائز ہوا جن سب نے لئے بھی حکم ہے ان کے لئے کہ سب حاضر نہ ہوں گے ان کے لئے کہ طائز تمام مسافر میں سب کے لئے حج میں شمع کرنا جائز ہے۔ والد ام۔ پھر فرمایا کہ قرآنی سے ذرا جو اس کے احکام میں جواز جن کا سوں سے اس کے لئے حج کیا ہے۔ رک بظاہر یقین رکھو کہ اپنے زائر ہوں کو اور عفت وہاں رہا ہے۔

الْحَمْدُ أَشْهُرُ مَعْلُومَاتٍ ثَمَنَ قَرْضٍ وَفِيهِ الْحَجُّ فَلَا رَيْبَ وَلَا شَوْكَ وَلَا جَدَالَ  
فِي الْحَجِّ وَمَا تَفَعَّلُوا مِنْ خَيْرٍ لَعَلَّهُ اللَّهُ وَتَزَكُّوْا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّامِ التَّقْوَىٰ وَ  
التَّقْوَىٰ بِأُولَى الْأَلْبَابِ

حج کے بچے ضرر ہیں جو شخص میں حج ضرر کرے۔ الیٰ الیٰ یہی کہ سب مل لپ کر لے کہ نہ کرے۔ اور لائی ہو کر نہ کرنے سے بچا ہے حج جو بھی کر کے نہ ہو تو حال باخبر ہے اور اس کا حکم ضرر کرنے کے لپکارا سب سے احسن مذہب خالی کا ہے۔ سب عفت والہ سے ذرا کہ اور









اور وہیں حدیث ہے کہ حج قرآن ہے یعنی سر پہ حضور ﷺ نے کسی لڑکے کو سون لیا۔ یہاں تک کہ اس نے حج کو کر لیا۔  
اس کے تین دنوں میں طہری یاد کر کے اسے پہن کر اسے طہر کے کلافت کرنے کے ان کو سون دیا جس نے بعد کے طہر میں بھی  
سادگی کے طہر پہننے تک ہے۔ نبی ﷺ نے ہوا ان میں شہر کی نماز کے بعد سے سون کر وہاں پہن کر وہاں شہر کے۔ اب سے  
اور لڑکھا تھا۔ یہ حج کے طریقے تھے۔ اور ان کے نام اور صفات اور اسلام شافعی کا بیان حسب ہے کہ اس میں حج کی صحابی طہر  
ہونے سے پہلے جو طہر قرآن سے شریعت میں ہے اس نے بھی کیا، پھر نماز کے طہر کے کلافت کر کے ان کے شہر سے ان  
کی اکثر اور حدیث ہے کہ جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لڑکے کے لیے تو ایک شخص رخصت کر دیا اور اس سے جو لڑکا  
رسول اللہ امیں لے کر پہنچا جس سے کہ اب اس نے اپنی ساری قوم کے ساتھ دیکھ کر اپنے شہر پر اپنی مشقت اٹھائی تو وہ دیکھ کر پہنچ کر طہر  
طہر کرنا ہوا اس کا بیان ہے کہ کیا ان کے لیے نماز کے طہر میں اس کے نماز میں بھی ہے اور نماز کے ساتھ جمعہ وقت قبل طہر کے  
اور اس سے پہلے اور طہر کے میں طہر کرنا اور نماز کے وقت وہ نماز کو نماز کی گائی پھر وہ طہر سے نماز کو پڑھا (اللہ اعلم بالصواب)  
اسم فرائض اسے کہتے ہیں۔

[illegible][illegible][illegible]















جب ان کے ساتھی گاتھی کی جاتی ہیں تو ان کا دل بے حال پڑھ پڑھتا ہے۔ اور جیتے دوسرے سمجھتے ہیں اس میں سے چار مرنے والے ہیں۔ ان کے لئے دوسرا دن نہیں ملتا ہے۔ یہاں بھی کئی لوگ ان کے لئے نہیں جاتی۔ یہ لکھی۔ ان میں سے دوسرا دن روزانہ لکھی ہے۔

موسم کی مشق۔ مرنے والوں کی زندگی میں ان کا دل بے حال پڑھ پڑھتا ہے۔ اور جیتے دوسرے سمجھتے ہیں اس میں سے چار مرنے والے ہیں۔ ان کے لئے دوسرا دن نہیں ملتا ہے۔ یہاں بھی کئی لوگ ان کے لئے نہیں جاتی۔ یہ لکھی۔ ان میں سے دوسرا دن روزانہ لکھی ہے۔

قریش کے لئے یہ لکھی ہے۔ ان کے دل بے حال پڑھ پڑھتا ہے۔ اور جیتے دوسرے سمجھتے ہیں اس میں سے چار مرنے والے ہیں۔ ان کے لئے دوسرا دن نہیں ملتا ہے۔ یہاں بھی کئی لوگ ان کے لئے نہیں جاتی۔ یہ لکھی۔ ان میں سے دوسرا دن روزانہ لکھی ہے۔

انہی میں سے ایک قول بھی ہے کہ یہ آیت عام ہے۔ اور جو بھی لکھی ہے۔ ان کے دل بے حال پڑھ پڑھتا ہے۔ اور جیتے دوسرے سمجھتے ہیں اس میں سے چار مرنے والے ہیں۔ ان کے لئے دوسرا دن نہیں ملتا ہے۔ یہاں بھی کئی لوگ ان کے لئے نہیں جاتی۔ یہ لکھی۔ ان میں سے دوسرا دن روزانہ لکھی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلَاحِ كَآلَةٍ وَلَا تَكُونُوا خُطُوبَ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ فَإِنْ زُلْزِلْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْكُمْ الْبَيِّنَاتُ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ

عَزَّ وَجَلَّ حَكِيمٌ

ایمان والو! سوار میں سے چار۔ ان کے دل بے حال پڑھ پڑھتا ہے۔ اور جیتے دوسرے سمجھتے ہیں اس میں سے چار مرنے والے ہیں۔ ان کے لئے دوسرا دن نہیں ملتا ہے۔ یہاں بھی کئی لوگ ان کے لئے نہیں جاتی۔ یہ لکھی۔ ان میں سے دوسرا دن روزانہ لکھی ہے۔









وہا کی طرف بھری کر تاجہ۔

امت محمدیہ کی ساری امتوں پر فضیلت: حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ حضرت نور اور حضرت آخر کے درمیان میں نہایت تھے۔ میں ان دونوں کے لوگ حق اور شریعت کے پابند تھے، پھر اختلاف پیدا ہوا تو انہی نے تعین کیا کہ جو بحث فرمادے گا وہ آپ کے قرأت بھی پڑھیں گے کہ جو کلام اللہ تعالیٰ واجباً و اختیافاً فرماتا ہے۔ ان کے حضرت انسؓ میں کعب کی قرأت بھی تھی ہے۔ انہوں نے اس کی تعمیر اس طرح کی ہے کہ جب میں میں الکتاب پڑھا تو کیا تو اللہ تعالیٰ نے وہاں پہلا ظہر بھیجا میں حضرت نورؓ نے حضرت عتبہؓ بھی بھیجے تھے۔ حضرت عتبہؓ میں میں ہاں سے ایک روایت مروی ہے کہ پہلے سب کے سب کافر تھے۔ لیکن وہاں قول صحیحی اور سند کے اعتبار سے زیادہ صحیح ہے۔ میں ان ظہر والوں نے ایمان والوں کو خوشیوں میں اور ایمان والوں کو ڈراوا میں کے ساتھ اللہ کی کتاب بھی بھیجا کہ ان لوگوں کے ہر اختلاف کا فیصلہ حضور انبی سے ہو سکے لیکن ان لوگوں کے بعد بھی صرف انہی کے ساتھ بعض تعصب و عداوت تعصبات کے بغیر ہر اختلاف نہ کرے لیکن ایمان اور منہل تھے اور اس اختلاف کے پکڑے لکل کر یہ بھی ہوئے تھے۔

سوال: حضرت نے جن امور عوامی آنے کے اعتبار سے حسب سے بچھے ہیں، لیکن کیا امت کے ان جنس میں چھاننے کے اعتبار سے سب سے آگے (پہلے) ہوں گے۔ اہل کتاب و اہل کتاب اللہ ہم سے پہلے ہی تھے، میں ان کے بعد کی کسی میں انہوں نے اختلاف کیا اور اللہ نے ہماری رہبری کی۔ جو کے بارے میں میں میں اختلاف رہا لیکن میں یہ چاہتا تھا کہ میں ہوں۔ تمام کے تمام اہل کتاب اس لحاظ سے بھی جانتے چکے ہیں۔ بعد ازاں ہے، بہت سے یوں کا اور اقوال حضرت ان کا زید بن اسلم فرماتے ہیں جو کے ساتھ اللہ کے بارے میں میں بھی یہی حال تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مشرق کو قبلہ بنایا اور نے بیت المقدس کو زمین اس سے کہ چاہے کہ وہ مقرر کیا اس طرح نماز میں بھی ان میں سے بعض کی نماز مشرق کو ہے اور بعض نہیں، بعض میں یہ ہے اور کرا نہیں، بعض نماز میں ہوتے چاہتے رہتے ہیں بعض چاہتے چاہتے رہتے ہیں لیکن امت نے اختلاف کیا کہ کون کون اور کون کون ہے نہ یہ لیکن ہمیں ہرگز۔ ورنہ میں بھی اسی طرح اختلاف ہو اور اس میں بھی امت محمدیہ کو نصیب ہو کہ ان میں سے کوئی تو ان کے بعض سے کارزار کرتا ہے کوئی تو وہی جملہ قسم کے کھانے چھوڑ دیتا ہے لیکن عداوت اور ہر طرح کا مال ہے اور اس میں میں میں حق بھی سمجھائی گئی ہے۔

اسی طرح حضرت ابو ایوبؓ نے اس سے میں میں یہ: نے تھا کہ وہ مروی ہے حضرت نے انہیں طریقاً بھیجیں، اصل وہ کبیر سلطان تھے جس نے اس بارے میں میں میں جہاد سے رہی ہوئی تھی، لیکن اللہ کی نسبت صحیح قابل تک ہم پہنچے تھے۔ حضرت عیسیٰ کو بھی یہودوں نے جھٹلایا اور ان کی والدہ ماجدہ کی نسبت بدگمانی کی تصریحات نے انہیں اللہ اور رب کا پناہ لیکن مسلمانوں میں افراد قرآن سے چائے تھے اور انہیں رسول اللہ اور کلمہ اللہ ہر گز نہ تھا۔

دفعہ میں میں میں فرماتے ہیں مطلب آیت کا یہ ہے کہ جس طرح اللہ میں میں رب واحد کی عبادت کرنے والے نبیوں کے مال پر ایمان سے منتخب تھے اور میں میں اختلاف نہ تھا کہ انہیں اس بخیریت کو ہر طرح اختلاف سے بچا کر بچھڑا کر دیا۔ وہ یہ امت اور امتوں پر گواہی کی یہی تھی کہ امت نوح پر بھی ان کی شہادت ہوئی قوم ہود قوم صالح قوم شعیب اور قلم حواریں کا صاحب آیت بھی انہی کو گواہی پر ہو گا۔ کہیں سے کہ میں میں نبیوں نے تخلیق میں میں انہوں نے سخت یہ کہ حضرت ابی بن کعبؓ کی قرأت میں ﴿وَاللّٰهُ يَهْدِيْ بَآرِئًا سَبِيْلًا﴾ پہلے یہ لگا بھی ہیں ﴿وَلِيَكُوْنُوْا اَشْهَادًا عَلٰی النَّاسِ يَوْمَ الْبَعْثِ﴾ یا اوجہانہ فرماتے ہیں ان آیت میں گواہی ہے کہ شہادت کے احوال سے اور فتوں سے بچنا چاہئے یہ امت رب کے عطا کی ہوئی ہے نہ ہوئی وہ سے چاہے اور اختلاف سمجھتا رہا ہے۔

نورانیہ مسلم میں ہے کہ: حضرت نے رات کو جب نوح کے لئے نوحے تو یہ دعا پڑھنے لگا ﴿اَللّٰهُمَّ ذَلِّمْ حَبْرَئِيْلَ وَجَبْحَئِيْلَ وَ





اولیٰ قادیان پر حملہ ہوا۔ قریب ہر غزوہ میں نئے نئے خواجہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے کئی ایک نے کتب و رسائل تصنیف کیے ہیں۔ ان میں سے کئی ایک نے کتب و رسائل تصنیف کیے ہیں۔ ان میں سے کئی ایک نے کتب و رسائل تصنیف کیے ہیں۔

[illegible]

يُثَلِّثُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ  
اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالسَّجْدَ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ وَالْفِتْنَةُ  
أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا يَذَلُّونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِن  
اسْتَطَاعُوا وَمَنْ يَرُدَّ دِينَكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيُمِتْ وَهُوَ كَافِرٌ أُولَئِكَ حَطَّ اللَّهُ  
أَعْمَالَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ إِنَّ  
الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ  
اللَّهِ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

[illegible]



































[illegible][illegible]

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَكْنَ بِنَفْسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوفٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكُنْنَ مَا  
خَلَقَ اللَّهُ فِي الزَّحَامِ مِنْ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنُ بِالنَّاسِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَبَعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ  
بِدَفْعِهِنَّ فِي ذَلِكَ إِنْ رَدُّوا إِصْلَاحًا وَلَعَنَ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ  
وَالْمَنْجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

ملفوظات مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی کے حوالہ سے لکھا گیا ہے۔ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی نے مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی کے حوالہ سے لکھا گیا ہے۔ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی نے مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی کے حوالہ سے لکھا گیا ہے۔

[illegible]







































فصلیت از چہ آئی؟ اگر اسوئید نے کبھی (بقیہ) سے تعاقب کیا تھا، تو اس کا یہ نتیجہ ہے۔

[illegible][illegible]

معزے کرتے فرماتے ہیں کہ کھانے معاف کر دینے کی غصے سے تو دل کی دھڑکی اور ٹھکی اور کھانے تو اس کی دل بھی معاف کر سکتا ہے گو امرت کھجور، معزے شریح، کھجی کی فرماتے ہیں۔ لیکن یہ بھی کھانے کا کیا تو آپ نے اس سے جو کچھ فرمایا، فرماتے ہیں کہ اس سے مرنے والے کی ہلکے واس سے پت پر مہل کو تیر رہتے تھے۔ پھر فرماتا ہے کہ یہ معاف کر دینا تو قدرتی ہے، نزدیک ہے۔ اس سے مراد ۴۰۰ نہیں انوں ہی میں کھجی انوں میں ہے اچھا۔ اسی ہے جو اپنا حق پھوڑو۔ لیکن صورت یہ تو اپنا وہ معاملہ بھی اپنے زمانہ کو معاف کر دینا نہ ہی اسے جانے آئے ہے، پھر ہر روز وہ۔ آپ کی تعلیمات یعنی اس میں کون جولو اسے جلا کر کھجور نہ کہ اسے کام میں رکھ































[illegible][illegible][illegible]

الحمد لله الذي جعل في كل شيء دليلاً على قدرته وقدرته على كل شيء.

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ  
 بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَاتَّخَذَ ابْنُ مَرْيَمَ الْبَيْتَ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ وَ  
 لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَفْتَلَكُمُ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَلَكِنْ  
 اخْتَفَوْا فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَفْتَنُوكُمْ وَلَكِنْ اللَّهُ  
 يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ

اور ان میں سے کچھ کو ہم نے بعض پر بعض سے زیادہ قرار دیا۔ ان میں سے کچھ کو اللہ تعالیٰ نے کلام کیا اور ان میں سے کچھ کی درجہ بڑھا دیا۔ اور عیسیٰ بن مریم کو ہم نے بیت (گھر) بنا دیا اور اس کو ہم نے روح القدس سے مدد دی۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم کو ان لوگوں کے بعد ان کے بعد سے کفر سے محفوظ رکھ دیتا۔ لیکن وہ چھپ گئے۔ ان میں سے کچھ ایمان لائے اور کچھ کفر کیا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم کو آزمائش سے محفوظ رکھ دیتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔

انجیل کے ارشاد اور احادیث کی تعلیمات سے ہمیں یہ بات یاد دلانی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جو لوگوں کو کلام کیا اور ان کی درجہ بڑھا دیا۔ اور عیسیٰ بن مریم کو ہم نے بیت (گھر) بنا دیا اور اس کو ہم نے روح القدس سے مدد دی۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم کو ان لوگوں کے بعد ان کے بعد سے کفر سے محفوظ رکھ دیتا۔ لیکن وہ چھپ گئے۔ ان میں سے کچھ ایمان لائے اور کچھ کفر کیا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم کو آزمائش سے محفوظ رکھ دیتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔



















[illegible][illegible]

حضرت ابراہیم کا بیٹا۔ زید بن اسلم کہتا ہے کہ قلمانی تھیں۔ مکہ گروہ کے پاس جاتے تھے اور مکہ کے آتے تھے حضرت  
 ضحیل اللہ بھی تھے وہابی یہ لفظ دو کیا۔ حضرت نے آپ کو طرز دین آپ قلم تھہر لیا۔ اچھا آئے۔ مگر تے قریب بیٹھ کر آپ نے دونوں  
 بوریوں میں ریت چرائی کہ گروہ اسے سمجھیں جو تے اسے مگر آئے ہی بوریوں کو گروہ سے آپ کی بیوی صاحبہ حضرت مارو تھیں  
 بوریوں کو کہ تو گروہ ملائی تے دونوں بیٹھیں گھر کا کرتا بنایا آپ ہی بھی آنکھ دیکھ کر کہ گھر کا پتہ نہ ہو جو اسی اہل ہاں تے آیا گھر اور







[illegible]

مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَتَتْكَ سَبْعُ سَبَلِيلٍ فِي كُلِّ سَبِيلَةٍ رِزْقٌ وَابَّةٌ حَبَّةٌ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

پنے دل کا ٹکڑا تو نہیں کھینچ کر لے جاتا تھا۔ اس نے سمجھا کہ جس میں سے سوتہ پائس نکلتی ہیں وہ جہاں میں وہ ہے وہاں ہے۔

[illegible]

[illegible]

مگر روز کو کہ انہ تعالیٰ فرماتے کہ: "اے اس کی عورت! یہ ہے اور میں آپ اس کا جواب دے گا۔" اور وہ ان کو انیس  
 بیس ایک الفاظ کے وقت دوسری قیمت لے لی۔ اور اس کے مرنے والا عورتی لوط کی خوشبو سے اور چاند سے مرنے والے حدیث میں  
 انکی روایت ہے کہ روز کے دار اپنے کھانے پینے کو صرف چربی ہی اچھے سے چھوڑا کہ آخر میں کہ روزہ حاصل ہے۔ ستر کی عورت سے  
 میں ہے کہ نماز روزہ اگر کھانہ ان کی ہونے لگتی رہا سوتے نہ ہوتے ہیں۔ ان میں ہی کہ عورت سے کہ یہ عورت چہ شہ و شہ  
 مالی دار اور عورت چلتے تاہم اسے ایک سے دے لے سات ماہ کے خرچ کرنے کا تو آپ لکھا ہے اور خود بھی شریف ہو تو ایک روزہ سے  
 دے لے محنت کا کہ وہ اس کے خرچ کا تو آپ شہت پر آپ نے ہی نیت کی کہ: "واللہ یضاعف لعل ہشاشہ" چار سے  
 غریب سے اور حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: "من قال علی یغفر لہ اللہ" ہر کسی میں مجھے روزہ چلے جس میں کہ ایک سے  
 دے لے روزہ کا تو آپ نے فرمایا: "من قال علی یغفر لہ اللہ" ہر کسی میں مجھے روزہ چلے جس میں کہ ایک سے  
 است کو بخدا بخدا کی دعا فرماتا ہے: "عن عبد اللہ بن یوسف عن اللہ بن ابی ہریرہؓ عن النبی ﷺ کہ: "من قال علی یغفر لہ اللہ"  
 الغائبون انہم یغفر حسابہ۔" اسی میں ہے کہ جو کہ ہر قدر اطمینان میں ہوئی کہ تو آپ میں روایت ہوتی ہے کہ انہ  
 بنو سخی الغائبون انہم یغفر حسابہ۔" اسی میں ہے کہ جو کہ ہر قدر اطمینان میں ہوئی کہ تو آپ میں روایت ہوتی ہے کہ انہ

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَتًّا وَلَا أَدَىٰ  
لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٥٠﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ  
وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَدَىٰ ۚ وَاللَّهُ غَفِيرٌ حَلِيمٌ ﴿٥١﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
آمَنُوا لَا تَطْلُوا بِأَمْوَالِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا أَدَىٰ كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالًا رِيقًا ۚ وَالتَّائِبُ وَ  
لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ نَارٌ فَكُلَّابُهُ  
وَأَيْلٌ فَكُلُّهُ صَلْدٌ ۚ لَا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِمَّا كَسَبُوا ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ



میں نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو اللہ کے رسول کے لئے مقرر کیا ہے۔ لیکن میں نے اپنے آپ کو اللہ کے رسول کے لئے مقرر کیا ہے۔ لیکن میں نے اپنے آپ کو اللہ کے رسول کے لئے مقرر کیا ہے۔

وَمِثْلُ الَّذِينَ يَنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِمَا تُبْتَغَىٰ وَتُكْفَىٰ تَأْنِيًا قَرْنًا أَنْفُسُهُمْ كَمِثْلِ  
جَنَّةٍ يَرْبُونَ وَاصْبَاءًا وَابِلًا قَاتِلَتْ أُلُكْهَا ضَعْفَيْنِ فَإِنْ لَمْ يُبْصِرْهَا وَابِلًا فَطَقَّ  
وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

اور ان کے لئے جہنم کے پھل کی مانند ہے۔ لیکن ان کے لئے جہنم کی آگ کی مانند ہے۔ لیکن ان کے لئے جہنم کی آگ کی مانند ہے۔ لیکن ان کے لئے جہنم کی آگ کی مانند ہے۔

یہ حدیث صحیحہ ہے کہ ان کے لئے جہنم کی آگ کی مانند ہے۔ لیکن ان کے لئے جہنم کی آگ کی مانند ہے۔ لیکن ان کے لئے جہنم کی آگ کی مانند ہے۔ لیکن ان کے لئے جہنم کی آگ کی مانند ہے۔

أَيُّوْهُ أَحَدَكُمْ إِنْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ مِّنْ جَنَّةٍ وَأَعْدَابٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا  
الْأَنْهَارُ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءٌ فَأَصَابَ  
بِهَا إِنْصَارْفٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ

یہ حدیث صحیحہ ہے کہ ان کے لئے جہنم کی آگ کی مانند ہے۔ لیکن ان کے لئے جہنم کی آگ کی مانند ہے۔ لیکن ان کے لئے جہنم کی آگ کی مانند ہے۔ لیکن ان کے لئے جہنم کی آگ کی مانند ہے۔

میں نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو اللہ کے رسول کے لئے مقرر کیا ہے۔ لیکن میں نے اپنے آپ کو اللہ کے رسول کے لئے مقرر کیا ہے۔ لیکن میں نے اپنے آپ کو اللہ کے رسول کے لئے مقرر کیا ہے۔





مجاہد کے خلاف کسی بھی قسم کی جاسوسی یا نیکوئی کے لئے کوئی بھی شخص یا ادارہ ذمہ دار نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص اس کے خلاف کوئی بھی قسم کی جاسوسی یا نیکوئی کے لئے کوئی بھی شخص یا ادارہ ذمہ دار نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص اس کے خلاف کوئی بھی قسم کی جاسوسی یا نیکوئی کے لئے کوئی بھی شخص یا ادارہ ذمہ دار نہیں ہے۔

[illegible]





































































نے کسی بوجہ سے نہ تنگ کر دیا۔ دیکھی جوت نہ کہ دل میں خلیل بھی گزر دھوان چلتوں میں یہ متقی کو نہ ایم اقبال تک، میں نے نہ یہ کمال  
 جان کھینچا۔ نہیں دلی ہوئی نصیب تھیں نہ دل کیوں پر اب جا یاں میں بھی جو میں کھیل سے خواہش اور پرانی سے فیض اور عطر سے کہ نہ کہ اور  
 پیری سے کہ حال میں ہر طرح تھری اور پائے میں ان سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کی خواہش فی انھیں حاصل ہو جائے گی اور انھیں کہ  
 کے بعد اللہ تعالیٰ کا کمال بھی ہے۔ سو یہ بات کہ آیت میں فرمایا: **وَرِضُوا بِمَا أَلَّاهُ** دیکھو! ہاتھ لگائی کی تھوڑے ہی  
 خواہش کا حاصل ہو جائے بھی سب سے بڑی چیز ہے یعنی قرب تھوڑی سے اچھی نعمت و نسا کے رب اور مرضی والا ہے۔ تمام نے تمام  
 اللہ کی نگاہ میں ہیں اور ان کی ہر بات کہ کون میری کا سہی ہے۔

**الَّذِينَ يَكُونُونَ رَبًّا لَكَ أَفَعَزَلَكُمُ الذُّبَابُ وَتَوَاعَدَبُ النَّارِ وَالظُّبَيْرِينَ وَالصُّبْرَقِينَ وَالْقَيْتِينَ وَالْمُتَفَقِينَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْمَاءِ**

ہر کہے ہیں کہ ان سے اور۔ وہ ہم کا مال ہے۔ نہ ہو۔ کہ وہ منافق ہیں۔ میں ان کے طاب سے بڑھ کر ہم کہہ سکتے ہیں اور جی دے ان سے  
 اور فرما کر دے ان سے اور اللہ کی دہ میں کون نہ دے اور گنجی بات کہ پیش آگئے ان سے۔

محرری کے وقت انتظار کی فعالیت اللہ تعالیٰ اپنے متقی بندوں کے اوصاف بیان فرماتا ہے کہ دیکھتے ہیں اب یہ درکار کی ہم نحو  
 ی اور جی کتاب پر اور تیرے دوسرے ایسا کہ ہمارے کہ زمین کے دھت جو تیری ذات پر اور تیری خیریت پر ہے اور تیری  
 تعمیروں کو اپنے نفل و کرم سے عورت فرما اور ہمیں علم کے مذاہب سے نجات دے۔ یہ متقی و کرم عورت الہی جلاستے ہیں اور عزم  
 چیزوں سے الگ دے ہیں میر و سہارے کا لینے ہیں اور پناہ بیان کے اور میں بھی ہے ہیں کل میں نے جلاستے ہیں خود انھیں پر  
 ہماری پر میں اطاعت اور فطرت فطرت والے ہیں اپنے ہی اللہ خالق کی ہر۔ میں جہاں جہاں عہدے پر جگہ ہیں خود بھی میں شہر  
 اور کی کوئی دیکھتے ہیں عراویں کے دیکھتے ہیں عراویں کو۔ نیر خواہی کرنے میں جو بہت مندوں مستحقوں اور اقیوں کے ساتھ اوصاف  
 کرنے میں عمارت سے کام لینے ہیں اور عری کے وقت کھیل بات کو اللہ تعالیٰ انتظار کرنے میں اس سے عظیم ہو کہ اس وقت انتظار  
 فعالیت والا ہے پہلی کیا کہ ہے کہ قرآن کریم کی ہی وقت میں حضرت یعقوب نے اپنے بیٹوں سے جو فرمایا تھا کہ طو سوزت انتظار  
 لکھتے رہیں! (میں ابھی تھوڑی دیر میں تھوڑے لئے اپنے رب سے پیش طلب کر میں ٹھاننا سے مراد بھی عمر کی کلاکت ہے ہنری ہوں  
 سے فرماتے ہیں کہ عمر کی کے وقت میرے شہر کے لئے انتظار کروں گا۔ بخاری و مسند وغیرہ کی حدیث میں جو بہت سے صحابہوں سے  
 فرمایا ہے دوسرا اللہ ﷻ کو یہ فرمائی ہو کہ اللہ جل جلالہ ہر رات آخری رات رات ہوتی رہے جو نے اس کو اپنا چہرہ ہے  
 اور فرمایا ہے کہ کوئی سالی سے جسے میں ہوں؟ کوئی دعا کہتے رہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کوئی انتظار کرنے والا ہے کہ میں  
 اسے بخشوں؟ لکھو ہر کون اور اللہ تعالیٰ نے تو اس مسئلہ پر ایک مشکل کتاب لکھی ہے۔ اس میں جس حدیث کی تمام سندوں کو اس نے  
 کلی الفاظ کو اور کہ سے بخاری و مسند میں حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل رات اور وہ میری اور آخری رات  
 میں اور یہاں سب سب بخاری و مسند میں حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل رات اور وہ میری اور آخری رات  
 تمام حضرت عائشہ سے پہنچنے کی عمر ہوئی کہ وہ دیکھتے ہیں تو یہ آپ ﷺ کی حدیث کے لئے تھا اور انتظار میں مشکل رہے جو سے  
 صاحب فرماتے ہیں کہ آخری کے وقت میں نے خاک کوئی شخص مسجد کے کسی گوشہ میں نہ رہا ہے وہ اپنے اپنے وقت کے لئے تم بھی بجا آیا  
 عمر کا وقت ہے مجھے بخش دے میں نے دیکھتے تو حضرت عائشہ ان مسودہ حضرت اس میں ایک فرماتے ہیں میں تمام اپنا ہاتھ



تھائی کے پاس ہے مگر کئی دن پہلے وہ اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام میں فرمایا کہ شاید اس بار سے میں کوئی حدیث سنائی ہوگی مگر مجھے حاضر خدمت ہوا اور میں نے اس بار کو یاد پڑھنے سے نہ کیا اس کی نسبت نہیں معلوم نہیں اس نے کہا حضرت میں تو نہیں مجھ سے آپ کی خدمت میں ہوں لیکن آپ نے حدیث بیان اسی نہیں کی تھیں کہ اللہ کی نعم میں سوال مگر تک بیان نہ کروں کتاب میں اس حدیث کے سننے کی خاطر سال بھر تک غیر ارادہ رہا کہ میں دروازہ پر ہوں جب سال کا کوئی روز چکا تو میں نے کہا اے اللہ! اگرچہ انہوں نے کہا اچھا میں تجھ سے اپنا دیکھوں گا تو میں نے یہ حدیث بیان کی اس نے میرے سامنے دو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کے ہاتھ دالے کو کھاتے کے دن لایا جائے گا اور اللہ عزوجل فرمائے گا میرے اس بندے نے میرا عہد لیا ہے اور میں عہد کو پورا کرنا نہیں چاہتا میرے الہام سے اس بندے کو جنت میں لے جاؤ

پھر اللہ جل جلالہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ حدیث اسامیٰ کو تو سن فرماتا ہے اسلام پر نہ اس کے پیغمبر کی کسی تائید اور ان کی تائید سے سب سے آخر وہ سب رسولوں کو تم کو سننے والے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی نبوت کے بعد سب راستے بند ہوئے آپ کو جس آپ کی شریعت کے ساتھ کسی چیز پر عمل نہ کرے اللہ تعالیٰ نے لڑکے اور بزرگ نہیں بھیجے اور جگہ سے جو زمین شیخ علیہ السلام دینا اللہ تعالیٰ عنہ نے جو شخص اسلام کے ساتھ اور دین کی تلاش کرے وہ اس سے قبول نہیں کیا یہ نہ کا اسی طریقہ آپ کی امت پر دین کا شعاع صرف اسلام میں کر دے حضرت ابن عباسؓ کی قراءت میں ﷺ شہدۃ اللہ ﷻ ہے اور جو اس اسلام کو چاہے تو مسلمان ہوں گے کہ خود اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے اور آپ کے فرشتوں کی عہد دہی ہم انسانوں کی کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قبول ہونے والا اور یہ ہم نے اسلام ہی ہے جہود کی قراءت میں بن زید کے ساتھ ہے اور مہدی کے خلاف ہے وہ لوگوں کی تحریک میں لیکن جہود کا قول اور وہ امام ہے واللہ علم بھرا خدا ہوتا ہے کہ اگلی کتاب دلوں نے اپنے اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کے آجائے اور اپنی کتابیں اتارنے کے بعد ان کو قاف کیا اور اس کی وجہ صرف انہیں کا بغض و عناد تھا کہ جو کہتا ہے میں اس کے خلاف نہیں ہوں وہ حق ہی کہتا ہے اور پھر ارشاد ہے کہ جب اللہ کی آیات اور پیغمبروں کی روایات کا انکار کرے نہیں انے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے اس کی اس تکلیف کا بہت عہد حساب لے گا اور کتاب اللہ کی فراغت کی وجہ سے اسے سخت عذاب آئے گا اور اسے اس کی اس شرارت کا عذاب چھوڑے گا پھر فرمایا کہ لوگو! تم سے توصیہ داری میں بھڑکوں تو تمہارے کہ میں تو خاص نہ دینی کی عبادت کروں گا میں کوئی شریک ہے نہ اس جیسا کہ کوئی جہنم اس کی لاوا سے نہ پڑی اور جو بھی میرے ساتھ ہیں میرے بانی پر ہیں سب کا قول بھی یہی ہے میرے اور جو فرمایا کہ قل علیہ سبیل سبیل اذ غوا الی اللہ صریحاً وانا فوضی القہسین کا بتلایا میری راہ میں سے میں خوب سمجھ کر کہ جو بول کر تم کو اللہ کی طرف راہ دلوں میں بھیگا اور میرے پیغمبر بھی پھر عہد چاہے کہ اسے یہی ارادہ انسانوں سے جس کے ہاتھوں میں کتاب اللہ ہے اور مشرکین سے کہ سب ان باتوں میں ہوا کہ تم سب کی جان سے اسلام میں ہی ہے اور قرآن میں اسے تو کہتے ہیں آپ اپنا فرض بخلائی کرنا کہ اللہ تعالیٰ خود اس سے کچھ لے گا ان سب کو لکھ کر اسی کے پاس جاتا ہے وہ اپنے جیسے اور راستہ دکھائے جسے چاہے کہ لو کہ اسے الہی نعمت کو وہی خوب جانتا ہے اس کی بہت قریب رہی ہو کر کہتی ہے اس کی اپنے بندوں پر نظر ہے اسے خوب معلوم ہے کہ مسیحی جاہل کون ہے وہ کون مسیحی خداوت ہے اس سے کوئی باز نہیں کر سکتا

یہ ارادہ بھی آیات میں صاف نہ دیتا ہے اس امر پر کہ رسول اللہ ﷺ تمام مخلوق کی طرف اللہ تعالیٰ کے ہی ہاں آئے ہیں اور خود آپ کے دین کے انکام میں یہ دلالت کرتے ہیں اور کتاب اللہ میں بہت سی آیتیں اور احادیث اسی مضمون کی ہیں تو ان بات میں یک جگہ ہے جو ہا لیا انصار جنہ رسول اللہ ﷺ جمعہا لوگو! میں قرآن کی طرف اللہ تعالیٰ اور رسول دونوں (سلام علیہ) اور آیات میں ہے جو فیروز اللہ تعالیٰ تو ان الفرقان علی عبدہ لیکون للضعیفین سبوتا یا بکر ہے واللہ ان سے





















































































[illegible][illegible][illegible]

(۱) انہی میں سے پہلے میں نے قاتل کے بارے میں ایک خط لکھا کہ قاتل کی موت ہو جائے۔















تو وہ آگاہ کیے اور بتا دیں۔ اللہ تعالیٰ کی قیامت، دن رات تھیں، آدمی چاہی جس کو اللہ تعالیٰ کا پیغام رسول ﷺ تم میں سے پہنچے اور تم کو  
 ہے جو صالحکم لا یؤخرونی واللہ بہ الخ تم وہاں رہاؤں گا اور تم کو رسول ﷺ تم کو تمہارے سے کبھی کی طرف بلائے ہیں، اور تم سے ہم  
 کی ہو چکا ہے۔

حضرت شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے ایک روز اپنے اصحاب سے پوچھا تھا کہ تم کو یہ سب سے پہلے میں والاؤں سے؟  
 انہوں نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایمان نہ لائے تھے کہ انہیں تو حق ہی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا ہاں ہم۔ اہل علم  
 ایمان نہیں لائے تھے کہ میں تو میں خود مومن ہوں۔ صحابہ نے کہا پھر حضور خود ہی ارشاد فرمایا۔ فرمایا کہ تمام انہوں سے زیادہ عجیب  
 ایمان والا وہ ہیں جو تمہارے بعد آئیں گے، وہ کتابوں میں تصدیق میں لے اور اس پر ایمان لائیں گے، انہوں میں کئی نے اس حدیث کی  
 سندوں کا رد کیا، مگر اس کے معنی مطلب کو جو ایمان میں شریعت صحیح بخاری میں آ رہا ہے اقامہ تھا کہ  
 پھر فرمایا کہ جو وہ جس نے تمہارا مشہور علی سے دین لیا تو وہ وہی اور اللہ تعالیٰ کی پاک ذات پر پورا توکل، انہی کو موجب ہدایت  
 ہے اس سے تمہاری اور ہوتی ہے مگر وہ وہی تھا کہ اس سے کئی راستہ حاصل ہو سکتے ہیں اور کامیابی اور سہولتی ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَتَّى تَقْبِلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُسَلِّينَ ۝  
 وَاعْبُدُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ  
 أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا  
 حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ

### تَهْتَدُونَ

ایمان والا اللہ تعالیٰ سے اس طرح کی باتیں اس سے ڈرنا کہ مسلمانوں کی رہائش اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگی اور اللہ تعالیٰ سے  
 بیعت نہ کرنا اور نہ تعالیٰ کی اس بات کی سختی کرنا کہ وہ سب کی طرف سے دوسرے کے لئے دینی جتن سے تمہارے دلوں میں سختی دلی کرانی ہو جائے  
 سے تم کو جو بھائی بھائی بنا دیا اور تم میں سے کڑے کے کڑے بھیجے تھے ان سے تم کو جو بھائی بھائی بنی دیا تھا۔ لے لے اپنی ایمان۔ ایمان کرنا  
 ہے تاکہ تم جاو۔

اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہی اللہ تعالیٰ سے ڈرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا وہ ہے کہ اس کی طاعت کی جائے اور باغی نہ کی  
 جائے اس کا ذکر کیا ہے اور اس کی پادشاهی کی جائے اس کا دشمنی جائے نظر نہ کیا جائے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے جو نصیب فرمایا ہو وہی ہے  
 لیکن ایک بات بھی ہے کہ یہ سب سے پہلی عظمت ہے اللہ تعالیٰ کا قول ہے واللہ اعلم بالصواب انہی کا فرمان ہے کہ انسان  
 اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حق نہیں چلا کر جب اللہ تعالیٰ نے ایمان کو سمجھانا دیا تو انہی نے کہا کہ یہ نہیں ہے واللہ اعلم باللہ ما  
 اللہ تعالیٰ نے تم کو آیت سے منسوب ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اپنی طاقت کے مطابق اس سے ڈرتے رہا کرو اور عظمت میں  
 عاجز رہو۔ میں مسلمانوں میں ایک مطلب یہ ہے کہ نہ تعالیٰ کی رحمتیں چلا کر نہ وہ اس سے کہ وہ اس میں کسی رحمت نہ دے اس کی  
 طاقت اور قدرت کو مدد ملے کہ تم چلا کر نہ کہ خود اپنے کسی حال کے اعجاز چلا کر نہ وہ اس میں کسی رحمت نہ دے اس کی



















[illegible][illegible]

لَيْسَ سَوَاءٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أَمَّةٌ قَالَتْهُ يُسَلِّتُونَ إِلَهُنَّ إِنَّهُنَّ لَبَنَاتٌ لِلنَّبِيِّ هُنَّ فِي الدُّنْيَا خَائِفَاتٌ إِنَّهُنَّ يَتَّبِعْنَ أُمَّةً قَالَتْهُنَّ لَوْلَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَخَرَجَ مِنْكُمْ خَيْرٌ مِنْ هَٰؤُلَاءِ لَأَخَذْتُمُوهُنَّ فَمَا تَتْلُونَ مِنْ آلَاءِ اللَّهِ وَلَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ عَنِ السُّبْحِ وَالْيَمِيمِ وَالَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعِلَّ أَوْ بَنَاتِهِمْ وَلَوْ عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ مِمَّا يَحْمِلُونَ

















أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرِ اللَّهُ ذُنُوبَهُ إِلَّا اللَّهُ  
وَلَمْ يُبَيِّنْهُمَا عَلَى مَا فَعَلُوا هُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٠﴾ أُولَٰئِكَ جَزَاءُ هُمْ مَغْفِرَةٌ مِّن  
رَّبِّهِمْ وَجَنَّتْ كَعْبَرَىٰ مِّنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَبِعَمَلِ الْعِبَادِينَ

[illegible][illegible][illegible]













لِمَا آصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ  
الْمُحْسِنِينَ ۝ وَمَا كَانَ قَوْلُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا  
فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ  
الدُّنْيَا وَحَسَنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ ۝ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝

























اگر یہ عرصہ ماضی و حالی پر محدود ہو جاتا ہے، تو انھیں کوئی سے لحاظات کو جاننا اور خیالات کو جاننا کے لیے قیادت کے لیے  
 خاص طور پر توجہ دینا چاہیے۔ یہاں پر ان کے لیے ایک خاص طور پر توجہ دینا چاہیے۔ یہاں پر ان کے لیے ایک خاص طور پر توجہ دینا چاہیے۔  
 یہاں پر ان کے لیے ایک خاص طور پر توجہ دینا چاہیے۔ یہاں پر ان کے لیے ایک خاص طور پر توجہ دینا چاہیے۔ یہاں پر ان کے لیے ایک خاص طور پر توجہ دینا چاہیے۔  
 یہاں پر ان کے لیے ایک خاص طور پر توجہ دینا چاہیے۔ یہاں پر ان کے لیے ایک خاص طور پر توجہ دینا چاہیے۔ یہاں پر ان کے لیے ایک خاص طور پر توجہ دینا چاہیے۔

[illegible]

حضرت عبداللہ ہی فرمادے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کو اپنی کتابوں میں بھیج دوں گا اور آپ عت کا مہمان بنوں گا۔ اور ان میں سے اور بھی کچھ لے آئے۔ ان سے اپنے دے کیسے کر دو گز کر کے دے اور معنی دے گئے ہیں۔ زہری کہنے کی طرح یہ دہشت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ میں جو کوئی نہ لے لیا۔ حضرت خیر خواہ اور ختم پر ہی کا مجھے نہ کی بات ہے اسی طرح ختم کی کتاب میں طرح پر ان کی یہ بات ہے۔

[illegible]

































گل سے نمائش: پھر ارشاد ہے کہ بیکل شخص اپنے مل کو اپنے لئے بہت کچھ دوتا ہے کہ لئے سخت ضرورت کچھ ہے تو میں بھی  
 آئے ہی ہیں بسا کہ آئندہ تو کی طرح بھی اس کا بچاؤ اور نیچے یہ بتا ہے کہ اس بنگلے کے اندر کسے قیامت کے دن طوفان ڈالا جائیگا۔ کچھ  
 جلدی میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جسے اللہ مال دے اور اس کی ذرا دھن کو اس کا مال قیامت کے دن بھیجا جائے گا۔  
 جس کی نگاہوں پر دوستان ہوں گے طوفان کی مراد اس کے لئے میں نہایت جانچاؤ کی کیا باتوں کو چرے گا اور کچھ مانگا جس سے مال ہوں  
 میں تیرا خیر ہوں۔ پھر آپ ﷺ سے ان آیت کو ولا یغنی عن المؤمنین شغلہم فی الدنیا ولا فی الدنیا ولا فی الدنیا۔ سزا دہ کی کیا حدیث  
 میں یہ بھی ہے کہ یہ بھائی بھائی اور صاحب اس کے پیچھے دوڑے گا ہجرات پڑ کر طوفان کی طوفان پڑ جائیگا اور کافروں کے ساتھ وہ بھی  
 میں ہے جو شخص اپنے پیچھے طوفان چھوڑ کر مرے وہ فرما ایک کوڑھی صاحب کی صورت میں جس کی دھن آؤ گھوس پر دو فتنے ہوں گے ان  
 کے پیچھے دوڑے گا جب بھاگے گا کہ کو تو ان سے کہہ دے کہ میں تیرا خیر کرتا ہوں جسے تو اپنے پیچھے چھوڑ کر مر رہا ہے کہ کہہ دے  
 پکار لے گا اور اس کا نام پڑ جائے گا ہجراتی جبر بھی۔ طوفان کی حد میں ہے جو شخص اپنے آقا کے پاس جائے اس سے اپنی حالت طلب  
 کرے اور دعا جو حاجت ہونے کے لئے اس کیلئے قیامت کے دن وہ دیر چلاؤ دعا مانگا کہ تیرا دوا پڑ جائیگا اور سزا دہ کی صورت میں ہے کہ جو  
 دین دار محتاج اپنے مال و دولت و دار سے سوال کرے اور یہ نہ دے اس کی یہ مراد ہے کہ وہ صاحب اس کے لئے کالہ بن جائیگا اور تیرا  
 دین حاس ہے فرماتے ہیں اہل کتاب جو اپنی کتبوں کے پیچھے میں غل کرتے ہیں ان کی سزا کا بیان اس آیت میں ہو رہا ہے لیکن کچھ  
 بات ہوئی ہے کہ یہ قول بھی آیت کے مضمون میں داخل ہے بلکہ یہ بطور دلیل داخل ہے تو خدا سبحان تعالیٰ اہل علم پر فرماتا ہے کہ تمہوں  
 اور زمین کی میراث کا نصف اللہ تعالیٰ ہی ہے اس لئے جو تم کو دے رکھا ہے اس میں سے اس کے ہم غرضی اور محتاج ہوں کا ہر قسم کی  
 طرف سے سخاوت کرو جو کہ اس میں کام آئے اور خیال رکھو کہ جو میراث میں اور دینی اور دنیائی اعمال سے اللہ تعالیٰ ضرور ہے۔

لَقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ سَكَتَبُ مَا قَالُوا  
 وَقَتْلَهُمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَنَقُولُ ذُوقُوا عَذَابَ الْعَذِيقِ ۖ وَلَكُمْ بِمَا  
 قُلْتُمْ آيَاتٌ وَلَقَدْ مَاتَ آيَاتُكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَالِمٍ لِلْعَمِيدِ ۖ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ  
 عَهْدُ الْبَيْنَا الْأَنْبِيَاءَ حَتَّىٰ بِأَنْبِيَاءَ بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ قُلْ قَدْ جَاءَ  
 كُمْ رَسُولٌ مِنْ قَبْلِ بِالْبَيِّنَاتِ وَالَّذِينَ قُلْتُمْ قُلْتُمْ قُلْتُمْ هُمْ إِنْ كُنْتُمْ  
 صَادِقِينَ ۖ فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ رَسُولٌ مِنْ قَبْلِكَ جَاءُوا بِالْبَيِّنَاتِ  
 وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ۖ

یعنی اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو قتل بھی جانسوں نے کیا کہ اللہ تعالیٰ فقیر ہے اور ہمارے ہاں میں اس قول کو ہر قول میں سے ہر ماننا  
 کو ہے اور غل کر کے ہمارے ہاں سے آج کے لئے اے عذاب بخیر۔ یہ ہے جو ان کا کہنا تھا کہ ہم نے پہلے بھیجا اللہ تعالیٰ اپنے  
 ہدایہ پر علم کرنے والا بھی۔ یہ لوگ ہیں جنہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے نہیں قسم دیتے کہ کسی مال کو نہ مانگیں بلکہ ہر سوال انکی ترابی













میں نے یہ سب کچھ دیکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ہمت اور شجاعت سے ہماری مدد کی تھی۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالاختلافِ النَّبْلِ وَالْمَاءِ لَايَتِ لِأَوَّلِي  
الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَمًا وَقَعُودًا وَعَلَى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ  
فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَنَكَ فَقِنَا  
عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تَدْخُلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ  
انْقِصَارٍ رَبَّنَا إِنَّكَ سَمِيعٌ مُنَادٍ يَا تَبَارَكَ لِلَّهِ الْإِلَهِانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَأَمَّا رَبُّنَا  
فَالْعَفْوَ لَنَا ذُنُوبُنَا وَكَفَرْنَا سَبَّحْنَا وَتَوَكَّلْنَا مَعَ الْآبِرَارِ رَبَّنَا وَاتِّمَامًا وَعَدَّتْنَا  
عَلَى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ

[illegible][illegible]

و اسے سب سے دیکھ دیا یہ سب آیات قدرت ایک سوئی تھو کہ اسے انسان کی برائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا کرنا تھی اور نہ کیا  
دیکھنے کی ضرورت تھی۔ ہے۔ پھر ان آیات کا ذکر ہوا۔ ان کا اہم ہونا یہ براہِ ہر دو چار سب سے زیادہ اہم اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی  
پوری پوری نشانیوں ہیں۔ اسی لئے قرآن مجید فرماتا کہ ان میں عقلمندوں کے لئے کافی نشانیاں ہیں جو پاک نفس اور ایمانی کی حقیقت پر  
تعمیل ڈالنے کے حوالہ ہیں اور جو فلول کی غرض انھیں کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے۔ ان کی موت اور جگہ جان ہوئی ہے کہ وہ  
آسمان اور زمین کی جنت کی نشانیاں ہیں ان کے لئے ہے اور نہ کرنا جانتے ہیں اور خود فکر نہیں کرتے ان میں سے اکثر پادشاہ اور  
اسات کے پھر اسی فکر کہے تھے جھوٹ بیچنا اب ان عقلمندوں کی متقیں بھی ہو رہی ہیں کہ وہ اپنے اپنے لئے تھے انھوں نے کیا کرتے ہیں۔  
مخالفی دمسلم کی حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت عمر بن العاص سے فرمایا حضرت نے فرمایا حضرت نے فرمایا حضرت نے فرمایا  
کہ وہ تو جہنم کو رہا یہ بھی نہ ہو سکے تو لینے لینے ہی میں۔ یعنی کسی حالت میں کہ اللہ تعالیٰ سے داخل مت ہو اور اس میں اور یہ شہد اور زبان  
سے ذکر کرتے کرتے۔ اگر یہ لوگ آسمان اور زمین کی جہنم میں تھے تو وہ ان کی عقلمندی پر غور کرتے ہیں تو اس حلقہ کی  
کی عقلمندی و قدرت علمائے اہل حق اور دست پر وازت کر رہی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اس میں جس چیز  
پر میری نظر پڑی ہے میں وہ تھا ہوں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت تھی جو ہر آدمی سے اور میرے لئے وہ نعمت ہے حضرت حسن  
میری کانوں سے کہ ایک صاحب غور اور فکر کرنا کہ ان کے قیام سے ہے۔ حضرت فضیل فرماتے ہیں کہ حضرت حسن کا قیام ہے کہ  
خود فکر اور مراقبہ ایک ایسا عین ہے کہ میرے سامنے میری یہ دنیاں بھاریاں ہیں تو اب گاہ حضرت عیسیٰ بن مریم فرماتے ہیں غور و فکر  
ایک نور ہے جو میرے دل پر پڑا ہے کہ وہ نور و احسان ہے۔

وَاللّٰهُمَّ اِنِّكَ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ قُلُوْبِنَا فَاصْنَعْ لِّهٖ شَيْءًا لَا يُعْزَاؤُہٗ

یعنی میں انسان کو دیکھ رہی ہوں اور وہی سمجھتی ہے۔ تہذیبی اسے وہ چیز میں ایک جہت اور اہمیت نظر آتی ہے۔

حضرت عیسیٰ صلی علیہ السلام فرماتے ہیں خوش نصیب ہے وہ شخص جس کا دل خدا کے لئے اور صحت ہو اور اس کا دل  
وہ غور و فکر اور مراقبہ ہو۔ نعمت تھی کہ وہ عین صحت آموز مشورہ کی یاد ہے کہ تہذیب کی کوئی شخص جس قدر زیادہ ہو  
اس قدر غور و فکر اور مراقبہ ہی زیادہ ہوتی ہے اور اس قدر یہ دھج جائے اس قدر وہ اس قدر غور و فکر اور مراقبہ ہی زیادہ ہو  
اور۔ حضرت اس میں صحت فرماتے ہیں جس قدر یہ غور و فکر اور مراقبہ ہی زیادہ ہو اس قدر وہ اس قدر غور و فکر اور مراقبہ ہی زیادہ ہو  
اور جس قدر غور و فکر اور مراقبہ ہی زیادہ ہو اس قدر وہ اس قدر غور و فکر اور مراقبہ ہی زیادہ ہو  
بہت اچھا ہے اور اللہ کی نعمتوں میں غور و فکر اور مراقبہ ہی زیادہ ہو اس قدر وہ اس قدر غور و فکر اور مراقبہ ہی زیادہ ہو  
ہر روز دنیا کو تاکو تم کا انجام کا خیال ہے سو پھر اپنے الی میں اس خطر کو گھر کر کہ تم اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو پھر یہ دعائے  
جنت میں لے جانے کا قسم ہے کہ اگر ایک روز جنت میں جاتی ہے اپنے الی میں اس خطر کو گھر کر کہ تم اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو پھر یہ دعائے  
عافیت ہو کہ جو جنت میں لے جانے کا قسم ہے کہ اگر ایک روز جنت میں جاتی ہے اپنے الی میں اس خطر کو گھر کر کہ تم اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو پھر یہ دعائے  
و اسے تھکتے ہیں یہاں تک کہ جیوش ہو جاتے ہیں۔

حضرت مولانا ابن مہدی فرماتے ہیں ایک شخص نے ایک صاحب سے ایک فقرہ بیان کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کی جنت پر حاکمیت  
کی اور اس سے کیا کہ وہ صاحب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی جنت پر حاکمیت کی اور اس سے کیا کہ وہ صاحب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی جنت پر حاکمیت  
جو کتاب اللہ کی جگہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے لکھو اہل حق پر جاتے اور انھی کو اپنے لئے چھوٹے دروازے پر نظر ہے وہ تر جہالت صحت و  
فہم کے ساتھ تیار نکلتے اور فرماتے اب نہ کرنا ہے کہ وہ تیار نہ رہنے والے تھے جہاں پھر خود فرماتے سب زور میں ملے



























بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿۱﴾

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاللَّهُ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ ۖ وَالْأَرْحَامُ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ۝

اے انسان! اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا بنا دیا اور ان دونوں سے کثیرا کثیرا لڑکے اور عورتیں پیدا کیں۔ اور اللہ ہی ہے جس سے تم سوال کرتے ہو اور رشتہ دار! اللہ ہی تم پر ناظر ہے۔

تقریباً انسان کے خلق کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم کو ایک نفس سے پیدا کیا گیا اور اس سے اس کا جوڑا بنا دیا اور ان دونوں سے کثیرا کثیرا لڑکے اور عورتیں پیدا کیں۔ اور اللہ ہی ہے جس سے تم سوال کرتے ہو اور رشتہ دار! اللہ ہی تم پر ناظر ہے۔

یہ امر ماننا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک نفس سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا بنا دیا اور ان دونوں سے کثیرا کثیرا لڑکے اور عورتیں پیدا کیں۔ اور اللہ ہی ہے جس سے تم سوال کرتے ہو اور رشتہ دار! اللہ ہی تم پر ناظر ہے۔

انسانی عقل کی مشابہت اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک نفس سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا بنا دیا اور ان دونوں سے کثیرا کثیرا لڑکے اور عورتیں پیدا کیں۔ اور اللہ ہی ہے جس سے تم سوال کرتے ہو اور رشتہ دار! اللہ ہی تم پر ناظر ہے۔

یہی انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایک نفس سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا بنا دیا اور ان دونوں سے کثیرا کثیرا لڑکے اور عورتیں پیدا کیں۔ اور اللہ ہی ہے جس سے تم سوال کرتے ہو اور رشتہ دار! اللہ ہی تم پر ناظر ہے۔



[illegible]

ایک وقت میں چار عورتوں نے کالج وارڈز میں ایک دوسرے کو دیکھا جس نے جاکٹ پہن رکھی تھی۔ ان میں سے ایک نے کہا: "وہ تو وہی ہے جو کالج میں تھی۔" دوسری نے کہا: "جی ہاں، وہی ہے۔" تیسری نے کہا: "وہ تو وہی ہے جو کالج میں تھی۔" چوتھی نے کہا: "وہ تو وہی ہے جو کالج میں تھی۔"

[illegible]

[illegible][illegible]

معد. پذیرد. لغز. میباید. ودا. لغز. می. متعاقب

[illegible]

الميراث في خط ٧ يعني تعبيراً له شاهد من نفسه غير قابل

میں نے اس کے لئے ایک نیا اور بڑا مکان بنوا دیا۔ اس کے بعد اس کے لئے ایک نیا اور بڑا مکان بنوا دیا۔ اس کے بعد اس کے لئے ایک نیا اور بڑا مکان بنوا دیا۔



[illegible][illegible][illegible]











لِكُنْ وَاحِدٌ مِّنَ الشُّدُسِ مِمَّا تَرْكَبُ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَ  
وَرَثَهُ أَبَوَاهُ فَلْيُمِرَّهُ الثَّلَاثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلْيُمِرَّهُ الشُّدُسُ مِنْ بَعْدِهِ  
وَصِيَّةُ يُوحَىٰ بِهَا أَوْ دِينَارٍ أَوْ كُمْرٌ أَوْ بُنَاءٌ لَمْ لَا تَدْزُونُ إِلَيْهِمْ أَقْرَبُ لَكُمْ  
نَفْعًا فَرِيضَةُ مِنَ النَّبِيِّ إِنْ أَلَّهَ كَانَ عَلَيْهِمَا حَكِيمًا





















كُرْهُمُوهُنَّ فَعَلَىٰ أَنْ يَكْرِهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ۖ وَلَئِنْ رَدَّتُمُ  
سَيِّدَاتِكُنَّ لَمْ تَكُنْ زَوَاجًا وَتَكُنَّ مُحْرَمَاتٍ ۚ فَأُولَٰئِكَ مَا أَخَذُوا مِنْهُ شَيْئًا يَأْخُذُونَ  
بِهَا ۚ وَأُولَٰئِكَ مُبْتَغَاتُكُمْ ۚ وَكَيفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ وَأَخَذْنَ  
مِنْكُمْ فِيهِ فَاغْلِبُوا ۚ وَلَا تَكْنُوهَا لَكُمْ ۖ إِنْ أَرَادْتُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّهُ كَانَ  
فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا ۚ

اسی طرح ان کے لئے کوئی اور ایسی چیز نہیں ہے جس سے ان کے دل میں جو غم و غصہ ہو اس سے بے خبر ہو جائیں۔ ان کے لئے کوئی اور ایسی چیز نہیں ہے جس سے ان کے دل میں جو غم و غصہ ہو اس سے بے خبر ہو جائیں۔ ان کے لئے کوئی اور ایسی چیز نہیں ہے جس سے ان کے دل میں جو غم و غصہ ہو اس سے بے خبر ہو جائیں۔

[illegible]

اگرچہ یہ سب کچھ دیکھ کر آپ کو حیرت ہوگی، لیکن یہ سب کچھ آپ کو بتا رہا ہے کہ آپ کی زندگی میں کچھ تبدیلی کی ضرورت ہے۔

[illegible][illegible]

یہ لڑکے سڑکوں پر بچے سے واقفیت رکھتے ہیں۔ ان کے پاس کوئی رقم نہیں ہوتی اور ان کو کوئی شے بھی نہیں ملے گی۔ ان کے پاس کوئی شے بھی نہیں ملے گی۔ ان کے پاس کوئی شے بھی نہیں ملے گی۔









مَجْزُومٌ مِّنْ نَّبَاكَ لَقَدْ دَخَلْتُمُ بَهَنَ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمُ بَهَنَ فَلَا جَنَاحَ عَلَيْكُمْ  
وَحَلَّ أَيْلُ آبَائِكُمُ الَّذِينَ مِن أَصْلَابِكُمْ وَأَن يَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ  
سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُورًا حَكِيمًا

مَجْزُومٌ یعنی محصور، مِّنْ نَّبَاكَ یعنی تمہاری خبر، لَقَدْ دَخَلْتُمُ بَهَنَ یعنی تم نے بھینس میں داخل ہو کر دیکھا، فَإِن لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمُ بَهَنَ یعنی اگر تم نے بھینس میں داخل نہ ہو کر دیکھا تو تم پر کوئی عتاب نہیں ہے، فَلَا جَنَاحَ عَلَيْكُمْ یعنی تم پر کوئی عتاب نہیں ہے، وَحَلَّ أَيْلُ آبَائِكُمُ الَّذِينَ مِن أَصْلَابِكُمْ یعنی تمہاری اولاد کے لیے تمہاری بہنیں حلال ہیں، وَأَن يَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ یعنی اگر وہ دونوں بہنیں جمع کر لیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُورًا حَكِيمًا یعنی اللہ تعالیٰ بخیر اور حکیم ہے۔

مَجْزُومٌ یعنی محصور، مِّنْ نَّبَاكَ یعنی تمہاری خبر، لَقَدْ دَخَلْتُمُ بَهَنَ یعنی تم نے بھینس میں داخل ہو کر دیکھا، فَإِن لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمُ بَهَنَ یعنی اگر تم نے بھینس میں داخل نہ ہو کر دیکھا تو تم پر کوئی عتاب نہیں ہے، فَلَا جَنَاحَ عَلَيْكُمْ یعنی تم پر کوئی عتاب نہیں ہے، وَحَلَّ أَيْلُ آبَائِكُمُ الَّذِينَ مِن أَصْلَابِكُمْ یعنی تمہاری اولاد کے لیے تمہاری بہنیں حلال ہیں، وَأَن يَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ یعنی اگر وہ دونوں بہنیں جمع کر لیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُورًا حَكِيمًا یعنی اللہ تعالیٰ بخیر اور حکیم ہے۔

مَجْزُومٌ یعنی محصور، مِّنْ نَّبَاكَ یعنی تمہاری خبر، لَقَدْ دَخَلْتُمُ بَهَنَ یعنی تم نے بھینس میں داخل ہو کر دیکھا، فَإِن لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمُ بَهَنَ یعنی اگر تم نے بھینس میں داخل نہ ہو کر دیکھا تو تم پر کوئی عتاب نہیں ہے، فَلَا جَنَاحَ عَلَيْكُمْ یعنی تم پر کوئی عتاب نہیں ہے، وَحَلَّ أَيْلُ آبَائِكُمُ الَّذِينَ مِن أَصْلَابِكُمْ یعنی تمہاری اولاد کے لیے تمہاری بہنیں حلال ہیں، وَأَن يَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ یعنی اگر وہ دونوں بہنیں جمع کر لیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُورًا حَكِيمًا یعنی اللہ تعالیٰ بخیر اور حکیم ہے۔















[illegible][illegible][illegible][illegible]





















[illegible][illegible][illegible]















ادوار میں ممکن کیے ہیں جس حضرت مسعد بن ہشام نے راجع میں اللہ تعالیٰ عطا فرمایا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہے کہ اس نے اپنے  
 کوئی بن مسعد بھی دیکھا ہے جسے حضرت ابو بکرؓ کی گواہی میں نبی کے نام لکھا ہے۔ اس نے اس وقت میں وہ عقلمند و پرم  
 تو مجھے یہی یاد آتی ہے کہ وہ کافر فرمایا کہ غفلت کے پرم ہو۔ منور آیت حضرت ابو بکرؓ اور ان کے ساتھ وہ ہے حضرت عبد الرحمن  
 کے بارے میں مذکور ہوئی ہے۔ یہ پہلا اسلام کے منکر تھے حضرت مسعد بن ہشام کے نام لکھا ہے کہ اس نے اس وقت میں وہ عقلمند و پرم  
 مسلمانوں کی ہے یہ تھک لکھا ہے کہ اسلام کی طرف آئے تھے اور سلطان ہونے کو بڑا بہت مسعد بن ہشام کے نام لکھا ہے کہ اس نے اس وقت میں وہ عقلمند و پرم  
 کے جسے سے عروہ بن زبیرؓ لیکن یہ قول غریب ہے اور صحیح قول یہ ہوا ہے کہ اس نے اس وقت میں وہ عقلمند و پرم  
 ہو گیا ہے جو مسعد اور وہوں کی بنا پر اس کی روایت کیجئے کے قائل ہیں جیسے کہ امام ابو حنیفہؒ اور ان کے ساتھ ان کے قائل ہیں۔ اور  
 انہوں نے بھی ایک روایت اس قسم کی ہے۔

نہیں گناہ بہ جہور کا ہے اور امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا اور مشہور قول کی بنا پر امام احمدؒ کا بھی۔ اس آیت میں  
 اور وہ ہے کہ ہر شخص کے دل اس کے خالق کو ملے ہیں اور نہیں۔ اللہ ہی مسعد بن ہشام کے ساتھ ہی ہے کہ اس نے اس وقت میں وہ عقلمند و پرم  
 واروں کو ان کے حصوں کے مطابق اسے کچھ جو بچا رہے تو حصہ کوٹ اور وارث وہ ہیں جن کو ذکر و غفلت کی دو آیتوں میں ہے۔  
 اور ان سے تم نے منسوبہ عبد و بچا اور فہم کی ہے کہ اس آیت کے ذیل ہونے سے پہلے انہیں وہ کا حصہ دو یعنی جسے اس کا  
 اور اس کے بعد جو عطف ہو وہ تاخیر دانی بھی پائے گی۔ اور یہ بھی کہ تمنا ہے کہ خود اس نے پہلے کے وعدے اور نہیں ہوں تو  
 اس آیت کے اترنے کے بعد ہوں سب کا جس قسم ہے کہ ایسے طفلوں کو میراث نہ ملے گی۔ اور بزرگ حضرت ابن عباسؓ ان کا حصہ  
 حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا اور وصیت ہے میراث نہیں آپ فرماتے ہیں کہ لوگ عبد و بچا کر لیا کرتے تھے کہ ان میں سے جو پہلے  
 مرتے کا حصہ واد و سراسر اس کا وارث بنے گا۔ پس اللہ جل جلالہ تعالیٰ نے آیت ﴿وَأُولُوا الْأَرْحَامِ﴾ میں بتا دیا کہ حکم دے۔ یا کہ  
 ذی رحم محرم ایک سے ایک اور کسی ہے ہاں اپنے وارثوں کے ساتھ سلوک کر دے۔ یعنی انہیں کے لئے کٹ دے۔ اس میں وصیت کر دے تو جواز  
 ہے۔ معروف و مشہور اس میں بھی ہے۔ اور بھی میراث سے سلف سے مراد ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے اور آیت ﴿وَأُولُوا الْأَرْحَامِ﴾  
 ﴿وَأُولُوا الْأَرْحَامِ﴾ کے ذیل ہے۔ حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں انہیں ان کا حصہ دو یعنی میراث۔ حضرت ابو بکرؓ نے ایک صاحب کو اپنا مالی  
 بنایا تھا تو نہیں وارث کیا۔

اسی المسبب فرماتے ہیں یہ آیت ان لوگوں کے حق میں اتنی ہے۔ چہ چاہنے والوں کے ساتھ ان کو اپنا بنانا ہے۔ اور انہیں  
 اپنی جائیداد کا جائز وارث قرار دیتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کا حصہ وصیت میں سے دینے کو فرمایا۔ میراث کو سوا ملنے والی رحم  
 محرم شدہ وارثوں کی جو مسبب کی طرف لکھا اور اس سے منع فرمایا۔ اسے چاہنے والوں کے ساتھ ان کو اپنا بنانا ہے۔ اور انہیں  
 وارث بنانا ہے۔ ان کے لئے وصیت میں سے دینے کو فرمایا۔ امام ابن جریرؒ فرماتے ہیں میراث کے لئے ایک حد قرار دی ہے کہ انہیں  
 حصہ دو یعنی حضرت یحییٰؑ اور یونسؑ کا یہ نہیں کہ انہیں ان کے وارث کا حصہ دو تو یہ حق کرنے سے پہلے آیت کو منسوخ بنانے کی کوئی  
 وجہ باقی نہیں۔ حتیٰ کہ یہ کہنا ہے کہ یہ قسم پہلے عقاب تھیں وہ بڑے آیت کی دولت صرف وہی ہر ہے کہ ہر عبد و بچا کہ انہیں کی  
 حصہ دو امانت کے فی غرض اور بھائی کے ہوتے ہیں انہیں واکر وہیں یہ آیت نفع مند و غیر منسوخ ہے۔ لیکن امام صاحبؒ کے اس  
 قول میں ذرا نظر ہے اس لئے کہ اس میں تو شک نہیں کہ مجلس عبد و بچا صرف حضرت ابراہیمؑ کے ہی ہوتے تھے لیکن اس میں بھی  
 شک نہیں کہ مجلس عبد و بچا وارث کے ہوتے تھے جیسے کہ بہت سے مسئلہ مابین سے مراد ہے اور جیسے کہ ان مجلس کی تعمیر  
 بھی نہ رہی جس میں انہوں نے مساف فرمایا ہے کہ یہاں انصار کی کاوارث ہو جاتا ہے کہ قاضی انوار امانت نہیں ہوتے تھے نہ ذاتی

[illegible]

الزَّجَالَ قَوْمُونَ عَلَىٰ نَسَاءٍ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِهَا أَنْفَقُوا  
مِنَ أَمْوَالِهِمْ فَالضَّرِيعَةُ قِنْتُ حَقِيقَةُ الْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ وَالَّتِي تَخَافُونَ  
شُؤْرَهُنَّ فَعِصْوَهُنَّ وَالْهَجْرُ وَهْنٌ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا  
تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا كَبِيرًا

[illegible][illegible]



ہوئے ہیں یا قصور کے جو جنک ہو جائے کہ باوجود بھی تم نے انہیں عداوت قرار دیا تھا ان کی مدد پر اور ان کا انتقام لینے پر جو اللہ تعالیٰ ہے اور حقیقتاً کہ یہ زور اور زبردستی ہے۔

وَأَنْ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ فَإِذَا بَعَثُوا حُكَّامًا مِنْ أَهْلِهِمْ وَحُكَّامًا مِنْ أَهْلِهَا لَنْ يُرِيدَ إِلَّا إِصْلَاحًا يُوَفِّقُ اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا

اور انہیں جان بچائی کہ ان میں کا خوف وہ قاضی، حلف برداران ہیں۔ اور ایک عورت کی طرف دلائل میں سے مقرر کرو اور یہ دونوں سچ کرنا چاہیں گے کہ انہی قبلی دونوں میں دلچ کرنا اور حقیقت ان دونوں سے علم دار پوری خواہیے۔

میاں بیوی کے جھگڑے میں حکمین کا تقرر اور اس صورت کو جان فرمایا کہ نامرمانی اور کئی عورتوں کی جانب سے ہوا اب یہ دونوں ہی صورت کا بیان ہو رہا ہے کہ اگر دونوں ایک دوسرے سے ایمان ہوں تو کیا یہ جائے جس حد تک رسم لڑکتے ہیں کہ انکی حد تک میں نہ سمجھتا ہوں کہ وہ اور شخص کو قسم کرتا ہے کہ وہ اپنے حق میں کمال کمال کا علم سے روکے۔ اور اس پر بھی کوئی بہتری کی صورت نہ ملے تو عورت دلائل میں سے ایک اس کی طرف سے اور مرد دلائل میں سے ایک بہتر شخص اس کی جانب سے مختلف مقرر کرے اور یہ دونوں حقیقتات کریں اور جس میں صلحت سمجھیں اس کا فیصلہ کر دیں یعنی خود کو کر دیں خواہ مکمل دلچ کر دیں۔

انہیں شرعاً یہ السلام ہے تو کسی امر کی طرف شوق دلایا ہے کہ جہاں تک ہو سکے کو خشن کریں کہ کوئی ٹھکر نہائی ٹھکر آئے اور ان دونوں کی تحقیق میں غصہ نہ کی طرف سے یہ لڑائی ثابت ہو تو یہ اس کی عورت کو اس سے روکے لیں گے اور اسے مجبور کریں گے کہ اپنی عادت خلیک ہوئے تک ان سے الگ رہے اور ان کے خرچ اخراجات ہا کر رہے۔ اور اگر عورت عورت کی طرف سے ثابت ہو تو اسے جان لٹو نہیں دلائل سے اور خود سے کسی خوشی بسر کرنے پر مجبور کریں گے۔ یہ طرح اور حلقہ کا فیصلہ یہ تو قاعدہ کو طلاق دینی ہے کہ اگر وہ ان میں سے کسی کا فیصلہ کریں تو بھی انہیں ماننا ہے کہ جبکہ حضرت ابن عباس نے فرماتے ہیں کہ دونوں ٹھکر اس پر شفیق ہو جائیں کہ انہیں نہ سمجھنے کے ساتھ ایک دوسرے سے اپنے نقصات نہ لیں چاہیں اور اس فیصلہ کو ایک نے منظور کر لیا اور دوسرا انہیں نہ کرنا وہی حد تک میں ایک کا اشتغال ہو گیا تو جو راضی تھا اس کا ادارت بنے کہ جو ناراض تھا۔ لیکن جو ناراض تھا اسے ان کا وارڈ میں سے کہ جو راضی تھا وہی پڑ گیا۔

ایک ایسے دن، جھگڑے میں حضرت عثمان نے حضرت ابن عمر سے کہا اور حضرت معاویہ کو ساتھ ساتھ کہی تھا اور فرمایا کہ اگر تم ان میں سے ایک کو لایا ہو تو میں کو کا اور نہ چاہی کہ وہ اپنا توہدائی ہو نہ کی۔ ایک راجت میں ہے کہ عقلی من ابی طالب نے فاسد بات کہہ کر معاویہ سے بھڑکایا تو اس نے کہہ دیا۔ اس نے کہا کہ اگر میں ہی حیران خرچ بھی برداشت کروں گی۔ یہ کہہ کر گئے کہ وہ عقلی من کے پاس آگیا جائے تو وہ بچتی ہے۔ یہ وہ در طبع نہایت زیادہ کہیں ہیں۔ یہ فرماتے تیری باتیں واجب جہنم ہیں۔ اس پر وہ گھبرا کر کہنے لگے کہ تم نہیں۔ یہ کہہ کر وہ حضرت عثمان کے پاس آگیا اور یہ واقعہ بیان کیا۔ علیہ السلام ان پر ہنسے اور حضرت ابن عباس نے حضرت معاویہ کو ان کا بیخ مشورہ کیا کہ حضرت ابن عمر نے تو فرماتے تھے کہ ان دونوں میں فیصلہ کی کر دی جائے لیکن حضرت معاویہ نے فرماتے تھے کہ وہ سب سے یہ تقریر میں جائیداد کا ہوں۔ اب یہ دونوں حضرات حضرت عثمان کے گھر آئے اگر یکساں تو وہ ان دونوں سے اور ان میں سے کسی ایک کو نہ لیں یہ دونوں کو نہ لیں یہ سب عبد اللہ بن عباس کے کہ حضرت عثمان











[illegible][illegible][illegible]







































میں نے اس کے لیے جو بھی دعا کی وہ اس کے لیے مقرب ہے۔ اور جو کچھ میں نے دعا کی وہ اس کے لیے مقرب ہے۔ اور جو کچھ میں نے دعا کی وہ اس کے لیے مقرب ہے۔

اور جو کچھ میں نے دعا کی وہ اس کے لیے مقرب ہے۔ اور جو کچھ میں نے دعا کی وہ اس کے لیے مقرب ہے۔ اور جو کچھ میں نے دعا کی وہ اس کے لیے مقرب ہے۔

اور جو کچھ میں نے دعا کی وہ اس کے لیے مقرب ہے۔ اور جو کچھ میں نے دعا کی وہ اس کے لیے مقرب ہے۔ اور جو کچھ میں نے دعا کی وہ اس کے لیے مقرب ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ نَفْسَهُمْ بِاِلٰهٍ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُوْ لَا يَظْلُمُوْنَ  
فَتَبَيَّنَ لَكَ اَنْظُرْ كَيْفَ يَقْتَرُوْنَ عَلٰى اِلٰهِ الْكَذٰبِ وَكُلُّهُمْ رَاطِبًا مُّسِيْنًا اَلَمْ  
تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اٰتَوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ  
وَيَقُوْلُوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰؤُلَاءِ اَقْدٰى مِنْ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَيَّبِلًا اُولٰٓئِكَ  
الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَمَنْ يَلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ يَجْعَلَ لَهٗ نَصِيْرًا

اور جو کچھ میں نے دعا کی وہ اس کے لیے مقرب ہے۔ اور جو کچھ میں نے دعا کی وہ اس کے لیے مقرب ہے۔ اور جو کچھ میں نے دعا کی وہ اس کے لیے مقرب ہے۔

اور جو کچھ میں نے دعا کی وہ اس کے لیے مقرب ہے۔ اور جو کچھ میں نے دعا کی وہ اس کے لیے مقرب ہے۔ اور جو کچھ میں نے دعا کی وہ اس کے لیے مقرب ہے۔





مگر ہے میرا فی امر اعلیٰ میں نے کسی چیز کو نہ دیا ہے جلتا ہے کہ لوگوں کو آپ ﷺ کی عمر میں سے رہا ہے۔ میں نے اپنی عباسی قوم کو اس میں سے حصہ نہ دیا۔ انھیں حصہ نہ دیا۔ انھیں حصہ نہ دیا۔

مذہبِ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے اس راہِ نوری کو اپنا گھر بن لیا، اس نے حق تعالیٰ سے قربت حاصل کی ہے۔ جس نے اس راہِ نوری کو اپنا گھر بن لیا، اس نے حق تعالیٰ سے قربت حاصل کی ہے۔ جس نے اس راہِ نوری کو اپنا گھر بن لیا، اس نے حق تعالیٰ سے قربت حاصل کی ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كَلْبًا نَفِثَتْ جُلُودُهُمْ بِدَلْنَهُمْ  
جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا وَالَّذِينَ آمَنُوا  
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا  
أَبَدًا لَّهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا قَائِلُونَ لَا يَأْكُلُونَ فِيهَا

خوبی و خیر کے بارے میں ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جو کچھ چاہے وہی کرے گا۔ اگرچہ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جو کچھ چاہے وہی کرے گا۔ اگرچہ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جو کچھ چاہے وہی کرے گا۔

[illegible]









[illegible]











[illegible]

ہن مردار میں مگر، اسی لئے ہے جو خواب کے طور پر سن کر، اسی کیفیت سے لڑتا، اور اسی  
 انداز میں اس کے وہ نفس، وہ دل جنہوں کی طرف سے یہ خیال آیا، اس وقت پہنچتا ہے کہ اس نے اس میں کوئی ایسی بات نہیں  
 محسوس کی کہ اس سے جو واقعہ اس نے کہا ہے، اسی شکل میں۔ آپ لکھتے ہیں کہ یہ تو کیا ہو گا ہے اب یہ تو عظمت اور نور کے  
 اگلیں، وہ تو اس میں پہنچے جیسے: اللہ بڑے خدا ہے۔ یہاں وہ بتا رہے ہیں کہ جو تصور، وہ کیفیت کے بارے میں آپ نے  
 بیان کیا ہے حضرت مر کے ہاں یہ تو ان کے جرم و جوارح کے لیے اور یہاں تک کہ ان کو خود بخود

وَلَوْ أَن كُنْتُمْ عَلَيْهِمْ لَمَّا قَتَلْتُمْ أَن تَفْشَكُمْ أَوْ تَخْرُجُوا مِنْ دِيَارِكُمْ مَا فَعَلْتُمْ إِلَّا قَلِيلٌ مِنْهُمْ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ لَكَانَ خَيْرٌ لَهُمْ وَ



















نہی کی اس میں سے وہ بچہ جو چھٹی ڈائیجہ تھا وہ اس سے ٹوٹنے کے بعد اس کے اچھے اور اچھے دوستوں کے ساتھ رہا۔

اس کے بعد اس کے دوستوں کی طرف سے اس کے ساتھ ہونے والے واقعات کی طرف اشارہ کیا گیا۔ اس کے بعد اس کے دوستوں کی طرف سے اس کے ساتھ ہونے والے واقعات کی طرف اشارہ کیا گیا۔

اس کے بعد اس کے دوستوں کی طرف سے اس کے ساتھ ہونے والے واقعات کی طرف اشارہ کیا گیا۔ اس کے بعد اس کے دوستوں کی طرف سے اس کے ساتھ ہونے والے واقعات کی طرف اشارہ کیا گیا۔

اس کے بعد اس کے دوستوں کی طرف سے اس کے ساتھ ہونے والے واقعات کی طرف اشارہ کیا گیا۔ اس کے بعد اس کے دوستوں کی طرف سے اس کے ساتھ ہونے والے واقعات کی طرف اشارہ کیا گیا۔

اس کے بعد اس کے دوستوں کی طرف سے اس کے ساتھ ہونے والے واقعات کی طرف اشارہ کیا گیا۔ اس کے بعد اس کے دوستوں کی طرف سے اس کے ساتھ ہونے والے واقعات کی طرف اشارہ کیا گیا۔

اس کے بعد اس کے دوستوں کی طرف سے اس کے ساتھ ہونے والے واقعات کی طرف اشارہ کیا گیا۔ اس کے بعد اس کے دوستوں کی طرف سے اس کے ساتھ ہونے والے واقعات کی طرف اشارہ کیا گیا۔

اس کے بعد اس کے دوستوں کی طرف سے اس کے ساتھ ہونے والے واقعات کی طرف اشارہ کیا گیا۔ اس کے بعد اس کے دوستوں کی طرف سے اس کے ساتھ ہونے والے واقعات کی طرف اشارہ کیا گیا۔











[illegible][illegible]

نئی اور مختلف قسم کے کپڑے میں غائب ہو کر وہ بھی اپنے ہی کپڑے پہنے کی بجائے سوچا، تو اس نے سوچا کہ وہ اپنے  
 کپڑے پہنے ہی نہیں سکتا۔ اس نے اپنے کپڑے پہنے ہی نہیں سکتا۔ اس نے اپنے کپڑے پہنے ہی نہیں سکتا۔ اس نے اپنے کپڑے پہنے ہی نہیں سکتا۔

[illegible]



[illegible][illegible][illegible]

مجھے اُنہی کو اپنی توقع بیان فرمنا ہے اور حقیقت میں ان کا یہ بڑا کھرا کھرا ہے اور ان میں خیرا کھرا بھی ہے اسی نے  
 اُنہی سے ہمارے خیرا کھرا کھرا ہے جو اب میں آتا ہوں جو ہر گز سے اور قسم میں ہے کہ جو اُنہی کے ہاں کھرا کھرا ہے  
 یہ ان میں سے ہے کہ وہ انہی کے ہاں کھرا کھرا ہے۔ اُنہی نے اُنہی کے ہاں کھرا کھرا ہے اور اُنہی کے ہاں کھرا کھرا ہے  
 خیرا کھرا کھرا ہے اور اُنہی کے ہاں کھرا کھرا ہے۔ اُنہی کے ہاں کھرا کھرا ہے اور اُنہی کے ہاں کھرا کھرا ہے

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٍ وَاللَّهُ أَرَكَّهُمْ بِمَا كَسَبُوا أَلَّا يَدْرُونَ أَنَّ تِلْكَ  
مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا وَذُؤَالِ الْوُكُلُوفُونَ كَمَا  
كَفَرُوا قَاتِلُونَهُمْ سَوَاءٌ فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَولِيَاءَ حَتَّى يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَعُدُّوهُمْ وَأَقْتُلُوهُمْ حَتَّى تَجِدُوا جُنُودَهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ  
وَلِيَّاءَ لَا نَصِيرَةَ إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ





[illegible][illegible]

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا لَآخِطًا، وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحَرِيرُ رَقَبَةٍ  
مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسْلَمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ  
وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحَرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِيثَاقٌ  
فَنَذَاهُ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحَرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ  
شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا، وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا  
مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ  
عَذَابًا عَظِيمًا

[illegible][illegible]













يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَلَلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقْفُوا عَنِ النَّفْسِ إِلَيْكُمْ  
السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِيمَا كَفَرْتُمْ كَثِيرًا  
كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنْ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا إِنْ لَِلَّهُ كَانَ بِمَا  
تَعْمَلُونَ خَبِيرًا

۱۔ میں اور وہ کسی نئی بات پر نہ تھے۔ وہ تو ہمیشہ سے میرے لیے ایک ایسی بات تھی جو میرے لیے  
 ۲۔ بات کی بات میں نہ تھی۔ ان کے سامنے وہ بات تھی جو میرے لیے ایک ایسی بات تھی جو میرے لیے  
 ۳۔ میں نے اس بات کو سمجھا تھا۔ میں نے اس بات کو سمجھا تھا۔ میں نے اس بات کو سمجھا تھا۔

[illegible][illegible]







[illegible][illegible]

ہی نہیں ہے جس سے انسان کو کوئی چیز نہیں ملے گی۔ یہ سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔













[illegible][illegible]

دعوتِ اہل حق و انصاف کے لیے کیا آواز ہے۔ تو نے میرے لیے جو کچھ کر دیا ہے، وہ میرے لیے کافی ہے، تو میرے لیے دعا کرتا ہے۔

اسلام ہی ان کے بعد ایک انقلابی اور نئے تصور کا فروغ دینا تھا۔ ان کے خیال میں اسلام ہی ان کے لیے ایک نئے راستہ تھا۔ ان کے خیال میں اسلام ہی ان کے لیے ایک نئے راستہ تھا۔ ان کے خیال میں اسلام ہی ان کے لیے ایک نئے راستہ تھا۔

عشرت پر مبنی اصلاحی تحریک ہوا تو خطے میں اس کی طرف سے مزید وہ ہے کہ اس کی مثال میں اس کی اصلاحی تحریکوں کے نام سے  
 اس کی طرف سے مزید اصلاحی تحریکوں کے نام سے اس کی طرف سے مزید اصلاحی تحریکوں کے نام سے اس کی طرف سے مزید اصلاحی تحریکوں کے نام سے





















عُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا ۚ لَعَنَهُ اللَّهُ وَقَالَ لَا تَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا ۚ وَلَا خِصْمًا لَهُمْ وَلَا مِثْلَهُمْ وَلَا مَنِيئَهُمْ وَلَا مَنِيئَتَهُمْ ۚ فَلْيَسْبِقَنَّ أَذَانُ الْأَنْعَامِ وَلَا مِرْمَتُهُمْ فَلْيَعْبُدْنِ خَلْقَ اللَّهِ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا ۚ يَعِدُهُمْ وَيُمِيتُهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ۚ أُولَٰئِكَ ۖ وَلَهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَخْرِصًا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا ۚ









[illegible][illegible]

ہر مصلحت کی سزا کا کھڑا کر کے آپ نیک انسان کی توجہ پانچ فرما دیتے ہیں۔ یہی سزا ہر تواریک یا کسی سوجھ بوجھ سے لاریہ ہے۔۔۔  
 سے ہیں جو اپنے کو تحریک میں بولتے ہیں۔ قاتل سے خود کار کے ساتھ قاتل سے سولی دے ہیں کہ وہ انسانوں کو جان  
 کی مالیت دے گا۔۔۔ اور سبائی اور کھانے۔۔۔ اور اپنی جان صوبہ دار انھنی سے جائے اگال کھائی اور کھائی چھوڑا دے گا۔۔۔  
 ہے انسانوں کو اور صحت کے انھنی قتل کر دے کسی مرد کو کھائی چھوڑا دے کسی انسان کو کھائی چھوڑا دے کسی انسان کو کھائی  
 چھوڑا دے۔ ان نیک انسانوں کو اپنی جنت میں لائیں گے۔ انھنی کی سزا ہے کہ انھنی کی سزا ہے کہ انھنی کی سزا ہے کہ انھنی کی سزا ہے کہ  
 انھنی کی سزا ہے کہ انھنی کی سزا ہے کہ انھنی کی سزا ہے کہ انھنی کی سزا ہے کہ انھنی کی سزا ہے کہ انھنی کی سزا ہے کہ انھنی کی سزا ہے کہ  
 انھنی کی سزا ہے کہ انھنی کی سزا ہے کہ انھنی کی سزا ہے کہ انھنی کی سزا ہے کہ انھنی کی سزا ہے کہ انھنی کی سزا ہے کہ انھنی کی سزا ہے کہ

[illegible]

حضرت ابراہیم کو جس پر غلیل اللہ کی کوئی نسل نہ ہو  
 چھ حضرت غلیل اللہ - امام بن اسماعیل تاجدار قرطبہ

میں نے غصت کے درجے سے کوئی درجہ بڑا انجس کرتا رہا۔ میں نے مقام ہے اور یہاں تک حضرت برکات علیہ السلام غور کر گئے۔ جب اس کی وجہ کی کمال احاطہ ہے، قیامت کے دن سے پہلے اور انھیں اللہ تعالیٰ سے ملنے کا موقع ملا کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کو جو عظمیٰ عار سے طاری تھا اسے انجس کا تعالیٰ کی مٹھی سے دھو کر سوزا۔ انجس کی عہد سے نہ کتاب کوئی چیز نہیں عبادت دہانی سے دھو کر نہ ہوئی۔ اور آیت میں ہے: **وَأَنذَرْتَهُمْ يَوْمَهُذَا يَوْمَ هُمْ بَارِئُونَ** جس جس طرح اللہ نے ان کی توبہ ان کی توبہ سے اتار دیا۔ جو اللہ نے طاری انہوں نے کر دکھایا۔ فرماتے کہ ہر ایک علیہ السلام یحییٰ سے توجہ کے محمد میں شریک سے بچاؤ۔ عار طاری فرماتے اور اسے حضرت سجاد نے بیان میں بھیجی کہ اگر اس میں یہ ہے کہ چاہے تو ایک شخص نے کہا: **وَاللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُجْرِمِينَ** علیہ السلام انجس کی توبہ نہیں۔

مجلس کو آگے بڑھتے ہیں کہ "حلیل اللہ" عتبہ کی یہ وجہ ہوئی کہ ایک مرتبہ قحط پانی سے سوتھو ہوا آپ اپنے ایک دوست کے پاس سفر میں دو مصلیٰ میں سے کوہ میں سے پتھر کاٹنی غلے آئیں۔ یہاں تک کہ ملائین انجام ہوئے۔ جب پانی ٹھنسی سے قریب پہنچے تو خیال آیا آرائیہ میت کے قوت سے جس سے پورے گھڑاں کے جلن آئے۔ پھر وہی وقت کہ ٹھنکین جو عارف پانچویں جہلیں اور جانوروں پر اور کر کے پتے۔ قدرت اللہ تعالیٰ سے دور سے جانچ آرائی ہو۔ آپ کو کہہ کر کہتے رہے۔ تھکے ہاتھ سے اٹھ کر اٹھ کر اٹھ گئی۔ گھر واپس گئے پورے گھڑاں اور انھیں بھرتی کر کے پتے پر پہنچا۔ انا کو خود نہ دیکھا تھا۔ جب یہ جانے لگا کہ میں سب کو خوش خوش دیکھ رہا ہوں اور انہیں بھی تیار دیکھیں تو عجب سے پوچھنے لگے انا کہاں سے آئے ہو تم نے انہیں پکارا۔ انہوں نے کہا آپ ہی تو اپنے دوست سے لگے ہیں۔ اب آپ کو کہے اور فرمایا یہ میں اپنے دوست اللہ عزوجل سے لایا ہوں۔ ہنس اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو لایا دوست جانپار غلیل اللہ نامہ تھا وہ۔ تین اس کی رحمت ہر اس واقعہ میں دراصل ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ یہ بنی اسرائیل کی روایت ہے جو اچھے ام چاچیں کو کہتے تھے کہ عجل بھی نہیں سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کو یہ عتبہ اس لئے ملا کہ آپ سے دل میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے درجہ کی تھی کامل علامت اللہ تعالیٰ اور فراموشی۔ اپنی عبادتوں سے اللہ کو خوش کر لیا تھا۔ یہ اگرچہ ٹھیک ہے بھی اپنے آخری شعبہ میں فرمایا تھا۔ تو تو ان میں زمین و آسمان میں سے کسی کو غلیل اللہ وہی دوست ہائے اللہ سوا تو تو ان میں اللہ اللہ کو نہ جانے کہ تیار۔ سامعی کو پہنچے اللہ تعالیٰ نے غلیل میں (بخاری و مسلم) اور روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے جس طرح انہیں علیہ السلام کو غلیل سے تیار کیا وہ مجھے بھی دیکھنا نہیں کر رہا ہے۔

ایک مرتبہ اصحاب رسول اللہ ﷺ آپ کے خطبہ میں بیٹھے ہوئے تھے وگرتہ کر کے کر رہے تھے ایک ایک کہہ رہے تھے تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قوتوں میں یہ حضرت اور یہ نبی علیہ السلام کو اپنا عقل و دماغ دوسرے نے کسی سے بھی جادہ کر کے اپنی یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے خواہش کی کہ انہیں ہمیں بتا دیں کہ یہ نبی علیہ السلام جو رسول اللہ اور علیہ السلام ہیں کیا ایک ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام کے پسندیدہ ہیں۔ حضور انور کا منہ چپ ہاں نہ کھلے گا۔ ان کے سامنے یہ باتیں نہیں تو فرمایا ہے شک جہاد انوکھ ہے اور انہیں علیہ السلام علیہ السلام ہیں اور رسولی علیہ السلام علیہ السلام ہیں اور بھی علیہ السلام اور اللہ اور علیہ السلام ہیں اور آپ علیہ السلام علیہ السلام ہیں اور اسی طرح محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ سو میں باتوں میں کہتا ہوں جو کچھ کے سوا پر نہیں کہتا کہ میں "حسب اللہ" کہوں نہیں سب سے پریشانیات کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے شہادت قبول کیا جائے اور سب سے پہلے جنت کا کوڑا کھٹکے لے لیا جائے۔ اللہ تعالیٰ میرے لئے جنت کا کوڑا لے گا جو مجھے میں داخل کرے گا اور میرے ساتھ ساری نعمتوں کے تقاضے کے تقاضے کو پھینکوں سے زیادہ اور اس کے علاوہ میں ہوں۔ یہ یہ خود بخود کے کسی جگہ بطور وقفہ کے معلوم کرانے کے میں تم سے کہہ رہا ہوں۔





وَتَتَّقُوا اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۖ وَلَنْ تُنصَحُوا لَهُ بِشَيْءٍ أَنْ تَعْدُوا أَيْمَانَ  
النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيزُوا بَيْنَ الْفَرَسِ وَالْإِبِلِ فَتُكْفَرُوا بِهَا كَالْمَعْطَاةِ وَإِنْ  
تَصَدَّقُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۖ وَإِنْ يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِنْ  
سَعْيِهِ وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا حَكِيمًا ۝





























لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالشُّعْرِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنِ ظَلِمَ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا إِنَّ يَبْدُ وَآخِرًا أَوْ تُخْفَوُ أَوْ تُعْفَوُ عَنْ سُوءٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُورًا

قدیر

[illegible][illegible][illegible][illegible]





عرب کی سرزمین پر دریاؤں کے درمیانی پہاڑ اور تہ و تازگی کا دار اور نہ ہو جائے ہم آپ پر ایسا نہیں انہی کے۔ جس بطور فعلی نے  
 آنحضرت ﷺ سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ان لی انہی کہ منہ انہی اور چاہا سو آپ رنجیدہ و غافل نہ ہوں" ان کی یہ بد حالت یہ اپنی ہے  
 انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اس سے بھی زیادہ پیروہ سوال کیا تھا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کو اسے اس تمہیں اور سرگشتی اور غفلت  
 سوال کیا ہوا ہے بھی یہ بھٹکتے چکے ہیں۔ یعنی ان پر اپنی اپنی عمل کرنی تھی جیسے مرد و بزرگ و کمزور و غافل و غافل و غافل و غافل  
 قلنا یا موسیٰ ان لوین لک حتی نری اللہ جہنم فاعلمنی حسب تم نے کیا تھا کہ بت موسیٰ اہم تھا کہ ہرگز ایمان نہ لائے کہ جب  
 تم کے اللہ تعالیٰ کو ہم صاف طور پر اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں۔ جس شخص علی کے گز کے گز کیا اور ایک دوسرے نے سامنے سب  
 جاکر ہوئے۔ پھر بھی ہر تہراری موت کے بعد ہر شخص زور کر دیا کہ تم تمہارے ہر فرما ہے کہ بتی دینی نشان دیکھ چکے تھے  
 بعد بھی ان لوگوں نے چنگز کے کوچ چتر دیا کر دیا۔ مصر میں اپنے وطن انہوں کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں ملک ہوا  
 ان کے تمام کام راہی کی موت میں کاس دیا۔ پانی سے پانی نہ لیا کہ ان کی نگاہوں کے سامنے ہوا تھا جس وجہ سے ملک  
 کر کے وہ جا کر بہت پرست کر پت پر پانی کرتے ہوئے دیکھ کر اپنے پیغمبر علیہ السلام سے کہتے ہیں ہمارا بھی ایک ایسا ہی پیغمبر ہوا۔ جس کا  
 چہرہ ایسا سورہہ اعراف میں ہے اور سورہہ قلم میں بھی۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ سے معاف کرتے ہیں۔ ان کی توبہ کی قبولیت کی یہ صورت ظہور تھی ہے کہ جنہوں  
 نے سو سال پرستی نہیں کی اور سالہ پرستوں کو قتل کر دیا۔ جب قتل شروع ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرماتا ہے اور ہم سے ہوا ان  
 کو بھی دوبارہ زندہ کر دیتا ہے۔ پھر یہاں فرماتا ہے ہم نے اس سے بھی دیکھ کر دیا اور یہ جرم عظیم بھی بخش دیا اور موسیٰ علیہ السلام کو ظاہر  
 جنت و عذاب ثابت فرمایا اور جب ان لوگوں نے قرآن کے انکشاف سے انکشاف کر دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رہنمائی سے  
 جہاں ان کی توبہ کی قبولیت کے سوال پر فرمایا کہ حق کر دیا اور ہم سے کہا کہ اب روبرو کر دیا اور ان کا حکام قبول کرتے ہو تو یہ سب  
 جہے میں کر پڑے اور گویہ اولیٰ شریعت ان کو انکشاف ملی چکا ہے کہ مستغنیہ و مدد و جان کی یہاں تک دل میں دہشت تھی کہ جہے میں  
 بھی نکلیں تو سے لوہے کو دیکھ رہے تھے کہ کہیں پڑ نہ گئے ہوتے اور جب کہ نہ مر جائیں پھر پڑ نہ لیا گیا۔ ان کی دوسری سرگشتی کا بیان  
 ہوا ہے کہ قول و فعل و ادب و قول دیا حکم مافا کہ دست اٹھ نہ کرے اور اس سے کہتے ہوئے جائیں اور جو حفظہ کہیں یعنی  
 اسے اللہ! اچھی خطا میں غفلت کہ ہم نے جدا چھوڑ دیا اور حکم کر دیا ہے جس کی ہر امین چاہیں (۳۰) سہل میں ان سب "میں بہ نسبت  
 و حرج ان پر بیان رہے لیکن ان کی کم ظرفی انہیں بھی مظاہرہ ہو اور اپنی زبانوں کے لیے سمجھتے ہوئے نہ دانتے میں جاتے تھے اور جو حفظہ  
 میں خسروا کہ کہتے تھے کہ میں نہیں کی باتیں میں نہ۔ پھر ان کی اور شرارت بننے والے ان کی تعظیم و تحريم کرنے کا من سے وہ دوا  
 کیا اور مستغنیہ و مدد و جان ہو گیا۔ لیکن انہوں نے اس کی بھی مخالفت کیا اور اپنی ہر کریمت پر کرمات کے اور کتاب کے نیلے پھال لے لیے  
 کہ سورہ اعراف میں تفصیل بیان ہے ملاحظہ فرمائیے "وَأَسْأَلُكُمْ عَنْ الْقُرْبَةِ الْعِزِّ حَاصِرَةَ الْبُخْرِ قَالُوا بَلَّغْ عَنَّا عَنَّا  
 بھی ہے کہ یہود میں سے حضرت اللہ تعالیٰ نے ہندو اے دن کی تعظیم کا عہد لیا تھا۔ یہ چوتھی حدیث سورہ اعراف کی آیت ہے "وَالَّذِينَ  
 نُونُ بَسْمِ الْبَابِ مَجْنُونًا" یہی تفسیر میں "انہی انکشاف"۔

فَمَا تَقُولُهُمْ زَيْدًا لَهُمْ وَكَلَّمَهُمْ بِآيَاتِ اللَّهِ وَقَتْلَهُمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَقَوْلِهِمْ  
 قُلُوبُنَا غُلْفٌ بَلْ طَبَعَ اللَّهُ عَلَيْهَا بِكَلِمَاتِهِمْ فَلَا يُبْقِيُونَهَا إِلَّا قَلِيلًا وَكَلَّمَهُمْ

وَقُولِهِمْ عَلَىٰ مَرْمٍ مُّخْتَالًا عِظِيمًا ۖ وَقُولِهِمْ إِنَّكَ الْخَاسِرُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ  
سُئِلَ اللَّهُ مَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا  
فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظُّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۚ  
بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۚ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ  
إِلَّا يَأْمُرُكَ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ۚ





[illegible][illegible]

تھیں انی بڑی میں ہے کہ جب تک کہ تھیں نے صفت میں یہ عدم مطلق ہوا ہے۔ انی کو نے۔ میں کو  
تیس بہت کس کو اور کوئی کی طرح ہوتی تو آپ کے اپنے عروج کی صحت کی اعلیٰ تہ پر سب سے اور وہاں انی  
ہات کو نے پانی قریب ضرور آئے ہتھ پڑی ہو ہے۔ جب عروج کے لئے خود اعلیٰ ہو سب سے ہم کا اپنے کو کوئی کرتے  
و جب آپ کو جانتے ہوئے تو ان میں سے کچھ اعلیٰ اور اپنے جانتے۔ ان کے اپنے جانتے ہوئے ہے۔ ان کو کوئی کرتے  
نہیں معلوم ہوا کہ انی آپ کے اعلیٰ میں سے کچھ کو کوئی کرتے۔ ان کے کو کوئی کرتے۔ ان کے کو کوئی کرتے  
نہیں اور میرا کہ ان میں سے کچھ کو کوئی کرتے۔ ان کے کو کوئی کرتے۔ ان کے کو کوئی کرتے۔ ان کے کو کوئی کرتے  
ہوئے کو کوئی کرتے۔ ان کے کو کوئی کرتے۔ ان کے کو کوئی کرتے۔ ان کے کو کوئی کرتے۔ ان کے کو کوئی کرتے  
تہ کو کوئی کرتے۔ ان کے کو کوئی کرتے۔ ان کے کو کوئی کرتے۔ ان کے کو کوئی کرتے۔ ان کے کو کوئی کرتے

















[illegible][illegible]





[illegible]

فَيُظَاهِرُ مِنْهُمْ الدِّينَ هَٰذَا حَرْفٌ مَّا عَلَيْهِمْ صَبِيحَتِ أَجَلَتْ لَهُمْ وَبَصَدَ  
هُمْ عَنْ سَبِيلِ الْمَدِ كَثِيرًا وَأَخَذَهُمُ الزُّبُرُ وَقَدْ تَهَوَّأَتْهُ وَأَكْبَهُمُ  
أَمْوَالُ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَكَتَفَتِ الْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَدَاةَ الْيَمَانِ لَكِنِ الزُّ  
بُرُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْتُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمِمَّا أُنْزِلَ مِنْ  
قَبْلِكَ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِالنَّهْيِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ  
أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا

23

[illegible]



قَبْلُ وَرَسُولًا لَمْ نَقْضُصْهُمْ عَلَيْهِمْ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا إِنَّ رُسُلًا بُشِّرِينَ  
وَمُنْذِرِينَ إِلَّا يَكُونُ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللَّهُ  
عَزِيزًا حَكِيمًا

[illegible]









کے یہ محسوس کیے نہیں ہوئے کہ وہ اپنے آپ کو اپنے آپ سے جدا کر رہے ہیں۔ یہ محسوس نہیں کیا کہ وہ اپنے آپ کو اپنے آپ سے جدا کر رہے ہیں۔

لَكِنَّ اللَّهَ يَشْهَدُ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ يَوْمَئِذٍ يَعْلَمُ وَأَلَمْ يَكُنْ يَشْهَدُ أَنْ وَكَّلَ  
بِاللَّهِ شَهِيدًا إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا  
بَعِيدًا إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ يَغْفِرْ لَهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ  
طَرِيقًا إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا  
يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ فَأَمْسُواخَيْرَ الْكَلِمَ وَإِنْ  
تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

[illegible]

اور اس وقت تک جو میں نے اس وقت کے حالات سے واقف ہوئے ہیں ان میں سے کسی ایک میں حضور ﷺ کو اس وقت تک کسی ایک شخص سے ملنے کا کوئی موقع نہ ملا۔ اور اس وقت تک کہ میں نے اس وقت کے حالات سے واقف ہوئے ہیں ان میں سے کسی ایک میں حضور ﷺ کو اس وقت تک کسی ایک شخص سے ملنے کا کوئی موقع نہ ملا۔

[illegible]







یہ نہ تو ہے کچھ اور، شوقی تکی نہ سمجھتا، نہ پانی کی موت ہے۔ اسی لئے صبر و تحمل اور جوش و خروش آپس میں ٹکراتے ہیں۔ موت میں وہ جو موت نہ اٹھنے والوں کے لئے ایک بے انتہاں جہنم کو اپنے دل میں لکھیں، اصل میں وہ اپنی موت کے لئے ایک جہنم میں لکھ رہے ہیں۔ وہ موت کو اپنے لئے ایک جہنم سمجھتے ہیں، اسی لئے ان کے دل میں موت کی موت لکھ رہے ہیں۔ موت میں وہ موت کے لئے ایک جہنم سمجھتے ہیں، اسی لئے ان کے دل میں موت کی موت لکھ رہے ہیں۔ موت میں وہ موت کے لئے ایک جہنم سمجھتے ہیں، اسی لئے ان کے دل میں موت کی موت لکھ رہے ہیں۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا فَأَتَا  
الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسُئِلُوا فِي رَحْمَةِ رَبِّهِ وَقُضِيَ  
وَيَهْدِيَهُمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝

۱- در ایجاد بچه تودیه، مادی شده است. در ادراک کلی آفتاب، در تجربه و بهر حال، هیچ دوسان و در تجربه، هیچ شایسته خلق  
۲- در ادراک و تجربه و بهر حال، هیچ شایسته خلق، در تجربه و بهر حال، هیچ شایسته خلق، در تجربه و بهر حال، هیچ شایسته خلق

[illegible][illegible]



[illegible][illegible]





بادی کرے۔ "مگر جب آپ کو غم لایا کیا تو آپ نے اس حق کو سنکر اگر ملایا اور کسی کو طمٹ نہ ہوا تو اس میں کیا حرج تھا۔ مگر خود فرمایا کہ میں نے اس میں دلا کا اور گلار کا کھنا قبول کر کے اس کو کھنا کیا تھا مگر یہ اخیل ہو کر نہیں آئی پر چھوڑ دوں جس پر تم جوہر آئی ہو۔ میں یہ بھی اس بار سے اس کلمہ کے خلاف کرتے ہوئے شراباں ہوں۔ "اور ابو بکرؓ کا فرمان تھا کہ کفار جو سے جس کا کلمہ وہ قبول نہ ہوا اور اسی پر مجبور ہو جاوے۔ رضی اللہ عنہم، اور انہیں میں سے جو یہی حال چاہا ان ماموں اور ساتوں نصیب کے مذہب کا ہے۔ ہادی کی ولایت ہے قرآن کریم کی جیسے کہ ہادی تعالیٰ فراموش سے اسے واضح کر کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قبول قبول کر یاں فرمادیا ہے جیسے تم کہو تو وہ چاہا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتے دانستے "اللہ علم ما العبد لک" سورۃ نسا کی تفسیر کشم ہولی منہ تعالیٰ قبول فرماتے۔

## تفسیر سورہ مائدہ

حضرت سورہ مائدہ ج ۲، رضی اللہ عنہا فرمائی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی وہ نئی مفسر کی تکمیل قضاے ہوئی تھی کہ آپ ﷺ پر سورہ مائدہ پوری منزل ہوئی قریب تھا کہ اس پر مجھے وہ نئی کے بذوق نہ جائیں (مسند احمد) اور روایت میں ہے کہ اس وقت آپ ﷺ طر میں تھے وحی کے ہو مجھے یہ معلوم ہوا تھا کہ گواہی کی تردید ٹوٹ گئی (ابن مردود) یہ روایت میں ہے کہ جب وہ نئی کی حالت سے نہ ہوا ہو جو کہی تو حضور اکرم ﷺ اس پر سے اتر گئے۔ مسند احمد کہ تہذیبی شریعت کی روایت میں ہے کہ سب سے بڑی سورہ پھر حضور اکرم ﷺ ہی بڑی دوسرے لوگوں (اذا حادۃ فضرۃ للکلمہ)۔ مسند احمد کہ حکم میں ہے کہ معتد فیہ من غیر فروئے ہیں کہ میں حج کے لئے گیا وہیں حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا تم سورہ مائدہ پڑھاؤ گے یہ؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا سو سب سے آخر میں سورہ قزل دینی ہے اس میں جس چیز کو عالمیہ زبان ہی سمجھو، اس میں جس چیز کو حرم و حریم میں مل جائے۔ مسند احمد میں بھی یہ روایت ہے اس میں یہ بھی ہے کہ پھر میں نے اس سے آنحضرت ﷺ کے اطلاق کی نسبت سوالی یا تو آپ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کے اطلاق قرآن کا کلی غرض تھے یہ روایت منافی شریعت میں بھی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۱﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوفُوا بِالْعُقُودِ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُنْتَهَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرُ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرُّوا ۖ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْلُوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا أَسْمَاءَ السَّامِ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْفَلَاحِيذَ وَلَا آمِينَ الْبَيْتِ الْعَرَبِ يَسْتَعُونُ فُضِّلُوا مِنْ زَيْتُونٍ وَبُسْوَانٍ ۖ وَإِذَا حُلِّمْتُمْ فَاصْطَلُوا ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ أَنْ صَلَّيْتُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْعَرَبِ أَنْ تَعْتَدُوا ۖ وَتَعَا وَلَا تَوَاعَىٰ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

ہستہ اور نرگسے والے سیورہ کی کے اس سے شروع

اس بیان اور موصواریں سے کیا کہ انہرہ سے سونٹ پکھل جان کے جانتے ہیں جان کے جس سے نہ چوہ اور سے چاہیے چاہیے کہ نہ جانے  
 اور میں نے کہا کہ وہاں جانے والے ہوا چیتا نہ تھی جو پتے سے اور سے ایمان والا تھی نے ان کی یہ ترجیح نہ کرنا اور اسے  
 نکلیں نہ میں میں ترقی کوئے اب سے ان کے جانورانی کی کو علم جو ہے۔ ہوا جان و ترقی و حیثیت کے لئے خود  
 سے اپنے رب تعالیٰ کے نہیں اور ان کی۔ نہ جوئی کی ایک سے ہے۔ ہوا میں وہ اپنے غمور اور کو ترقی چیل تھے۔ ہوا میں لوگوں کے نہیں سمجھ  
 اور سے راہ کوئی نہ تھی جس کی دست پر نہ وہ نہ کہ کہ قمر سے ترقی و ترقی اور یہ راہ کوئی میں ایک اور سے ان کو نہ تھے۔ وہ کو مگر  
 راہ کوئی سے وہ نہ راہ کوئی سے اور سے ہوا سے اپنے خدا تعالیٰ خستہ راہ سے ہے۔

انہی دنوں میں چکرانہ فصیح نے حضرت ابوبکر صدیق سے کہا کہ اب مجھے کوئی خاص نصیحت کیجیے۔ آپ نے فرمایا  
 جب تو قرآن میں **مَنْ يَتْلُكُ فَلْيَتْلُكُ** صلوٰۃ پڑھنے سے توروں کان کانوں سے سجدہ کرنا کہ ان سے بعد میں نہ کسی بھائی کا غم ہو گا کسی  
 نہ کسی بھائی سے نصیحت ہوگی۔ حضرت زبیری فرماتے ہیں یہاں تک کہ خدا تعالیٰ سے ایسی باتوں کو کہی کہ وہ تم میں کی حقیقت  
 بھی شامل ہیں۔ حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں کہ تو ان میں **مَنْ يَتْلُكُ فَلْيَتْلُكُ** صلوٰۃ پڑھنے سے ایک روایت میں  
 جرات میں اس کے نام سے جان کی جاتی ہے یہ ہے کہ ہوا میں سے ہوا کو ان کا ہے کہ حضرت شیخ بنی طالب کے کہ ان میں کسی امر  
 میں شکیبائے ان کا ہے۔ یاد ہے کہ یہ اشیاں ان کی ہے ان سے ان کا خدا تعالیٰ اور ان کی خدا تعالیٰ کیجیے۔ حضرت امام بخاری فرماتے ہیں  
 ان کو کوئی جس نے نہ راہ کوئی ہے ان کی روایت حضرت سے کہ میں نے اس کی طرف سے اس کا اور۔ ہوا میں ان کو کوئی ہے کہ ہوا  
 کا شیعہ ہے کہ بخاری کی کوئی روایت میں اس کے اپنے خاص خیانت کی تاہم میں ہوا کے کوئی کی ہے ان کی یقیناً اس میں کا حال حال  
 حضرت کا ان روایت میں ہے کہ ہوا میں سے ہوا کو ان کا ہے کہ حضرت شیخ بنی طالب کے کہ ان میں کسی امر  
 اپنے کوئی ہے کہ کوئی کرنے سے پہلے صلوٰۃ پڑھنے سے ہوا کو ان کا ہے کہ حضرت شیخ بنی طالب کے کہ ان میں کسی امر  
 ہی نے یہ بات اور کہ یہ قرآن ان کا کہ **مَنْ يَتْلُكُ فَلْيَتْلُكُ** صلوٰۃ پڑھنے سے ایک روایت میں ہے کہ ان میں کسی امر  
 اور اصل یہ حکم ہوا کو ان کے کہ حضرت شیخ بنی طالب کے کہ ان میں کسی امر  
 کسی سے ان کا خلاف ہم کوئی نہیں ہوا کہ ہوا میں سے ہوا کو ان کا ہے کہ حضرت شیخ بنی طالب کے کہ ان میں کسی امر  
 ہوا میں ان کو ان کا کہ کوئی نہیں ہوا کہ ہوا میں سے ہوا کو ان کا ہے کہ حضرت شیخ بنی طالب کے کہ ان میں کسی امر  
 کے ہوا میں سے ہوا کو ان کا کہ کوئی نہیں ہوا کہ ہوا میں سے ہوا کو ان کا ہے کہ حضرت شیخ بنی طالب کے کہ ان میں کسی امر  
 ایک جہاں امر کی کہ ہوا میں سے ہوا کو ان کا کہ کوئی نہیں ہوا کہ ہوا میں سے ہوا کو ان کا ہے کہ حضرت شیخ بنی طالب کے کہ ان میں کسی امر  
 اند **مَنْ يَتْلُكُ فَلْيَتْلُكُ** صلوٰۃ پڑھنے سے ایک روایت میں ہے کہ ان میں کسی امر  
 خدا ہوا سے ہوا کو ان کا کہ کوئی نہیں ہوا کہ ہوا میں سے ہوا کو ان کا ہے کہ حضرت شیخ بنی طالب کے کہ ان میں کسی امر  
 الحساب کہ ہوا میں سے ہوا کو ان کا کہ کوئی نہیں ہوا کہ ہوا میں سے ہوا کو ان کا ہے کہ حضرت شیخ بنی طالب کے کہ ان میں کسی امر  
 رسول اللہ **مَنْ يَتْلُكُ فَلْيَتْلُكُ** صلوٰۃ پڑھنے سے ایک روایت میں ہے کہ ان میں کسی امر  
 سمجھنے اور ان سے راہ کوئی کرنے کے کہ ہوا میں سے ہوا کو ان کا کہ کوئی نہیں ہوا کہ ہوا میں سے ہوا کو ان کا ہے کہ حضرت شیخ بنی طالب کے کہ ان میں کسی امر  
 اور ان میں سے ہوا کو ان کا کہ کوئی نہیں ہوا کہ ہوا میں سے ہوا کو ان کا ہے کہ حضرت شیخ بنی طالب کے کہ ان میں کسی امر









كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَحْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَقْمِمْ عَلَيْهِمْ نِعْمَ تَقَرُّوا وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمِهِ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

[illegible][illegible]







[illegible]



























































اب اس کی خبر ہو کر اس نے جو حد میں سے ۱۲۲ کی ہو گئی ہوگی۔ اس سے بڑھ کر کسی کو نہیں ملے گا۔ اس کی خبر ہو کر اس نے جو حد میں سے ۱۲۲ کی ہو گئی ہوگی۔ اس سے بڑھ کر کسی کو نہیں ملے گا۔ اس کی خبر ہو کر اس نے جو حد میں سے ۱۲۲ کی ہو گئی ہوگی۔ اس سے بڑھ کر کسی کو نہیں ملے گا۔

معدہ فضلی اور پندو سروروں کی وضاحت۔ وہی ہے جس میں اس اعلیٰ کتاب میں ہے۔ اس میں ہے کہ اس کی خبر ہو کر اس نے جو حد میں سے ۱۲۲ کی ہو گئی ہوگی۔ اس سے بڑھ کر کسی کو نہیں ملے گا۔ اس کی خبر ہو کر اس نے جو حد میں سے ۱۲۲ کی ہو گئی ہوگی۔ اس سے بڑھ کر کسی کو نہیں ملے گا۔

اس کی خبر ہو کر اس نے جو حد میں سے ۱۲۲ کی ہو گئی ہوگی۔ اس سے بڑھ کر کسی کو نہیں ملے گا۔ اس کی خبر ہو کر اس نے جو حد میں سے ۱۲۲ کی ہو گئی ہوگی۔ اس سے بڑھ کر کسی کو نہیں ملے گا۔ اس کی خبر ہو کر اس نے جو حد میں سے ۱۲۲ کی ہو گئی ہوگی۔ اس سے بڑھ کر کسی کو نہیں ملے گا۔















[illegible][illegible][illegible]



















[illegible]

مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ كَتَبْنَا عَلَى بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ  
أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ  
جَمِيعًا وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ لَئِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ  
عَذَابًا أَلِيمًا ۝ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي  
الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُنْقَطَعُ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ  
أَوْ يَنْقَلَبُوا ۝ مِنَ الْأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ جِزَاؤُا فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ  
عَظِيمٌ ۝ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَالَّذِينَ تَابُوا  
عَفْوٌ رَحِيمٌ ۝

[illegible]

انسانی وجود کی قدر و قیمت اس قدر ہے کہ اس کی سلامتی کے لئے اس کی جان بچا کر دی جائے۔ اس سے مخالف فراموشی کی تاب نہیں آتی۔ اس لئے اسے علم کا ٹھکانہ بننا چاہیے۔ جو شخص کوئی نیکو کار ہو یا بدکار۔ اس کے علم کا تقاضا ہے کہ اس نے اس کی زندگی میں اس کی ذمہ داریوں کو نبھانے کے لئے اس کے دل میں اس کی جان بچا کر دی جائے۔ اس کے لئے اس کو اپنے جسم کو اس کے لئے وقف کرنا پڑے گا۔ اس کے لئے اس کو اپنے جسم کو اس کے لئے وقف کرنا پڑے گا۔ اس کے لئے اس کو اپنے جسم کو اس کے لئے وقف کرنا پڑے گا۔









[illegible][illegible]























مفسرین اہل کتاب نے وہ جو بے یقین حکم دے وہاں سے ہر قسم کو شامل ہے۔ خواہ اس اہل کے بارے میں تفریق اور اس سے کبھی  
 ایک قسم ہے۔ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ: "خوف مرہم ہے اور ثواب جہنمی کے بعد کسی شرعی مسئلہ کے خلاف فتویٰ کا کفر ہے۔" سودی  
 فرماتے ہیں جس نے وہی دہائی کے خلاف کو فتویٰ دیا جائے کہ باوجود اسکے خلاف کیا اور کافر ہے۔ میں وہاں فرماتے ہیں اس نے اللہ  
 کے فرماؤں کا انکار کیا اس کا یہ حکم ہے تو جس نے انکار تو کیا لیکن اس کے مطابق نہ کہا وہ ظالم اور فاسق ہے۔ خدا اہل کتاب کو خوف و ہراس میں  
 مبتلا فرماتے ہیں مسلمانوں میں جس نے کتاب و سنت کے خلاف فتویٰ دیا وہ کافر ہے اور یہودیوں میں دیا ہو تو ظالم ہے۔ ہر قسم انہوں میں  
 دو قوافل ہیں۔ اس میں سے فرماتے ہیں اس کا کفر اس آیت کے ساتھ ہے۔ "ما کفر منکم ان کفر منکم من کفر جیسا نہیں جو  
 سر سے اسے ہڈی و رول فرماؤں اور نہ رشتوں کا شکر ہو۔" عطا فرماتے ہیں کفر کفر سے کم ہے کسی طرف ظلم و انصاف کے بھی کوئی اعلیٰ درجہ  
 نہیں۔ اس کفر سے اولاد اسلام سے بھر جائے وہ نہیں جو باتیں وہاں فرماتے ہیں اس سے مراد کفر نہیں جس کی طرف توجہ ہے اور۔

وَسَبَّنا عَلَيْهِمْ فِيْهَا اَنْ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ  
 وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوءَ وَصَاحِلُ فَمَنْ تَصَدَّقَ  
 بِهِ فَبُوْهُ كُفْرًا لَهُ وَمَنْ لَمْ يَمُكِّمْ بِمَا اَنْزَلَ اللهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ

ہم نے یہودیوں کے نام پر قرآن میں یہ بات مقرر کر دی تھی کہ جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، دانت کے بدلے دانت اور خاص خاص نام بھی بدلے جائیں گے۔ ہر جو شخص اس کو صحت کرے تو اس کے لئے کفر ہے۔ ہر جو شخص اللہ  
 کے آؤں کے بدلے اس کے مطابق حکم نہ کرے وہی لوگ ظالم ہیں۔

قاسم میں مساوات دیت اور عوف کر دینا یہودیوں کو نہ تو شرعی جہاد ہے کہ ان کی کتاب میں صرف لفظوں میں جو  
 حکم تھا یہ نظر کو اس کا بھی خلاف کر دے ہیں اور نہ ہی اس سے اسے بھی مجبور دیتے ہیں۔ یہی یہودیوں کو تو شرعی یہودیوں  
 کے بدلے قتل کر دے ہیں لیکن قرآن کے یہود کو نہ نصیب کے یہود کے عوفی قتل نہیں کرتے بلکہ دیت کے یہود دیتے ہیں اسی طرح  
 نبیوں نے نہ ملنے کی شہادت کی مسئلہ ان کی حکم کو بدل دیا ہے اور صرف نہ کلا کر دے اور نہ کرے اور نہ دیت کر مجبور دیتے ہیں اس لئے تو  
 اس انصاف کو کہ یہاں انصاف کرنے کی وجہ سے انہیں ظالم کہا۔ یکہ حدت میں۔ حضور ﷺ کا دل میں پڑا بھی مروی ہے۔  
 (ابو داؤد وغیرہ)۔ مائے کرام کا قول ہے کہ اگلی شریعت جو ہمارے مائے ہمارے تقرر کے جان کی جائے اور مسلمان نہ ہو جائے تو وہ سب  
 لئے بھی شریعت ہے جیسے کہ وہ احکام سب کے سب ہماری شریعت میں بھی اسی طرح ہیں۔ امام نووی فرماتے ہیں اس مسئلہ میں  
 مسلک ہیں ایک۔ کہ یہی جو یہی ہو ایک اس کے بغیر خلاف ایک یہ کہ ان اگلی شریعت صرف جاری رہا ہے اور کوئی کفر۔ اس  
 آیت کے بموجب ہے اگلی امت اس کی ہے کہ اس آیت کے بدلے بھی قتل کیا جائے گا کیونکہ یہاں تک نہیں ہے جو ہر صورت اور خون کو  
 شام سے چاند چاند سے شام میں بھی ہے کہ مراد عورت کے خون کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ اور حدت میں یہ کہ مسلمانوں کے  
 خون انہی میں مساوی ہیں۔ بعض جہاد کوئی سے مروی ہے کہ مراد سب کی عورت کو قتل کرے تو اس کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ بلکہ  
 صرف آیت کی جانے کی یقین ہے کہ یہی جو ہمارے خلاف ہے۔ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ اگر کافر کے قتل کے بدلے بھی مسلمان  
 قتل کر دیا جائے گا اور ظالم کے قتل کے بدلے آزاد بھی قتل کر دیا جائے گا لیکن یہ مذہب مجبور کے خلاف ہے۔ بلکہ وہ مسلمان ہے  
 رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے گا اور علف کے بدست سے ۱۲ سال سے بھی سزا دینا کہ مقام



انہوں نے کہا کہ ان کے پاس کوئی شے نہیں ہے۔ انھیں نے فریڈرک کی طرف دیکھا اور کہا کہ وہ اس سے پہلے جان لے گا کہ یہ سچا ہے یا جھوٹا۔

[illegible][illegible]

وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ  
التَّوْرَةِ وَإِنَّا لَهُ الْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ  
التَّوْرَةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ۖ وَلَنَعْلَمَنَّ أَهْلَ الْإِنجِيلِ بِمَا أَنزَل  
اللَّهُ فِيهِ وَمَنْ لَّمْ يَخْلُقْهُمَّا إِنزَالُ اللَّهِ فَالْأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝

[illegible]





























[illegible][illegible]



[illegible]







لَوْ كَيْسَتْكَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابُ أَلِيمٍ ۖ أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ  
يَسْتَغْفِرُونَ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ  
قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ وَأِنَّ صِدْقَهُ ۖ كَانَا يَكْتُمِينَ الطَّعَامَ أَنْظُرْ كَيْفَ يُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ  
ثُمَّ أَنْظِرْ أَلَىٰ يَوْمِ فَكْرٍ ۝

یہ ہے۔ اس کے لئے ہم نے اپنی ہمتیں باندھ رکھی ہیں۔ ہم نے اپنے ہر ایک فرد کو اس کام کے لئے تیار کیا ہے۔ ہم نے اپنی ہمتیں باندھ رکھی ہیں۔ ہم نے اپنے ہر ایک فرد کو اس کام کے لئے تیار کیا ہے۔ ہم نے اپنی ہمتیں باندھ رکھی ہیں۔ ہم نے اپنے ہر ایک فرد کو اس کام کے لئے تیار کیا ہے۔

[illegible]

باب اول: نظریات پروردگار کی پوائیدہ نالی، آئینہ مجھ سے ایسا بنائے تھے۔ یونانی و عربی کا نام وادارتہ کی تفسیر میں  
 (امام احمد رحمہ اللہ) نے کہا ہے کہ: "نہیں میں ایسا بنائے تھے، کہیں وہ کہتے تھے کہ میں اس کا پسند ہے۔ اور میں نے وہاں پر  
 اور اس۔ اور وہاں پر لکھتے تھے کہ: "نہیں میں ایسا بنائے تھے، کہیں وہ کہتے تھے کہ میں اس کا پسند ہے۔ اور میں نے وہاں پر  
 فقیہ وادارتہ نے کہا کہ: "نہیں میں ایسا بنائے تھے، کہیں وہ کہتے تھے کہ میں اس کا پسند ہے۔ اور میں نے وہاں پر  
 تھیں ایسا بنائے تھے، کہیں وہ کہتے تھے کہ میں اس کا پسند ہے۔ اور میں نے وہاں پر







۱۔ **خداوند تعالیٰ**۔ اس کا نام اور جلال و کرامت اور اس کی صفات و احوال و نسبت و سبب قریبی نہیں ہے۔ وہ خود  
 باریک، خفیہ و غیبی میں کمال و کرم ہے۔ اس کا نام و نامیوں کے انفرادی معنی میں اسطورت پرچارا ہے۔ جو کہ اس کی سبب و  
 بار و اس کی سبب و بار کا ہے۔ یہ شخصیتوں کے بار و اس میں صحت کے ساتھ ساتھ اس کی سبب و بار کا ہے۔ یہی ہے کہ  
 شہرہ آفاق ہے کہ یہ ایک نام و نامیوں کے بار و اس میں صحت کے ساتھ ساتھ اس کی سبب و بار کا ہے۔ یہی ہے کہ

چراغِ امانت کی علامت بن کر رہے وہ لوگوں کو اُن کے درمیان کوٹھختے ہیں ان سے اس ٹھکانے کی حاجت سے ملنے لگتا ہے۔  
 اس سے وہ قس کو کچھ دوسرے دوستوں کے ساتھ مل کر اپنے لیے رازِ امانت کو رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔  
 اس طرح کوٹھختے ہیں۔ جب یہ امر جان پڑا کہ کوئی صاحبانِ بے باوری نے یہ راز امانت سے ملنے والی طابِ امانت سے اپنے آپ کو  
 اپنے لیے لے لی تو قس کے لیے اس کا کچھ نہ ہوا۔ اس نے چاہا کہ یہ راز امانت کو کبھی بھی امانت میں اس سے نہ لے جائے۔  
 اور اس کی جان بھی امانت سے لے کر امانت کو نہ لے جائے۔ اس نے اس سے عرض کی ہے۔ اور قس نے اس کی تین دہائیوں میں اس کا  
 یہی کام کیا ہے۔ اس کی سرپرست اور بے خوفی کے لیے اس کی تین دہائیوں میں اس کا یہی کام کیا ہے۔  
 میری قس امانت سے اپنے آپ کو امانت سے لے کر امانت کو نہ لے جائے۔ اس نے اس سے عرض کی ہے۔ اور قس نے اس کی تین دہائیوں میں اس کا  
 یہی کام کیا ہے۔ اس کی سرپرست اور بے خوفی کے لیے اس کی تین دہائیوں میں اس کا یہی کام کیا ہے۔

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَتَوْا وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُم مَّوَدَّةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصْرِي ذَلِكَ يَأْتِيهِمْ فَيَقُولُ قَيْنِي هَٰؤُلَاءِ وَهَٰؤُلَاءِ مَن لَّيَّسَ بِهِمْ لَقَدْ أَهْلَكَ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ﴿٢٥﴾

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے لیے جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان سے سب سے بڑی نعمتوں میں سے ایک یہ ہے کہ انسان کو عقل عطا فرمائی گئی ہے۔

[illegible]

